اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی توہین کرتے ہیں، ان پر اللہ دنیا وآخرت میں لعنت کرتا ہے
اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے

توہین رسالت کے واقعات میں تسلسل

اور ہماری ذمہ داری

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

مولف
محمد زبیر کلیم
مدرس جامعہ سلفیہ

شعبہ تحقیق وتالیف جامعہ سلفیہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی توہین کرتے ہیں، ان پر اللہ دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے

توہین رسالت کے واقعات میں تسلسل

اور ہماری ذمہ داری

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

مولف

محمد زبیر کلیم

مدرس جامعہ سلفیہ

شعبہ تحقیق وتالیف جامعہ سلفیہ فیصل آباد

جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں

کتاب کا نام:

توہین رسالت کے واقعات میں تسلسل

اور ہماری ذمہ داری

سال اشاعت: اگست 2011

پہلا ایڈیشن

تعداد: 1000

کمپوزر اینڈ ڈیزائنر

محمد عزیر طارق

0300-6679068

www.Only1Or3.com
www.OnlyOneOrThree.com

فہرست

تقریظ 10

مقدمہ: توہین رسالت کے واقعات میں تسلسل

توہینِ رسالت کا معنیٰ ومفہوم 13
توہینِ رسالت کی جامع تعریف 14
تسلسل کا معنیٰ ومفہوم 14
توہینِ رسالت میں تسلسل 15

توہینِ رسالت کی سزا

قرآن مجید سے دلائل 17
احادیث مبارکہ سے دلائل 22
اجماع صحابہ 31
علمائے امت کے اقوال 33

عہد نبوی ﷺ میں توہینِ رسالت

ابوجہل 36
ابولہب 36
امیہ بن خلف 37
ابی بن خلف 37
ولید بن مغیرہ 38
ابوقیس ابن الفاکہ 38
نضر بن حارث 38

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

عاص بن وائل سہمی 39

نبیہ ومنبہ 40

اسود بن مطلب 40

اسود بن یغوث 40

حارث بن قیس سہمی 41

حویرث بن نقید 41

حارث بن طلاطل 42

عبداللہ بن زبعری 42

ہبیرہ بن ابی مخزومی 42

حارث بن ہشام مخزومی 42

زہیر بن امیہ 43

صفوان بن امیہ 43

عقبہ بن ابی معیط 44

کعب بن اشرف یہودی 44

عبداللہ بن خطل 45

عبداللہ بن اُبی 45

ابورافع یہودی 46

ابوسفیان بن حارث 46

کعب بن زہیر 47

ہندہ بنت عتبہ 47

خسرو پرویز 48

www.Only1Or3.com
www.OnlyOneOrThree.com

ابو عفک	48
ابن سینہ یہودی	49
انس بن زنیم الدیلی	49
عصماء بنت مروان	49
ابو عزہ عمرو جمحی	50
ابن الزبعری	50
ایک عورت کا رسول اللہ ﷺ کو گالی دینا	51
لونڈی کی گستاخی	51
یہودیہ عورت	52
فرتنی اور قریبہ	52
سارہ	52
کفار کی گستاخی	53
قبیلہ قریش کی جسارت	53
گستاخ عیسائی کا عبرتناک انجام	54
ایک جنگ میں گستاخ رسول پر صحابی رسول کا حملہ	54
منافق	55
جنوں کی شرارت	55
یہود کا نبی مکرم ﷺ کو سلام کہنا	55
گستاخی کے دو مختلف واقعات	56
گستاخی رسول ﷺ کے چند مرتکبین	56

WWW.OnlyOneOrThree.com
www.Only1Or3.com

خلفائے راشدین کے زمانہ میں توہین رسالت

گلوکار لونڈیاں	58
ایک اور گستاخ رسول	58
ابن نواحہ	58
عورت کا نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کرنا	59
ایک گستاخ نصرانی کا واقعہ	59
منافق کا معمول	60
گستاخ رسول	60
گستاخی کا نیا انداز اور اس کا تدارک	60

بنو عباس کے دور حکومت میں توہینِ رسالت

ایذ دو گستاخ رسول	61
اندلس میں گستاخی	61
تحریک شماتت رسول	62
یولوجیس کے ناپاک عزائم	62
قرطبہ کی راہبہ	63
رومی گستاخ رسول	64
عیسائی نوجوان (اسحاق)	64
سانکو	65
جرمیاس اور اس کے دیگر راہب ساتھی	65
سیسی نند	66

www.Only1Or3.com

یولوجیس 66

منافق کی گستاخانہ حرکت 66

ایک اور گستاخی 66

شفقہ 67

ایک یہودی گستاخ رسول 67

ایک اور گستاخی 67

مرین پادری 68

تھیورومیر 68

آئیزک 68

میری 68

سلطنت عثمانیہ میں توہینِ رسالت

رینالڈ 70

نصرانیوں کی سازش 70

مغلیہ خاندان کا دورِ حکومت 71

سرکش مالدار برہمن 71

حقیقت رائے 72

ارجن 72

تیغ بہادر 73

گوبند 73

میکالف 73

www.Only1Or3.com
www.OnlyOneOrThree.com

برصغیر میں انگریزوں کے دورِ حکومت میں توہینِ رسالت

سوامی دیانند 75
تحریک شدھی 76
کنہیالعل 76
سوامی شردھانند کا چیلہ 77
نینوں 77
پنڈت لیکھ رام 77
بمبئی کا اخبار ''وریتکر'' 78
ویربھان 78
ہیڈ مسٹریس 78
راج پال 79
نتھورام 79
پالامل زرگر 80
چلچل سنگھ 80
مرزا غلام احمد قادیانی 81
کرسٹا فرماربو 81
ایڈاف واگمن 82
مہاتما گاندھی 82
پنڈت کالی چرن 82

www.Only1Or3.com
www.OnlyOneOrThree.com

آزادیٔ پاکستان سے دورِ حاضر تک توہینِ رسالت

توہین رسالت پر مشتمل لٹریچرز 84
سیموئیل پادری 85
بدنام زمانہ کتاب ''اثمار شیریں'' 86
برکت اے خان پادری 87
امریکی اداکار انتھونی کوئین 87
رسوائے زمانہ کتاب ''آفاقی اشعتمالیت'' 88
آریہ سماجی ہندو 89
عاصمہ جہانگیر ملعونہ 89
سلمان رشدی ملعون 90
پنڈی بھٹیاں میں گستاخی 91
ہندو پالامل 91
بھولا ناتھ سین 91
سعودی عرب میں گستاخ رسول 91
سلامت مسیح اور منظور مسیح 92
سولی نامی گستاخ رسول 92
آغا خانی فرقے کی فتنہ انگیزی 92
کلمہ طیبہ کی بے حرمتی 93
کورین اور امریکن فرم کی گستاخی 93
انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا 94
انسائیکلوپیڈیا آف ریلی جیئس 94

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

کمپیوٹر سافٹ ویر میں گستاخی 94

روسی ناول ''ایڈیٹ'' 95

انٹرنیٹ پر گستاخی 95

دی رئیل فیس آف اسلام 95

فرانسیسی مصنف سٹیو ویک 96

گوانٹانا موبے 96

عایان ہرشی علی بدترین گستاخ رسول 96

ڈینش اخبار جے لینڈ پوسٹن 97

سویڈش ایکسپریشن 97

کلیئر کالج آف کیمرج 98

جے لینڈ پوسٹن کی دوبارہ توہین رسالت کی جسارت 98

آکسفورڈ ڈکشنری میں مسلم کش تحریک 100

یہودیوں کی نبی مکرم ﷺ سے اظہار دشمنی 100

عیدالاضحیٰ کے موقع پر گستاخی 100

احسان جامی (مرتد) گستاخ رسول 101

''لیہ'' میں توہین رسالت 101

انیس ملاح مسیح 101

گستاخ فانیش مسیح 101

فیس بک کی توہین رسالت 102

فیس بک پر توہین امیز خاکوں کا اجراء 102

فیصل آباد میں توہین رسالت 103

www.Only1or3.com

غیر مسلمہ خاتون آسیہ گستاخ رسول 103

ڈاکٹر نوشاد ولیانی گستاخ رسول 105

گورنر پنجاب سلمان تاثیر 105

گستاخ ملک رفیق 105

توہین رسالت اور ہماری ذمہ داری

ذمہ داری کا معنیٰ ومفہوم 107

ذمہ داری کے حاملین 108

ذمہ داری کے تقاضے 108

- اتحاد واتفاق 109
- تصنیف وتالیف 109
- الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا 110
- مسلم ممالک کی ذمہ داری 110
- ثابت قدمی اور جہاد فی سبیل اللہ 110
- توہینِ رسالت کرنے والوں سے قطع تعلقی 111
- خلوصِ نیت کے ساتھ اصلاح 112

مراجع ومصادر 113

www.Only1or3.com

تقریظ

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی سید المرسلین وعلی آله واصحابه ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین وبعد:

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق میں سب سے زیادہ اشرف اور اکرم حضرت انسان کو بنایا، ولقد کرمنا بنی آدم وحملناھم في البر والبحر ---- الآیہ، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی راہنمائی اور رہبری کے لیے حضرات انبیاء کرام کو ان کی طرف مبعوث کیا۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات بندوں تک پہنچائیں اور انہیں توحید رسالت، آخرت، عبادات، معاملات اور اخلاقیات کا سبق دیا۔

چونکہ تمام انبیاء اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں جنہیں براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہدایات ملتی ہیں۔ وحی کے ذریعے اللہ سے مسلسل رابطہ ہوتا ہے، جس میں ذرا سی بھی غلطی کی گنجائش نہیں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو کسی تقدیم وتاخیر اور قطع برید کے بغیر اپنی امت کو پہنچا دیتے تھے۔ انبیاء کرام کی خصوصیت ہے کہ وہ ایک بہترین نمونہ ہوتے ہیں اور اپنی امت کو جو حکم دیتے ہیں خود عملی طور پر پیش کرتے ہیں۔ ہر نبی معصوم عن الخطاء ہوتا ہے۔ ان کی پاکیزہ زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ پوری انسانیت میں ان جیسا کوئی دوسرا نہیں ہوسکتا۔

لیکن بعض حاسدین اور کینہ پرور لوگ بھی ہر دور میں ہوتے ہیں، جو اپنی ذات میں کوئی خوبی اور خصوصیت نہیں رکھتے، اور نہ ہی معاشرے میں انہیں مقام ومرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن انبیاء کرام اور خصوصاً نبی کریم ﷺ کی عظمت اور عالی مقام کو دیکھ کر حسد کی آگ میں جلتے ہیں، اور کچھ تو کر نہیں سکتے، البتہ ان کے خلاف نازیبا کلمات ادا کرنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں۔ ان کی توہین کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں۔ اس سے رسول اکرم

www.only1or3.com

اور انبیاء کرام کے مقام و مرتبے کو کوئی فرق نہیں پڑتا خود توہین کرنے والوں کا منہ کالا ہوتا ہے، اور دنیا و آخرت کی لعنتیں ان کا مقدر بنتی ہیں۔ یہ لوگ ذلیل و رسوا ہوتے ہیں، اور بدترین انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ نبی کریم ﷺ کے عہد سے ہی شروع ہوا اور آج تک جاری ہے۔

اس کی مکمل تفصیل ہمارے فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد زبیر کلیم صاحب بحمد اللہ تعالیٰ نے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ ''توہین رسالت کے واقعات میں تسلسل'' کے نام کتاب میں جمع کر دیں ہیں۔ عہد رسالت، خلافت راشدہ، بنوامیہ، بنو عباسیہ، عہد عثمانیہ، برصغیر میں انگریزوں کی عمل داری اور قیام پاکستان کے بعد کے واقعات کو حوالہ جات کے ساتھ نہ صرف نقل کیا بلکہ اس کے انجام سے بھی باخبر کیا ہے۔

موجودہ حالات میں جبکہ توہین رسالت کے قانون پر بھی بعض حلقوں نے تحفظات کا اظہار کیا ہے، اور اس پر تنقید کی ہے۔ توہین رسالت کے واقعات رونما ہو رہے ہیں، خصوصاً کچھ ایسے لوگ جو یورپ جانا چاہتے ہیں، ایسا معاملہ کرتے ہیں، اور پھر یورپی ممالک کے سفارت خانوں سے رجوع کرتے ہیں، انہیں با آسانی یورپی ممالک کا ویزہ مل جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کی نہ محض حوصلہ شکنی ہونی چاہیے بلکہ انہیں قانون کے مطابق قرار واقعی سزا بھی ملنی چاہیے۔

یورپی ممالک بھی اس بدترین جرم میں شریک ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی توہین کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں، اور انسانی بنیادی حقوق میں آزادی اور حرمت کے نام، توہین کو صحیح سمجھتے ہیں۔ انہیں جان لینا چاہیے کہ ایک غیرت مند مسلمان کبھی بھی اس کی اجازت نہیں دے گا۔ بلکہ نبی کریم ﷺ کی عفت و عصمت پر جان کی قربانی دینا سب سے بڑی سعادت ہے جسے حاصل کرنے میں ایک لمحہ بھی غور و فکر نہیں کرے گا۔ اس لیے ایسے تمام واقعات کی

روک تھام دنیا میں پائیدار امن کی ضمانت ہے۔

یہ کتاب اسی اہم مسئلے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کی خدمات قبول فرمائے، اوراس کتاب کونافعہ بنائے۔ آمین۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

خاکسار

پروفیسر محمد یسین ظفر
مدیر التعلیم جامعہ السلفیہ
ناظم اعلی وفاق المدارس السلفیہ پاکستان
رئیس التحریر مجلّہ ترجمان الحدیث

مقدمہ

دنیا بھر میں
توہین رسالت کے واقعات میں تسلسل

توہین رسالت کا معنیٰ ومفہوم

توہین کا معنیٰ: کسی کی اہانت وتذلیل، تحقیر وبے عزتی، بے حرمتی وبے قدری کرنا یا کسی کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھنا وغیرہ ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہیں، جیسے: والدین کی توہین کرنا، اساتذہ کی توہین کرنا، عدالت کی توہین کرنا، حکومت کی توہین کرنا وغیرہ۔

رسالت کا لغوی معنیٰ: پیغمبری، ایلچی گری اور سفارت ہے۔ (القاموس الوحید از وحید الزمان: 501)

اصطلاحی معنیٰ: رسالت کا اصطلاحی معنیٰ سمجھنے کے لیے ناگزیر ہے کہ پہلے نبی اور رسول کے بارے میں آگاہی حاصل کر لی جائے۔

نبی وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی تبلیغ کا حکم تو دیا ہو مگر اس پر کوئی کتاب یا صحیفہ نازل نہ کیا ہو، اور اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے بندہ کی رہنمائی کی ہو۔

نبی اور رسول میں فرق یہ ہوتا ہے کہ رسول کو مستقل شریعت، کتاب، مکتوب یا صحیفہ کی شکل میں دی جاتی ہے۔ گویا کہ ہر رسول بطریق اولیٰ نبی ہوتا ہے، مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ یعنی نبوت رسالت کا جز ہے۔ (شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز، ص: 117) شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ان دونوں کی تفریق کے لیے یہ نکتہ بھی بیان کیا ہے کہ رسول کی زندگی میں اس کی امت کے فرعون کا انجام اسے دکھلا دیا جاتا ہے۔ اس کے باوجود بعض علما نبی اور رسول میں کوئی حد فاصل قائم نہیں کرتے۔ اس مسئلہ میں مفصل بحث کے لیے شائقین ملاحظہ فرمائیں: اتحاف السائل بما فی الطحاویۃ من مسائل: 5/6، والوجازۃ فی

www.only1or3.com

شرح الأصول الثلاثة لمحمد بن عبدالوھاب: 95/1 ، شرح العقیدۃ الواسطیۃ لمحمد خلیل الھراس: 15/12، موسوعۃ الدفاع عن رسول اللہ ﷺ لعلی بن نایف الشحود: 416/4)

سطورِ بالا کی روشنی میں رسالت کی مناسب تعریف یوں کی جاسکتی ہے، کہ: ایسی شریعت جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی خاص بندہ پر نازل کی ہو، اور اُسے لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا ہو۔ اُس شریعت کو رسالت کہتے ہیں، اور جس بندہ کو شریعت ملی ہو وہ اللہ تعالیٰ کا رسول کہلاتا ہے۔ جیسے: حضرت موسیٰ کو تورات اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو قرآن مجید کے ملنے پر اللہ رب العزت کے رسول قرار پائے، اور تورات وقرآن شریعت قرار پائی۔

توہین رسالت کی جامع تعریف

مذکورہ بالا اصطلاحات کی روشنی میں توہین رسالت کی جامع تعریف یوں کی جاسکتی ہے، کہ ایسا قول (تقریر، شعروشاعری، نازیبا کلمات کہنا، اونچی آواز سے گفتگو کرنا وغیرہ:135)، فعل وعمل (خاکہ کشی کرنا، اشارہ کرنا یا کنایتاً کوئی مذموم بات کہنا) یا ایسا اشارہ جس سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کسی بھی رسول کی تحقیر واہانت ہوتی ہو، توہین رسالت کہلائے گی۔

دوسرے الفاظ میں ہر وہ چیز جس کا تعلق نبی مکرم ﷺ کے ساتھ ہو، اُس کی تحقیر کرنا، جیسے: رسول مکرم ﷺ کے قول وفعل اور عمل پر اعتراض کرنا۔ آپ ﷺ پر جھوٹ بولنا اور افترا باندھنا۔ آپ ﷺ کے صحابہ کی توہین کرنا۔ امہات المؤمنین کی توہین کرنا۔ محدثین کرام، اولیائے عظام اور علمائے کرام کی اس طرح توہین کرنا کہ جس سے نبی مکرم ﷺ کی ہتک یا مذمت ہوتی ہو۔ توہین رسالت کہلاتا ہے۔ ان کی تفصیل الصارم المسلول علی شاتم الرسول لابن تیمیہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

تسلسل کا معنیٰ ومفہوم

تسلسل کا معنیٰ: تواتر، سلسلہ وار، سلسلہ بندی، روانی، لڑی، زنجیر، تار وغیرہ ہوتا

ہے۔(قاموس مترادفات از وارث سرہندی:389) لغات سعیدی از حاجی محمد سعید (ص:163) میں اس کا معنیٰ: لگاتار ہونا، پانی کا جاری ہونا بھی کیا گیا ہے۔ یعنی ایسا فعل و عمل جسے مسلسل سرانجام دیا جائے اور اُس میں دوام بھی موجود رہے۔ اگر کبھی کبھار اُس میں انقطاع آ بھی جائے تو وہ اتنا تھوڑا ہو کہ القلیل کالمعدوم کا مصداق بن جائے۔

توہین رسالت میں تسلسل

ظہورِ اسلام سے ہی یہود و نصاریٰ مسلمانوں اور اِن کے عظیم رہبر و رہنما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنا ازلی دشمن سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے انھوں نے اسلام کے خلاف طرح طرح کے ہتھکنڈے اور پروپیگنڈے اپنائے۔ یہود و نصاریٰ کے سربراہوں نے ہمیشہ سرِ عام پیغمبر اسلام ﷺ اور ان کے متبعین کا مذاق اڑایا ہے۔ اسی استہزا کے تناظر میں آج دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور مسلمانوں کی تذلیل اور بے حرمتی کی جارہی ہے۔

اگر کہیں مسلمانوں کے گھروں کو جلایا جارہا ہے، تو کہیں معصوم مسلمان بچوں کی باطل نظریات میں ذہن سازی کی جارہی ہے۔ کہیں مسلمان عورتوں کا سرِ بازار نقاب کھینچا جا رہا ہے، تو کہیں قرآن مجید جلایا جارہا ہے، اور کہیں مسلمانوں کی دل آزاری کے لیے شراب کی بوتل اور فٹ بال پر کلمہ طیبہ لکھا جارہا ہے اور کہیں شراب کی بوتل پر مسلمانوں کے قبلہ اول (مسجد اقصیٰ) کی تصویر بنائی جارہی ہے۔ کہیں جعلی قرآن کو انٹرنیٹ پر پیش کیا جارہا ہے، تو کہیں مسلمانوں کو داڑھی رکھنے کے جرم کی پاداش میں ملازمت سے برطرف کیا جارہا ہے۔ کہیں مسلم طالبات کو اسکارف پہننے کی وجہ سے کالج سے خارج کیا جارہا ہے تو کہیں مساجد میں اذان دینے پر پابندی لگائی جارہی ہے۔ کہیں مساجد میں عریاں فلموں کی عکس بندی کی جارہی ہے، تو کہیں مسلمانوں کے سینوں پر زبردستی گرم سلاخ سے صلیب کا نشان بنایا جارہا ہے، کہیں ڈانس کلب کا نام مکہ رکھا جارہا ہے، تو کہیں ملبوسات پر قرآنی آیات چھاپی جارہی

ہیں۔ کہیں یہود حضرت محمد ﷺ کا کردار فلموں میں نجس عیسائی سے ادا کروا رہا ہے، تو کہیں برطانوی اداکار سے خدا کا رول (Role) کروایا جارہا ہے، اور کہیں رسائل وجرائد میں انبیائے کرام کے خاکوں کو شائع کرنے کی ناپاک جسارت کی جارہی ہے۔

یہ ظلم وستم کے واقعات مسلمانوں پر ہمیشہ کی طرح روز بروز نت نئے انداز میں دہرائے جارہے ہیں۔ ذیل میں ہم اُن واقعات کا مختصر مگر جامع جائزہ لیتے ہیں، جن سے توہین رسالت میں تسلسل کی عکاسی ہوتی ہے۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

توہین رسالت کی سزا

یادرہے! جو آدمی خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر، حربی ہو یا ذمی ،سید الاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ پر ہنسی اڑاتا ہے، یا ان کی سیرت وزندگی کے کسی گوشے کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہے۔ یا اُن کی توہین وتنقیص کرتا ہے، یا اُن کی شان میں گستاخی کرتا ہے، یا اُن کو نازیبا کلمات سے پکارتا ہے، یا اُن کی طرف بُری باتوں کو منسوب کرتا ہے، اور قرآن مجید کو ایک دیوانہ اور مجنون آدمی کا خواب بتلاتا ہے، یا اسے ناول اور کہانی سے تعبیر کرتا ہے، تو ایسا آدمی سرتاسر کافر، مرتد، زندیق، ملحد اور واجب القتل ہے۔

گستاخ رسول ﷺ کی یہ سزا قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، عمل صحابہ اور اجماع امت سے اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ایسے گستاخ کو قطعاً برداشت نہیں کیا جائے گا، اور اُسے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ ذیل میں قرآن مجید سے ادلہ ذکر کی جارہی ہیں۔

قرآن مجید سے دلائل

پہلی دلیل

اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: ﴿ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب ، قل ابالله وايته ورسوله كنتم تستهزءون ـ لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم ، ان نعف عن طائفة منكم نعذب طائفة بانهم كانوا مجرمين﴾۔ ”اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو وہ کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات چیت (دل لگی) کرتے تھے ۔ کہو کیا تم خدا کے رسول اور اس کی آیات سے مذاق اور ہنسی کرتے ہو، بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔ اگر تم میں سے ایک جماعت کو

www.OnlyOneOrThree.com

معاف کر دیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں“۔

(توبہ:۶۵،۶۶)

یہ آیت اس ضمن میں ایک قوی دلیل ہے کہ اللہ تعالی کی آیات اور اس کے رسول کی توہین عظیم کفر ہے۔اور جو شخص رسول کریم کی توہین کرے، خواہ سنجیدگی سے ہو یا ازراہ مذاق تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

مذکورہ آیت کا شان نزول یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر، محمد بن کعب، زید بن اسلم اور قتادۃ] سے منقول ہے، کہ ایک منافق نے غزوہ تبوک میں کہا: ”میں نے اپنے ان قاریوں جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا جن کے پیٹ اتنے رعب دار ہوں، جن کی زبان اتنی جھوٹی ہو اور جنگ میں سب سے زیادہ بزدل ہوں“۔اس منافق کی مراد رسول اللہ ﷺ اور ان کے قرا صحابہ کرام تھے۔اسی اثنا میں ایک آدمی (حضرت عوف بن مالکؓ) نے کہا تم لوگ منافق ہو اور جھوٹ کہتے ہو، میں رسول کریم ﷺ کو تمہاری اس بات سے آگاہ کرونگا۔ چنانچہ وہ (حضرت عوف بن مالک) آپ ﷺ کو خبر دینے کے لیے آئے تو معلوم ہوا کہ اس بارے میں قرآن مجید نازل ہو چکا ہے۔ جب یہ منافق آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت آپ اپنی اونٹنی پر سفر کے لیے سوار ہو چکے تھے۔اس شخص نے کہا: یارسول اللہ (ﷺ) ہم ہنسی مذاق کرتے تھے، جس طرح قافلے والے کرتے ہیں، اور اسی طرح سفر طے ہو جاتا ہے۔

بعد ازاں حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی رسی کے ساتھ لٹکا ہوا ہے، پتھر اس کے پاؤں کو زخمی کر رہے تھے، اور وہ کہہ رہا تھا کہ ہم تو صرف کھیل تماشا کرتے تھے، اور اس پر رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیات نیز اس کے رسول ﷺ سے استہزا کرتے ہو؟۔ (تفسیر الطبری؛

www.OnlyOneOrThree.com

173-172/10، والتفسیر لابن ابی حاتم: 1830-1829/6، حدیث نمبر: 10046، الصارم المسلول علی شاتم الرسول لابن تیمیہ، ص: 38۔

ان لوگوں نے جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل علم صحابہ کی تحقیر اور مذمت کی اور آپ کی باتوں کو اہمیت نہ دی تو اللہ نے خبر دی کہ ان لوگوں نے کفر کا ب کیا ہے۔ اگرچہ یہ بات انہوں نے بطورِ مذاق ہی کہی تھی، پھر جو چیز اس سے شدید تر ہو گی اس کی کیا سزا ہو گی؟

دوسری دلیل

اللہ تعالی سورہ توبہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ومنهم من يلمزك في الصدقات﴾۔ ''اور ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو صدقات کے بارے میں آپ کو طعن دیتے ہیں''۔ (توبہ: ۵۸)

لمز کے معنی عیب اور طعن کے ہیں۔ (تفسیر الطبری: 155/10، واحکام القرآن لابن العربی: 391/1)۔ امام مجاہد کے نزدیک اس کے معنی تجھ پر تہمت لگاتے اور تحقیر کرتے ہیں (تفسیر الطبری: 156/10، والتفسیر لابن ابی حاتم: 1816/6، رقم: 10342) اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: ﴿ومنهم الذين يوذون النبي﴾۔ ''اور ان میں سے بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں''۔ (سورہ توبہ: ۶۱)

مذکورہ آیت کا شان نزول کے بارے میں حضرت ابو سعید خدری [ارشاف فرماتے ہیں کہ نبی مکرم ایک مرتبہ مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے، کہ ایک شخص مقداد بن خویصرہ تمیمی (حرقوص بن زہیر) آیا، اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ انصاف سے کام لیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ افسوس ہے بھلا میں انصاف سے کام نہ لوں گا تو اور کون

www.OnlyOneOrThree.com

لے گا؟ حضرت عمرؓ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس منافق کا سر قلم کر دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانے دو۔ اس لیے کہ اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہونگے، کہ تم ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر (ہلکا) محسوس کرو گے۔ یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح تیر شکار سے نکل جائے، اور اس کے ساتھ خون وغیرہ کی کوئی آمیزش نہ ہو۔ (تفسیر الطبری:157/10)

مذکورہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص بھی آپ ﷺ پر طعن و تشنیع کرتا ہے تو وہ آپ کو ایذا دیتا ہے، جب وہ ان افعال کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ بھی ایسے لوگوں میں سے ہو جاتا ہے جن کے بارے میں شریعت اسلامی شدید ترین مذمت کرتی ہے، اور اسے مجرم قرار دیتی ہے۔ اس لیے مذکورہ آیت میں ''مَنْ'' اور ''اَلَّذِیْنَ'' کے الفاظ اسم موصول ہیں اور عموم پر دلالت کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ آیت ایک قوم کے طعن دینے اور ایذا پہنچانے کی وجہ سے نازل ہوئی مگر اس کا حکم ان آیات کی طرح عام ہے جو خاص اسباب کے تحت نازل ہوئیں۔ لہذا اس بات میں کسی قسم کا اختلاف ممکن نہیں کہ اس آیت سے ہر وہ شخص مراد ہے جو نبی ﷺ کی توہین کرتا ہے۔

تیسری دلیل

اللہ تعالیٰ سورت احزاب میں ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم فی الدنیا والآخرۃ واعدلھم عذاباً مھیناً، والذین یؤذون المومنین والمؤمنت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتاناً واثماً مبیناً﴾۔ ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو رنج پہنچاتے (توہین کرتے) ہیں، ان پر اللہ دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن

www.OnlyOneOrThree.com

عورتوں کو ایسے کام (تہمت) سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا''۔ (۵۸،۵۷)

کسی کو ایذا دینا اس کی توہین کہلاتا ہے، اس لیے یہ آیت کئی وجوہ سے مسئلہ زیر بحث پر دلالت کرتی ہے، جن میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنا ایسا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توہین کی جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایذا کو رسول کی ایذا اور اپنی اطاعت کو رسول کی اطاعت کے ساتھ مقرون و متصل کر کے بیان فرمایا ہے، یہ بطریق نصوص قرآنی اور آپ ﷺ سے بھی منقول ہے۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اور رسول کی محبت، اپنی اور رسول کی رضامندی، اپنی اطاعت اور رسول کی اطاعت کو ایک ہی چیز قرار دیا ہے۔ دیکھئے (توبہ ۲۴، ۶۲۔ فتح ۱۰۔ نساء: ۱۴) ان جملہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کا حق باہم لازم و ملزوم ہے کیونکہ جس نے رسول کی توہین کی گویا اس نے اللہ کی توہین کی اور جس نے رسول کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول کی ایذا اور مؤمنین و مؤمنات کی ایذا میں فرق رکھا ہے، چنانچہ اہل ایمان کی ایذا کے بارے میں فرمایا: ''اس نے بہتان باندھا اور واضح گناہ کا ارتکاب کیا''۔ (الاحزاب ۵۸) جبکہ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دینے والے پر دنیا و آخرت میں لعنت کی اور ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا۔ اس لیے کہ کبائر کے ارتکاب کی وجہ سے سزا دی جاتی ہے جن میں حدود کا نفاذ اور تعزیر وغیرہ شامل ہے۔

لعنت کے معنی رحمت سے دور کرنا ہوتے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ دنیا و آخرت میں اس کی رحمت سے محروم صرف کافر ہی ہوتا ہے۔ اور اس کی مزید تائید درج ذیل آیت سے ہوتی ہے۔

''اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دل میں مرض ہے، وہ (مدینے میں) بری بری

خبریں پھیلاتے ہیں اگر وہ باز نہ آئیں گے تو ہم تم کو ان کے پیچھے لگا دیں گے پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن اور وہ بھی پھٹکارے ہوئے ، جہاں ملیں ملیں گے پکڑ لیے جائیں گے اور مار کر ٹکڑے کر دیئے جائیں گے"۔ (الاحزاب: ۶۰،۶۱)

غرض کہ ان کو پکڑنا اور قتل کرنا ان پر لعنت کی وضاحت اور اس کے حکم سزا کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ جب ملعون کی صورت میں وہ آپ ﷺ کے پڑوس میں رہیں گے اور ان پر لعنت کا اثر دنیا میں ظاہر نہ ہوا تو یہ ان کے حق میں وعید نہ ہوگی۔ اس لیے یہ وعید اس شخص کے حق میں ثابت ہوگی جس پر اللہ تعالی نے دنیا و آخرت میں لعنت فرمائی ہے۔ مزید اس کی مؤید وہ حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا مومن پر لعنت کرنا اس طرح ہے جیسے اس کو قتل کر دیا جائے۔ (صحیح البخاری: ۶۰۴۷، صحیح مسلم: ۱۱۰)

چنانچہ جب اللہ تعالی نے کسی بندہ پر دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے تو یہ اسی طرح ہے جیسے اسے قتل کیا گیا ہو، تو نتیجہ یہ نکلا کہ ایسے آدمی کا قتل مباح اور خون رائیگاں جائے گا جو نبی مکرم ﷺ کی توہین کرتا ہے۔ واضح رہے کہ ہر اس شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا جس پر اللہ تعالی نے لعنت کی ہو، کیونکہ بسا اوقات گناہ کبیرہ کے ارتکاب کی وجہ سے مسلمان ملعون تو ہو جاتے ہیں مگر وہ مباح الدم نہیں ہوتا، اور یہ کبیرہ گناہ توہین رسالت کی سزا سے مستثنی ہیں، کیونکہ نبی مکرم ﷺ کی توہین کرنا کفر ہے، اور ایسا کافر واجب القتل ہے۔ بقیہ آیات اور ان کی تفصیل کے لیے الصارم المسلول علی شاتم الرسول ملاحظہ فرمائیں۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

احادیث سے دلائل

احادیث میں امر مرقومہ کے متعلق دلائل کا ایک انبار محدثین کرام نے اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ جن میں سے چند کو احاطہ تحریر لایا جا رہا ہے تا کہ اس عقاب کو ثابت کیا جا سکے جو گستاخ کے مقدر ٹھہرا، تا کہ ان مذموم حرکات وسکنات سے بانی اسلام حضرت محمد

علیہ وسلم کی ہستی کو منزہ رکھا جا سکے۔

پہلی حدیث

امام شعبی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کیا کرتی تھی ایک شخص نے اس عورت کا گلا گھونٹ کر اسے ہلاک کر دیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا خون رائیگاں قرار دیا۔ (ابوداؤد، لسلیمان بن اشعث :۴۳۶۲، سنن الکبری للبیھقی :۲۰۰/۹)

چنانچہ امام احمد روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا مسلمان ایک یہودیہ کا غلام تھا جو اس کے ہاں قیام پذیر تھا۔ وہ عورت اسے کھلاتی پلاتی اور نیک سلوک کیا کرتی تھی۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی کرتی تھی۔ ایک رات نابینا مسلمان نے اس کا گلہ گھونٹ کر اسے ہلاک کر دیا جب صبح ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس قتل کے ضمن حلف دیا کہ اس یہودیہ کا قتل کس نے کیا ہے؟ اندریں اثناء نابینا شخص نے کھڑے ہو کر ماجرا بیان کیا، اور قتل کی ذمہ داری قبول کی۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے خون کو رائیگاں قرار دیا۔ (اس روایت کو امام الجلالؒ نے ''احکام اہل الملل'' ۱۰۴/ا میں اور امام بیھقی نے سنن الکبری: ۶۰/۷ میں اور امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء: ۳۶۳/۱ میں ذکر کیا ہے)۔

دوسری حدیث

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کی ایک ام ولد تھی جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کیا کرتی تھی۔ وہ اسے روکتا مگر وہ باز نہ آتی وہ ڈانٹتا مگر وہ نہ رکتی تھی۔ ایک رات اس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا شروع کیں۔ اس شخص نے ایک بھالا لیا اور اسے عورت کے شکم میں پیوست کر دیا اور اسے زور سے دبایا جس سے وہ عورت ہلاک ہو گئی۔ صبح کو اس

قتل کا تذکرہ رسول کریم ﷺ سے کیا گیا تب آپ نے لوگوں کو جمع کرتے ہوئے فرمایا میں اس آدمی کو حلف دیتا ہوں کہ وہ آدمی کھڑا ہو جائے، جس نے یہ کام کیا ہے۔

چنانچہ یہ سن کروہ شخص کھڑا ہوا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آیا اور بیٹھ گیا۔ وہ ڈر کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اسے قتل کیا ہے وہ آپ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ میں اسے روکتا مگر وہ باز نہ آتی۔ میں اسے ڈانٹ ڈپٹ کرتا مگر وہ پرواہ نہ کرتی۔ میں نے بھالا لے کر اس کے پیٹ میں گاڑ دیا اور اسے زور سے دبایا۔ اس کے بطن سے میرے دو خوبصورت بیٹے تھے۔ وہ میری رفیقہ حیات تھی۔

چنانچہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ''الا اشھدوا ان دمھا ھدر''۔ ''تم گواہ رہو کہ اس عورت کا خون رائیگاں ہے۔ (ابوداؤد، لسلیمان بن اشعث: ۴۳۶۱، نسائی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب: ۷/۱۰۷، دار قطنی: ۱۰۳، مستدرک، للحاکم: ۴/۳۵۴)

تیسری حدیث

یہ واقعہ کافی شہرت کا حامل ہے، اور اسے عمرو بن دینار نے جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''من الکعب بن الاشرف فانه قد اذی الله ورسوله''۔ ''کعب بن اشرف کو کون ٹھکانے لگائے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء پہنچائی ہے۔

محمد بن مسلمہ [نے کہا یا رسول اللہ میں اس کام کے لیے تیار ہوں۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں؟ تو نبی مکرم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ [نے ایک پروگرام کے تحت اپنے ساتھیوں سمیت کعب بن اشرف کے مکان پر ہی اس کا کام تمام کر ڈالا۔ (صحیح بخاری، لمحمد بن اسماعیل البخاری، کتاب الرھن: ۲۵۱۰، کتاب الجھاد: ۶/۳۰۳۱، باب الفتک بأھل الحرب: ۳۰۳۲، کتاب المغازی: ۴۰۳۷۔ صحیح مسلم، لمسلم بن

www.OnlyOneOrThree.com

الحجاج، کتاب الجھاد والسیر :۱۸۰۱۔ ابوداوٗد، لسلیمان بن اشعث : ۲۷۶۸۔ مسند للحمیدی : ۱۲۵۰)

چوتھی حدیث

اس روایت کو مختلف آئمہ حدیث نے بطریق مختلفہ اپنی احادیث کی کتابوں میں لکھا ہے۔ عبداللہ بن قدامہ نے ابو برزہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق[سے لے دے کی، میں نے کہا: کیا میں اسے قتل کر دوں؟ انہوں نے ڈانٹ کر کہا کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد یہ حق کسی کو حاصل نہیں۔ امام نسائی نے اس کو ابو برزہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر[کو گالیاں دیں۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟ آپ[نے فرمایا تجھ پر افسوس ہو! رسول کریم ﷺ کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں۔ (سنن النسائی، لعبدالرحمٰن احمد بن شعیب: ۷/ ۱۰۹، مسند احمد، لامام احمد بن حنبل: ۹/۱، مسائل، لامام احمد: ۱۷۹۵، مستدرک، للحاکم: ۴/ ۳۵۵، السنن الکبریٰ للبیھقی: ۷/ ۶۰)

امام ابوداوٗد نے سنن میں اس کو باسناد صحیح ابو برزہ سے روایت کیا ہے کہ میں حضرت ابوبکر کے پاس تھا۔ وہ کسی آدمی سے ناراض ہوئے تو اس آدمی نے آپ کو سخت سست کہا۔ میں نے کہا اجازت چاہیے تا کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ چنانچہ آپ[کا غصہ جاتا رہا اور آپ گھر تشریف لے گئے اور مجھے بلاوا بھیجا اور دریافت کیا، کیا تو اسے قتل کر دیتا ۔ تو میں نے عرض کی جی ہاں۔ حضرت ابوبکر[نے فرمایا نہیں۔ اللہ کی قسم رسول کریم ﷺ کے بعد یہ حق کسی کو حاصل نہیں ہے۔ (سنن ابی داوٗد، لسلیمان بن اشعث: ۴۳۶۳، سنن النسائی، لعبدالرحمٰن احمد بن شعیب: ۷/ ۱۱۰، المستدرک، للحاکم: ۴/ ۳۵۴، صحیح سنن النسائی للالبانی: ۳۶۶۶)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کو یہ حق حاصل تھا کہ اپنے گالی دینے والے کو قتل کر دیں۔ آپ ﷺ کو یہ حق بھی حاصل تھا کہ اس شخص کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمائیں جس کے بارے میں لوگوں کو کچھ علم بھی نہ ہو کہ اسے قتل کیوں کیا جا رہا ہے۔ اس معاملہ میں آپ ﷺ کی پیروی کرنا ہی ایک مسلمان کو اس کے ایمان پر برقرار رکھتا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ ہمیشہ اسی بات کا حکم دیتے جس کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ اللہ کی نافرمانی کا کبھی حکم صادر نہیں فرماتے اس لیے جو آپ کی اطاعت کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔

مذکورہ روایت سے آپ ﷺ کی دو خصوصیات مستنبط ہوتی ہیں۔

(۱) آپ ﷺ جس کو قتل کرنے کا حکم دیں، آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل ناگزیر ہے۔

(۲) جو شخص آپ ﷺ کی توہین کرے، آپ ﷺ اسے قتل کر سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا دوسرا اختیار آپ ﷺ کی وفات اور آپ ﷺ کی رحلت کے بعد بھی ایسے ہے جیسے آپ ﷺ کی زندگی اور حیات طیبہ میں تھا۔ لہذا جو شخص آپ ﷺ کی توہین کرے یا گستاخانہ کلمات کہے اسے قتل کرنا جائز ہے۔ بلکہ آپ کی رحلت کے بعد یہ حکم موکد تر ہو جاتا ہے، اس لیے آپ کا تقدس اور حرمت وفات کے بعد اور زیادہ بلند و عظیم ہوتی ہے۔ لہذا آپ ﷺ کی رحلت کے بعد آپ ﷺ کی ناموس و آبرو میں سہل انگاری اور تغافل شعاری ناممکن ہے۔

پانچویں حدیث

مشہور مورخ واقدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عصما بنت مروان، بنی امیہ بن زید کے خاندان سے تھی، وہ اسلام میں عیب جوئی کیا کرتی تھی، اور آپ ﷺ کے

www.OnlyOneOrThree.com

خلاف لوگوں کے جذبات ابھارتی تھی۔ چنانچہ اس کی حرکات کا عمیر بن عدی الخطمی کو معلوم ہوا تو انہوں نے نذر مانی کہ اگر نبی مکرم ﷺ غزوہ بدر سے بخیریت وعافیت لوٹے تو میں اس عورت سے انتقام لوں گا۔ جب آپ ﷺ غزوہ بدر سے واپس لوٹے تو عمیر بن عدی نے رات کو اس عورت کے گھر دھاوا بول دیا اور اسے جہنم رسید کر دیا۔

صبح کی نماز کے بعد نبی مکرم ﷺ نے عمیر بن عدی سے پوچھا کیا تم نے بنت مروان کا کام تمام کیا ہے؟ تو عمیر بن عدی نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ پر میرا مائی باپ قربان ہوں۔ عمیر بن عدی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول اس ضمن میں مجھ پر کوئی چیز واجب ہے؟ فرمایا: ''دو بکریاں بھی اس معاملہ میں نہیں جھگڑیں گی''۔ (الطبقات الکبریٰ: ۲/ ۲۷، ۲۸)

مذکورہ روایت بھی اس امر پر دال ہے کہ جو بھی نبی مکرم ﷺ کی حرمت کو پامال کرے گا اسے قتل کر دیا جائے گا۔ خواہ وہ مرد ہو، عورت ہو، غلام ہو یا آزاد ہو۔ اس روایت میں نبی مکرم ﷺ نے بکریوں کی مثال عرض کی ہے جس کا مطلب ہے کہ ایک بکری دوسری بکری کو منحوس سمجھ کر اس سے الگ ہو جاتی ہے اور مینڈھوں کی طرح ایک دوسروں کو سینگ نہیں مارتی۔ لہٰذا تمہارا اس عورت کو قتل کرنا ایسا معاملہ ہے کہ اس میں کسی قسم کا کفارہ نہیں ہے۔

چھٹی حدیث

یہ ناقابل فراموش واقعہ سنن ابوداؤد میں مرقوم ہے اور اس واقعہ کی صحت پر اہل علم کا اتفاق ہے اس لیے اس واقعہ کو مکمل شرح وبسیط سے ذکر کیا جارہا ہے تاکہ اس سے وجہ دلالت اظہر من الشمس ہو جائے۔

معصب بن سعد [حضرت سعد بن ابی وقاص [سے روایت کرتے ہیں کہ فتح

www.onlyoneorthree.com

مکہ کے دن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح حضرت عثمان [کے پاس چھپ گیا۔ چنانچہ رسول مکرم ﷺ نے بیعت لینے کا کام شروع کیا تو حضرت عثمان نے عبداللہ بن سعد کو نبی مکرم ﷺ کے پاس لا کھڑا کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ کو بیعت کیجئے! آپ نے دو بار بیعت کرنے سے گریز کیا اور تیسری بار آپ ﷺ نے اسے بیعت دے دی۔ تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ] کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم میں کوئی شخص دانا نہ تھا کہ اسے قتل کر دیتا حالانکہ میں نے بیعت کرنے سے اپنے ہاتھ کو روکے رکھا۔ تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ کے دل میں کیا ہے؟ آپ ﷺ اپنی آنکھ سے ہی اشارہ فرمادیتے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ''انه لا ینبغی لنبی ان تکون له خائنة الأعین''۔ کہ نبی کو زیب نہیں دیتا کہ اس کی آنکھ خیانت کرنیوالی ہو۔ (ابوداود لسلیمان بن اشعث: ۴۳۵۹، ۲۶۸۳، المستدرک للحاکم ۴۵/۳، السنن الکبری للبیھقی: ۷/۴۰، البدایة والنھایة لابن کثیر: ۴/۲۹۷)

امام نسائی نے اس واقعہ کو تفصیل کے ساتھ حضرت سعدؓ سے روایت کیا ہے کہ فتح مکہ کے دن چار آدمیوں کے علاوہ سب کو امان دے دی گئی۔ نبی مکرم ﷺ نے ان چار آدمیوں کے بارے میں فرمایا: کہ ان چار آدمیوں کو قتل کر ڈالو اگرچہ یہ لوگ کعبہ کے پردے کے ساتھ لٹکے ہوئے ہوں۔ وہ چار آدمی یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل۔ عبداللہ بن خطل۔ مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ (سنن النسائی لعبدالرحمٰن بن شعیب: ۷/۱۰۵، صحیح سنن النسائی للالبانی: ۳۷۹۱) اسی روایت کو محمد بن سعد نے طبقات میں بطریق علی بن زید از سعید بن مسیب روایت کیا ہے۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

ساتویں حدیث

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک عیسائی

مسلمان ہو گیا اور اس نے سورت بقرہ اور سورت آل عمران پڑھیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی لکھا کرتا تھا۔ چنانچہ چند عرصہ بعد اس نے عیسائی مذہب کو دوبارہ اپنا لیا، اور کہتا کہ محمد وہی سمجھتے ہیں جو میں لکھ دیتا ہوں۔ خواہ وہ صحیح ہو یا غلط اسے نبی (ﷺ) مان لیتے ہیں۔

جب یہ عیسائی اس دنیا فانی سے رخصت ہوا تو احباب نے قبر کھودی اور دفن کر دیا۔ جب صبح کو دیکھا تو وہ قبر سے باہر پڑا تھا۔ لوگوں نے گمان کیا کہ شاید یہ اصحاب محمد (ﷺ) کا فعل ہے لہذا انہوں نے قبر دوبارہ کھودی۔ اور وہ جس قدر زمین کھود سکتے تھے کھودی اور اسے دفنا دیا، لیکن قبر نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اسے اوندھے بل باہر پھینک دیا۔ (صحیح بخاری لمحمد بن اسماعیل البخاری: ۳۶۱۷، صحیح مسلم، لمسلم بن الحجاج: ۲۷۸۱)

اس افترا پردازی کرنے والے ملعون کو اللہ تعالی نے دنیا میں ہی رسوا کر دیا اور اسے لوگوں کے لیے نشان عبرت بنا دیا۔ یہ خرق عادت امر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ جھوٹا اور کذاب تھا جس کی سزا اسے میسر ہوئی۔ کیونکہ یہ سزا عام مُردوں کو نہیں ہوتی اور یہ جرم محض ارتداد سے بہت بڑا ہے، کیونکہ اس کے علاوہ بھی کئی مرتدین مرے ہیں لیکن کسی کے ساتھ ایسا واقعہ پیش نہیں آیا۔ خلاصہ یہ کہ جو شخص رسول کریم ﷺ کی توہین کرتا ہے اور آپ پر طعن کرتا ہے تو اللہ تعالی اپنے رسول ﷺ کی توہین کا انتقام لیتے ہیں، اور اس گستاخ کے کذب کو نمایاں کرتے ہیں کیونکہ بسا اوقات لوگوں کے لیے اس ملعون پر حد قائم کرنا ناممکن ہوتا ہے۔

آٹھویں حدیث

یاد رہے کہ مومن جن اس کافر جن کو قتل کر دیا کرتے تھے جو رسول کریم ﷺ کو گالی دیا کرتا تھا۔ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے جب کہ جن وانس کے خلاف قتال کا حکم نازل

نہیں ہوا تھا۔ اگر کوئی جن ایسے جن کو قتل کرتا، جو آپ ﷺ کی توہین کرتا تو آپ ﷺ ایسا کرنے والے جن کی تائید کرتے اور اس کا شکریہ ادا کرتے۔

سعد بن یحیٰ اموی اپنی مغازی میں ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک جن نے جبل ابوقبیس پر کھڑے ہو کر چند اشعار پڑھے، مکہ میں ان اشعار کا بہت چرچا ہوا۔ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ اشعار ایک جن نے بتوں کی شان کے بارے کہے ہیں۔ اور اس جن کا نام مسعر ہے اللہ اس کو ذلیل کرے''۔

چنانچہ اس واقعہ کو تین دن ہی گزرے تھے کہ اسی پہاڑ پر کوئی جن یہ اشعار سنا رہا تھا:

نحن قتلنا فی ثلاث مسعراً

ہم نے تین دنوں میں مسعر کو قتل کر ڈالا

اذ سفه الحق و سن المنكراً

اس نے حق کی تحقیر اور منکر کی بڑائی بیان کی

قنعته سيفاً حساماً مبتراً

میں نے اس کو تیغ براں کے ساتھ ڈھانپ دیا

بشتمه نبينا ﷺ المطهراً

کیونکہ وہ ہمارے پاک نبی ﷺ کو گالیاں دیتا تھا۔

چنانچہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' کہ قاتل جن ایک سرکش جن تھا جس کا نام سمج تھا جب وہ مجھ پر ایمان لایا تب میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا''۔ اس نے مجھے بتایا کہ میں نے تین دن تک اس گستاخ جن کی تلاش کی۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔ (السیرة النبویة لابن کثیر: ۱/۳۷۰، البدایة

www.OnlyOneOrThree.com

والنھایۃ لابن کثیر:۴۲۵/۲)

اجماع صحابہ

زیر قلم مسئلہ پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ کیونکہ گستاخِ رسول کو قتل کرنے کے واقعات متعدد صحابہ سے صادر ہوئے اور یہ واقعات مشہور بھی ہوئے لیکن کسی ایک صحابی نے اس سے عدم اطمینان اور انکار کا اظہار نہیں کیا، بلکہ ایسے واقعات کے ثبوت کی تائید و تاکید کی ۔دعویٰ میں تقویت کے باعث مندرجہ ذیل چند واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

☆ جب مہاجرین علاقہ یمامہ کے امیر تھے تو ان کی عدالت میں دو گلوکار لونڈیوں کا معاملہ پیش کیا گیا، ان میں سے ایک گلوکار لونڈی نبی مکرم ﷺ کی توہین پر مشتمل اپنا کلام گاتی اور دوسری گلوکار لونڈی مسلمانوں کی ہجو پر مشتمل اشعاروں کو پڑھتی ۔ چنانچہ مہاجرین نے ان دونوں لونڈیوں کے ہاتھ کاٹ دیئے اور منہ کے اگلے دو دانت بھی نکلوا دیئے۔

جب حضرت ابو بکرؓ کو معلوم ہوا تو آپؓ نے فرمایا: تم لوگوں نے نبی مکرم ﷺ کو گالی دینے والی عورت کو جو سزا دی ہے اس کی خبر میرے تک پہنچی ہے، ''فلو لا ما قد سبقتني لامرتك بقتلها '' کہ اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں تجھے اس کے قتل کا حکم دیتا کیونکہ انبیاء (کی توہین کی وجہ سے) جو سزا دی جاتی ہے وہ باقی سزاؤں سے مختلف ہے۔ (التاریخ للطبری: ۳۴۱/۱، تاریخ الخلفاء للسیوطی: ۹۷)

☆ امام حرب رحمہ اللہ امام مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ جس نے رسول کریم ﷺ کو گالیاں دی تھیں، چنانچہ آپؓ نے اسے قتل کر دیا اور پھر حضرت عمرؓ فرمانے لگے: ''من سب الله أو سب احدا من الأنبياء فاقتلوه ''۔ ''جو آدمی اللہ کو یا کسی بھی نبی کو گالی دے اسے قتل کر دو''۔

(مسائل للحرب:۱۰۵/۳)

اسی طرح ابو مسجعہ بن ربعی سے ایک روایت اور بھی ملتی ہے کہ جب حضرت عمرؓ ملک شام میں ایک پادری سے معاہدہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے اور معاہدہ طے ہوا، چنانچہ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جو کچھ بک رہا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے؟ تو صحابہ] نے عرض کیا کہ اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ کسی کو گمراہ نہیں کرتا ۔تو اس وقت حضرت عمرؓ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”انا لم نعطك الذی اعطیناك لتدخل علینا فی دیننا و الذی نفسی بیده لئن عدت لاضربن الذی فیه عیناك وعاد عمر ولم یعد النبطی “۔ ”ہم نے یہ معاہدہ تم سے اس لیے نہیں کیا کہ تم ہمارے دین میں دخل اندازی کرو، مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تو نے یہ مقولہ پھر دہرایا تو میں تیرا سر تن سے جدا کر دونگا۔ (الجلیس الصالح للمعافی بن زکریا:۳۰۶/۳)

مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ] کا اس بات پر اجماع ہے کہ معاہدین یا غیر مسلم ہمارے دین پر معترض نہیں ہو سکتے، اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کا خون مباح ہو جائے گا اور اس سے بڑا اعتراض نبی مکرم ﷺ کو گالی دینا اور آپ کی توہین کرنا ہے۔ لہذا ایسے شخص کو کیونکر اس کے استہزا کی سزا نہیں دی جا سکتی؟

☆ امام حرب ؒ نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو گالیاں دیتا تھا، چنانچہ حضرت عبد العزیز نے لکھا: ”انه لا یقتل الا من سب رسول الله ﷺ ولکن اجلده علی راسه اسواطاً “۔ ”کسی کو گالی دینے کی وجہ سے قتل نہ کیا جائے الا یہ کہ کوئی شخص رسول کریم ﷺ کو گالی دے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ البتہ میں اس کے سر پر کوڑے مارونگا۔ (الجلیس الصالح:۲۲۰/۵، الطبقات الکبری لابن سعد:۳۷۹/۵)

مسئلہ زیر قلم میں صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور تابعین عظام رحمہ اللہ کی یہی آراء ہے۔ کہ کسی بھی توہین رسالت کرنے والے کو زندہ نہ چھوڑا جائے، اور مزید براں کہ اس مسئلہ میں کسی صحابی اور تابعی سے اس مسئلہ میں مخالفت منقول نہیں۔ سب نے اس گستاخ کی اس سزا کو تسلیم کیا۔

علمائے امت کے اقوال

رسول کریم ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرنے والا کافر ہے، واجب القتل اور مباح الدم ہے۔ جمہور علما کا یہی موقف ہے۔ اس مسئلہ پر چند علماء کا اجماع نقل کیا جا رہا ہے۔

☆ ابن المنذر ؒ فرماتے ہیں کہ عام لوگوں اور علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ نبی مکرم کی توہین کرنے والے کی حد قتل ہے۔ امام مالک ؒ، شافعی ؒ، احمد بن حنبل ؒ اور امام اسحاق کا بھی یہی موقف ہے۔ (الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف لابن منذر: ۲۸۵، کتاب ''الاجماع'' لابن منذر ۲۱۵، کتاب ''المرتد'' لابن تیمیہ: ۲۲: ۷)

☆ اصحاب شافعی میں سے ابوبکر فارسی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ پر مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے کہ جو شخص رسول کریم ﷺ کو گالی دے اور آپ ﷺ کی توہین کرے۔ اس کی حد شرعی قتل ہے۔ جس طرح کسی دوسرے کو گالی دینے کی سزا کوڑے مارنا ہے۔ (کتاب الاجماع لابن منذر: ۲۲۵، فتح الباری لابن حجر: ۱۲/ ۲۹۳، نیل الاوطار للشوکانی: ۷/ ۳۸۰، المجموع شرح المہذب للنووی: ۱۹/ ۴۲۷)

☆ قاضی عیاض ؒ فرماتے ہیں: ''اس بات پر امت مسلمہ کا اجماع نقل ہو چکا ہے کہ اگر کوئی گستاخ آپ ﷺ کی توہین کرے یا آپ کو گالی دے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اسی طرح دیگر علماء سے بھی رسول کریم ﷺ کی توہین کرنے والے کے واجب القتل اور کافر ہونے کے بارے میں اجماع نقل کیا ہے۔ (کتاب ''الشفا'' بتعریف حقوق المصطفی

للقاضی عیاض: ۲/۲۱۱)

☆ امام اسحاق بن راہویہؒ فرماتے ہیں: ''اس بات پر مسلمانوں کا اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ جو شخص اللہ یا اس کے رسول ﷺ کو گالی دے یا خدا کے نازل کردہ کسی حکم کو رد کر دے یا کسی نبی علیہ السلام کو شہید کرے تو وہ اس وجہ سے کافر ہو جاتا ہے اگرچہ وہ خدا کے نازل کردہ تمام احکام کو مانتا ہو''۔

امام خطابیؒ فرماتے ہیں: ''میرے علم کے مطابق کسی مسلمان نے گستاخ رسول ﷺ کے واجب القتل ہونے میں اختلاف نہیں کیا''۔ (معالم السنن للخطابی: ۶/۱۹۹)

محمد بن سحنونؒ فرماتے ہیں: اس بات پر علما کا اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ نبی مکرم ﷺ کو گالی دینے والا اور آپ ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ اس کے بارے میں عذاب خداوندی کی وعید نازل ہوئی ہے۔ امت کے نزدیک اس کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔ جو شخص اس کے کفر اور اس کی سزا میں شک کرے وہ کافر ہے''۔ (رسالۃ فیمن سب النبی ﷺ لمحمد بن سحنون)

☆ ابو الصفراءؒ کہتے ہیں: ''میں نے ابو عبد اللہؒ (ابن احمد بن حنبل) سے ایک ذمی شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رسول کریم ﷺ کو گالیاں دیتا تھا، کہ اس کے بارے شرعی حد کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا جب ایسے شخص کے خلاف شہادت مل جائے تو اسے قتل کر دیا جائے خواہ وہ مسلم ہو یا کافر''۔ (احکام اہل الملل للخلال: ق/۱۰۳)

☆ امام احمد بن حنبلؒ سے امام عبد اللہ (ابن احمد) اور امام ابو طالبؒ (احمد بن حمید) دو مختلف روایتوں سے اس شخص کے بارے سوال کرتے ہیں جو نبی مکرم ﷺ کو گالیاں دیتا ہو۔ تو آپؒ نے فرمایا اسے قتل کر دیا جائے۔ پھر ان سے پوچھا گیا کہ اس ضمن میں کچھ احادیث منقول ہیں؟ فرمایا کہ اس ضمن میں احادیث منقول ہیں۔

www.onlyoneorthree.com

☆ امام عبداللہؒ (ابن احمدؒ) اپنی روایت میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (احمد بن حنبلؒ) سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو رسول کریم ﷺ کو گالیاں دیتا ہو۔ کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا؟ فرمایا: ”وہ واجب القتل ہے۔ اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا، اس لیے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایسے شخص کو قتل کر دیا تھا اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا تھا“۔ (الشافی لابی بکر)

مذکورہ بالا قرآنی دلائل، احادیث مبارکہ، اعمال صحابہ] اور علماء امت کے اقوال سے گستاخ رسول ﷺ کی شرعی سزا مفصل بیان کرنے کے بعد آیئے ہم اس عمل قبیح کا جائزہ لیتے ہیں، کہ اس گناہ کے مرتکبین اپنی انا میں اندھے ہو کر اس عمل کو مسلسل سرانجام دیے رہے ہیں۔

ان مرتدین کا یہ عمل نبی مکرم ﷺ کی زندگی سے شروع ہو کر دور حاضر میں داخل ہو چکا ہے، اور یہ گستاخین ہر دور میں نبی مکرم ﷺ کی توہین کرنے میں مختلف ہتھ کنڈے استعمال کرتے رہیں ہیں، جس کا تذکرہ آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

عہد نبوی ﷺ میں توہینِ رسالت

611ء تا 634ء بمطابق بعثت تا 11 ہجری

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

ابو جہل

ابو جہل کے بارے میں نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ھذا فرعون ھذہ الأمة'' کہ یہ اس امت کا فرعون ہے۔ (مسند احمد للامام احمد بن حنبل: 428/8) کیونکہ یہ آپ ﷺ کو گستاخانہ القاب سے ملقب کرنا اپنا فریضہ سمجھتا تھا۔ اس کی انھیں گستاخیوں کی وجہ سے اسے ابدی نیند سلا دیا گیا۔ اس کے قتل کا واقعہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف [یوں بیان کرتے ہیں، کہ میں بدر کے روز صف میں کھڑا تھا۔ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے دو انصاری نوجوان نظر آئے۔ اُن میں سے ایک نوجوان نے مجھے اشارہ کر کے پوچھا: چچا تم ابو جہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے پوچھا: بھتیجے تمہیں اس سے کیا سروکار؟ لڑکے نے کہا مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ مجھے اُس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر میں نے اسے دیکھ لیا تو اُسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ موقع ملتے ہی آپ ﷺ کے مجاہدوں نے اس کا کام تمام کر دیا۔ اس کی مزید گستاخیاں جاننے کے لیے ملاحظہ ہوں: مسند احمد للامام احمد بن حنبل: 63/4، ابن ابی شیبہ لابن ابی شیبہ العبسی: 512/5، فتح الباری للحافظ ابن حجر عسقلانی: 230/7، طبرانی کبیر لسلیمان بن احمد بن ایوب: 376/8، زُرقانی لمحمد بن عبد الباقی: 428/1، کنز العمال لعلاء الدین: 302/6۔

ابو لہب

یہ آپ ﷺ کا حقیقی چچا ہونے کے باوجود سب سے بڑا گستاخ اور موذی رسول تھا۔ کوہِ صفا پر جب آپ ﷺ نے علی الاعلان لوگوں کو دعوتِ توحید و رسالت دی، اور اپنے

متبعین کے لیے تسخیرِ کائنات کی نوید مسرت سنائی، تو ابولہب نے جواب دیا: ’’محمد (ﷺ) تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں، کیا تو نے ہم کو اسی لیے یہاں بلوایا تھا؟ تو اس کی مذمت میں رب ذوالجلال والاکرام نے سورت لہب نازل فرمائی اور اس کا نام لے کر بدترین انجام بیان کر دیا کہ خود اس کے ہاتھ ٹوٹ گئے، اور وہ برباد ہو گیا۔ تفصیلی بحث کے لیے ملاحظہ ہوں: صحیح بخاری: 205/3، صحیح مسلم: 305/2۔

امیہ بن خلف

یہ مکہ کا مشہور سردار تھا، اور آپ ﷺ کو علی الاعلان گالیاں دیتا، اور آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا۔ یہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرتا تو اپنی آنکھوں کو مٹکاتا، جس کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے سورت ہمزہ نازل فرمائی۔ چنانچہ جنگ بدر میں انصار نے اس کا کام تمام کر دیا۔ مفصل بحث کے لیے دیکھیے: صحیح بخاری: 321/2، فتح الباری للحافظ ابن حجر: 517/7، السیرۃ النبویۃ لابن کثیر: 438/2، الاصابۃ للحافظ ابن حجر: 455/2۔

ابی بن خلف

ابی بن خلف بھی توہین رسالت میں اپنے بھائی امیہ بن خلف کا ہم قدم تھا۔ ایک روز ایک بوسیدہ ہڈی لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا، اور اس کو ہاتھ میں مسل کر، اس کی خاک کو ہوا میں اڑا کر کہنے لگا: کیا اللہ اس کو پھر زندہ کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کو اور تیری ہڈیوں کو ایسا ہو جانے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا، اور تجھے آگ میں ڈالے گا۔ اسی پر سورت یٰسین کی آیت نمبر: 78 نازل فرمائی، یہ جنگ اُحد میں نبی مکرم ﷺ کے ہاتھوں مارا گیا۔ (ابن ہشام لابو محمد عبدالملک: 126/1، تاریخ ابن الأثیر: 26/2)

ولید بن مغیرہ

ولید بن مغیرہ رسول کریم ﷺ کا بہت بڑا گستاخ تھا، یہ آپ ﷺ کی ایذا رسانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتا، اور کہتا: کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ محمد (ﷺ) پر وحی نازل ہو، اور میں، اور ابو مسعود ثقفی چھوڑ دیئے جائیں! حالانکہ ہم دونوں اپنے اپنے شہر کے بڑے معزز لوگ ہیں۔ میں قریش کا سردار ہوں اور ابو مسعود قبیلہ ثقیف کا سردار ہے۔ اس پر سورت زخرف کی آیات (32،31) نازل ہوئیں۔ اس کی موت کا قصہ ایسے ہے کہ ایک مرتبہ یہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص پر سے گذرا جو تیر بنا رہا تھا۔ سوئے اتفاق اس کے کسی تیر پر ولید کا پاؤں آ گیا، جس سے خفیف سا زخم ہو گیا، اور اس زخم کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ (ابن ہشام لابو محمد عبد الملک 126/1:) مفصل بحث کے لیے ملاحظہ ہو: الجامع لأحکام القرآن للقرطبی: 62/10۔

ابو قیس ابن الفاکہ

ابو قیس انتہائی بغض رکھنے والا، اور نبی مکرم ﷺ کو ایذا دینے والا شخص تھا۔ جس کے بعض قصائد و اشعار بھی مشہور ہوئے تھے۔ جو نبی مکرم ﷺ کی مذمت پر مبنی تھے۔ یہ ابو جہل کی تمام مہمات میں پیش پیش رہتا، اور اُن کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا۔ اس کی موت حضرت حمزہ[کے ہاتھوں جنگ بدر میں ہوئی۔ (السیرۃ النبویۃ لمحمد عبد الملک بن ہشام: 245/5)

نضر بن حارث

یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے شدید ترین دشمنوں میں سے تھا۔ بدزبان اور دریدہ دہن تھا۔ یہ سردارانِ قریش سے تھا، اور بغرض تجارت ملکِ فارس میں اکثر اس کا آنا جانا رہتا تھا، جہاں سے یہ شاہانِ عجم کے قصوں اور تاریخ کی کتابیں وغیرہ خرید کر لاتا، اور انہیں پڑھ پڑھ کر قریش مکہ کو سناتا، اور ساتھ یہ کہتا کہ محمد (ﷺ) تمہیں عاد اور ثمود کے قصے سناتا

www.onlyoneorthree.com

نبیہ ومنبہ

یہ دونوں نبی مکرم ﷺ کی توہین اور استہزاء کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ یہ انتہائی کینہ ور اشخاص تھے۔ ان کے ذہن ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے کے لیے گامزن رہتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ بازار میں یہ دونوں آپ ﷺ کے پاس سے گزرے اور کہا کہ: ''کیا اللہ تعالی کو یہی شخص نظر آتا تھا، کہ اُسے نبی بنادیا، کیا ہم اس دنیا میں نہیں تھے''۔ وہ اپنی انھی گستاخیوں کو وجہ سے جنگ بدر میں مارے گئے۔ (زُرقانی لمحمد بن عبدالباقی:315/5)

اسود بن مطلب

اسود بن مطلب جب نبی مکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب] کودیکھتا تو آنکھیں مٹکانے لگتا، کہ ''یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے قیصر وکسری پر قبضہ کرنا ہے، اور دنیا پر غالب آنا ہے۔ کیسی عجیب اور مضحکہ خیز بات ہے''۔ جب اس کی شرارتیں حد سے تجاوز کر گئیں تو رسالت مآب ﷺ نے ان کے خلاف بددعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے، اور التجا کی: ''اے جہانوں کے مالک! اسود کو اندھا کر اور اس کے ذلیل بیٹے کو ہلاک کر''۔ چنانچہ اسود چند ثانیے بعد اندھا اور دنیا کی رنگینیوں کو دیکھنے سے محروم ہو گیا، اور اس کا بیٹا جنگ بدر میں موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ بیٹے کا صدمہ باپ کو اندر ہی اندر سے دیمک کی طرح چاٹتا رہا مگر اس کے باوجود یہ اپنی زبان کو لگام دیئے بغیر لوگوں کو آپ ﷺ کی مخالفت پر اکساتا اور آپ ﷺ کی توہین کرتا۔ چنانچہ اسے جنگ احد سے پہلے موت نے آلیا، اور یوں وہ اپنے انجامِ بد کو پہنچ گیا۔ (استیعاب لابن عبدالبر:1514/5)

اسود بن عبد یغوث

اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ رشتے میں آپ ﷺ کا

ہے، جبکہ میں تمہیں رستم ، اسفند یار اور شاہان فارس کے واقعات سناتا ہوں ۔علاوہ ازیں اس نے ایک گانے والی لونڈی بھی خرید رکھی تھی ، جس سے لوگوں کا دل بہلاتا، جب اسے کسی کے متعلق معلوم ہوتا کہ یہ اسلام کی طرف راغب ہو رہا ہے، اس کے پاس لونڈی کو لے جاتا ، اور اسے حکم دیتا کہ اسے کھلا، پلا اور گانا سنا، پھر اس سے پوچھتا کہ بتلا یہ بہتر ہے یا وہ چیز بہتر ہے، کہ جس کی طرف محمد (ﷺ) بلاتا ہے۔ چنانچہ اس کی مذمت میں اللہ تعالی نے سورت لقمان کی آیت نمبر:6 نازل فرمائی ۔ یہ بدنصیب جنگ بدر میں گرفتار ہوا، اور نبی مکرم ﷺ کے حکم سے حضرت علی حیدر کرار [نے اس کی گردن تن سے جدا کر دی ۔ (روح المعانی لمحمود الالوسی: 69/21)

عاص بن وائل سہمی

عاص بن وائل سہمی یہ سیدنا عمرو بن عاص [کا باپ تھا، اس کا شمار بھی ایسے لوگوں میں ہوتا تھا، جو آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات کا استہزاء اور تمسخر کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے جتنے بیٹے پیدا ہوئے وہ سبھی آپ ﷺ کی زندگی میں ہی موت کی آغوش میں چلے گئے۔ اس پر عاص بن وائل نے کہا: ''ان محمداً ابتر لا یعیش له ولد ''۔ ''محمد (ﷺ) تو ابتر ہے، اس کا کوئی لڑکا زندہ ہی نہیں رہتا''۔ ابتر دُم کٹے جانور کو کہتے ہیں، یعنی جس شخص کا آگے کوئی نام لیوا نہ رہے۔ گویا ایسا شخص دُم کٹے جانور کی مانند ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کے جواب میں اللہ تعالی نے سورت کوثر کی آخری آیت (3) نازل فرمائی، کہ ابتر تو آپ کا دشمن ہی ہے۔ جبکہ آپ ﷺ کے نام لیوا تو لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ ہجرتِ نبوی ﷺ کے ایک ماہ بعد کسی موذی جانور نے عاص کے پاؤں پر کاٹ لیا جس سے اس کا پاؤں اس قدر پھولا کہ اونٹ کی گردن کے برابر ہو گیا، اور اسی سبب وہ ہلاک ہو گیا۔ (ابن ہشام لابو محمد عبدالملک بن ہشام: 205/5)

ماموں زاد تھا۔ مگر اس کے باوجود اس کا شمار گستاخانِ نبی ﷺ میں ہوتا ہے۔ اس کا معمول تھا کہ جہاں آپ ﷺ کو دیکھتا، وہیں اپنی بدترین اور غلیظ ترین زبان سے یہ منحوس کلمات بکتا: ''محمد (ﷺ) کی طرف کوئی وحی نہیں آتی، یہ سب جھوٹ ہے''۔ اور جب آپ ﷺ کے صحابہ] کو دیکھتا تو کہتا ''یہ وہی لوگ ہیں، جنہوں نے قیصر و کسریٰ کو زیر کرنا ہے، اور اُن پر غلبہ پانا ہے''۔ (طبرانی کبیر: 215/5) اس کی موت اس طرح واقع ہوئی کہ اسے شدید بھوک نے آلیا، اور بھوک مٹانے کے لیے اسے کوئی چیز میسر نہ آئی، چنانچہ پینے کے لیے اسے پانی دیا گیا تو اس نے اس قدر سیر ہو کر پیا، کہ اس کی ساری انتڑیاں اتنی پھولیں، کہ چند لمحے بعد اُس کا پیٹ پھٹ گیا۔ جس سے یہ گستاخ اپنے انجام کو پہنچا۔ (بحر العلوم، لابی لیث نصر بن محمد: 554/2)

حارث بن قیس سہمی

اس کو حارث بن عیطلہ بھی کہا جاتا ہے۔ عیطلہ ماں کا نام ہے اور باپ کا نام قیس ہے۔ یہ بھی انہی لوگوں میں سے تھا، جو آپ ﷺ کے اصحاب] کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کرتے تھے، حارث کہا کرتا تھا، کہ ''محمد (ﷺ) نے اپنے اصحاب کو یہ بتلا کر دھوکہ دے رکھا ہے کہ وہ مرنے کے بعد زندہ ہونگے''۔ جب اس کا استہزاء اور تمسخر حد سے تجاوز کر گیا، تب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی تسلی کے لیے یہ آیت نازل فرمائی ﴿انا کفیناك المستهزئين﴾۔ (الحجر: 95) یعنی ''جو لوگ آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے ہیں، ہم اُن کے لیے کافی ہیں''۔ (السیرۃ النبویۃ لمحمد عبد الملک بن ہشام: 435/2)

حویرث بن نقید

حویرث آپ ﷺ کی شان میں گستاخانہ باتیں کرتا اور آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا تھا۔ جب آپ ﷺ مکہ میں تھے تو آپ ﷺ کو بہت اذیت پہنچایا کرتا تھا۔ اس کی

انہی گستاخانہ سرگرمیوں کے وجہ سے حضرت علی [نے اس کا کام تمام کر دیا۔ (کتاب المغازی للواقدی: 857/2)

حارث بن طلاطل

یہ شخص نبی مکرم ﷺ کی مذمت کرتا، اور آپ ﷺ کے خلاف مختلف پروپیگنڈے بناتا تھا۔ چنانچہ اس کا کام بھی حضرت علی [نے تمام کیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: فتح الباری للحافظ ابن حجر عسقلانی: 11/8۔

عبداللہ بن زبعری

یہ بڑا زبردست شاعر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی ہجو اور مذمت میں شعر کہا کرتا تھا۔ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ابن زبعری کے قتل کا حکم دیا مگر یہ بھاگ کر نجران چلا گیا۔ بعد میں تائب ہو کر حاضر خدمت ہوئے اور اسلام سے سرفراز ہوئے۔ اور اپنی معذرت میں اشعار لکھے۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں: سیرت ابن ہشام لابو محمد عبدالملک بن ہشام: 61/4، الاستیعاب لابن عبدالبر: 902/13۔

ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی

یہ بھی انہی شعرا میں تھا جو آپ ﷺ کی ہجو میں شعر کہا کرتے تھے۔ جب اسے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نے مکہ فتح کر لیا ہے، تو اس نے اپنے لیے اسی میں عافیت جانی کہ وہ مکہ چھوڑ دے۔ چنانچہ یہ نجران کی طرف بھاگ نکلا اور وہیں کفر کی حالت میں مرا۔ (سیرت ابن ہشام لابو محمد عبدالملک: 62/4، الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی: 425/4)

حارث بن ہشام مخزومی

حارث بن ہشام مخزومی انتہائی تند مزاج آدمی تھا۔ اور نبی مکرم ﷺ کو ہر وقت گالی

www.only1or3.com

کیساتھ پکارتا اور آپ ﷺ کی رسالت میں گستاخی کرتا۔ اس کا ایک بیٹا تھا۔ باپ کی طرح یہ بھی بارگاہ رسالت ﷺ میں گستاخی کرتا اور آپ ﷺ کو برا بھلا کہتا۔ جب لوگوں نے اسے سمجھایا کہ ایسے طرزِ عمل سے آپ ﷺ کے ساتھی تمہیں قتل کر دینگے لیکن وہ باز نہ آیا۔ بالآخر اس کو بھی آخری نیند سُلا دیا گیا۔ (تفسیر الخازن لعلاء الدین :250/5، تفسیر حقی لمحمد بن علی الحقی :111/2)

زہیر بن امیہ

زہیر بن امیہ بھی حارث بن ہشام کی طرح نبی مکرم ﷺ کی توہین و مذمت کیا کرتا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فتح مکہ کے روز اس کا خون مباح قرار دیا۔ تو اس نے حضرت ام ہانی کے گھر پناہ لے لی، اور نبی مکرم ﷺ نے بھی اِس کی پناہ کو تسلیم کرلیا۔ پھر حضرت ام ہانی اس کو لے کر نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جہاں یہ مشرف بااسلام ہوئے۔ ان کا اسلامی کردار مثالی اور بہترین نمونہ ہے۔ (سیرت ابن ہشام لابو محمد عبدالملک بن ہشام :53/4)

صفوان بن امیہ

صفوان بن امیہ حالتِ کفر میں رسول اللہ ﷺ سے عداوت رکھنے اور آپ کی ایذا رسانی میں دوسروں پر سبقت لے جانے کے لیے کوشاں رہتا تھا۔ اس لیے رسول مکرم ﷺ نے اِس کا خون مباح قرار دیا۔ جب اسے یہ خبر ہوئی کہ میرا خون نبی مکرم ﷺ نے مباح قرار دیا ہے تو اس نے سمندر میں کود کر جان دینی چاہی۔ تب اِن کے چچازاد بھائی عمیر بن وہب [حاضرِ خدمت ہوئے، اور اپنے بھائی کے لیے آپ ﷺ سے امان مانگی، اور صفوان کے ارادہ خودکشی کے بارے میں آگاہ کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے امان دے دی، اور صفوان کی تسلی کے لیے اپنا عمامہ بطور نشانی بھیجا۔ جب حضرت عمیر [صفوان کے پاس پہنچے تو وہ بحری جہاز پر سوار ہونے ہی والا تھا۔ حضرت عمیر [کو دیکھ کر حضرت صفوان نے کہا

مجھ سے دور رہو، اور مجھے سے بات مت کرو۔ حضرت عمیر [نے فرمایا: اے صفوان! تم پر میرے والدین فدا ہوں، میں اُس ہستی کا نمائندہ بن کر تمہارے پاس آیا ہوں، جو تمام بنی نوع میں افضل، سب سے زیادہ حسن سلوک کرنے والی، سب سے زیادہ نرم دل اور سب سے بہتر ہستی ہے۔ اُن کی عزت تمہاری عزت، اُن کا شرف تمہارا شرف، اُن کی حکومت تمہاری حکومت ہے۔ چنانچہ ان کو امان کی نشانی آپ ﷺ کا عمامہ دکھلایا، تو صفوان آپ ﷺ کے پاس چلے آئے، اور دو ماہ کی مہلت مانگی۔ اس طرح حضرت صفوان [چند عرصہ بعد ہی ایمان لے آئے۔ (ابن ہشام لابو محمد عبد الملک بن ھشام: 60/4)

عقبہ بن ابی معیط

عروہ بن زبیر [فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کسی ایسی ایذا رسانی کے متعلق پوچھا جو مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کو پہنچائی ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: ایک روز رسول اللہ ﷺ حطیم میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے آپ ﷺ کی گردن میں کپڑا ڈال کر اتنے زور سے کھینچا کہ سانس لینا مشکل ہوگیا۔ چنانچہ سامنے سے حضرت ابو بکر صدیق [آگئے، اور عقبہ کو ایک دھکا دیا اور سورت مومن کی آیت نمبر: 28 تلاوت کی۔ (صحیح بخاری: 1345/3) اس روایت کو امام ابن حجر نے فتح الباری 129/7 میں مفصلاً ذکر کیا ہے۔

کعب بن اشرف یہودی

یہ بہت بڑا شاعر تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہا کرتا تھا، اور کفار مکہ کو آپ ﷺ سے مقابلہ کرنے کے لیے ہمیشہ بھڑکاتا رہتا تھا، اور مسلمانوں کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچاتا۔ جب اسے خبر ملی، کہ جنگ بدر میں نبی مکرم ﷺ نے فتح پائی ہے، تو اس نے پہلے سے زیادہ آپ ﷺ کی تنقیص شروع کردی۔ چنانچہ آپ ﷺ کے حکم پر صحابہ] کی

ایک جماعت نے اس کا کام تمام کر دیا۔

کعب بن اشرف کی شرارتوں کے بارے میں مزید جاننے کے لیے ملاحظہ ہوں: صحیح بخاری: 887/2، صحیح مسلم: 1801، سنن ابوداود لسلیمان بن اشعث: 8276، فتح الباری لابن حجر: 237/7، طبقات الکبری لابن سعد: 34/2، کتاب الام لمحمد بن ادریس الشافعی: 552/2، المسند للحمیدی: 1250، معالم السنن للخطابی: 255/3، زُرقانی لمحمد بن عبدالباقی: 9/2، کتاب المغازی للواقدی: 4037۔

عبداللہ بن خطل

عبداللہ بن خطل پہلے مسلمان ہو گیا تھا۔ اس کا پرانا نام عبدالعزی تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے صدقات وصول کرنے کے لیے اس کے ہمراہ دو غلام عامل بنا کر بھیجے۔ ایک منزل پر پہنچ کر ابن خطل نے ایک غلام کو کھانا تیار کرنے کا حکم دیا مگر غلام تھکاوٹ کی وجہ سے سو گیا، جب آنکھ کھلی تو ابن خطل نے پوچھا کہ میں نے کھانا تیار کرنے کو کہا تھا؟ چنانچہ اسی غصہ میں ابن خطل نے اس غلام کو قتل کر ڈالا، اور مکہ بھاگ گیا، کیونکہ اسے ڈر تھا کہ آپ ﷺ اسے قصاصاً قتل کر ڈالیں گے۔ مکہ جا کر اس نے آپ ﷺ کی ہجو کرنا شروع کی، اور اپنی دو باندیاں بھی اسی کام کے لیے وقف کر ڈالیں۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ کعبہ کا غلاف پکڑ کر امان مانگ رہا تھا لیکن نبی مکرم ﷺ نے اس کے متعدد جرم کی بنا پر اسے قتل کروا دیا۔ کیونکہ اس کے چار جرم ثابت ہو چکے تھے: ناحق قتل، ارتداد اور صدقات کے اونٹ ساتھ لے جانا اور نبی مکرم ﷺ کی ہجو کرنا۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ: 132، زُرقانی لمحمد بن عبدالباقی: 314/2، کتاب المغازی للواقدی: 859/2)

عبداللہ بن اُبی

یہ مدینہ منورہ کے منافقین کا سردار اور یہود کا پشت پناہ تھا۔ اور نبی مکرم ﷺ کو ہر

www.OnlyOneOrThree.com

وقت ایذا رسانی کا پروگرام بناتا رہتا تھا۔ ایک روایت میں اُسامہ بن زید [فرماتے ہیں: یہ غزوہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے، کہ نبی مکرم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے، جس پر پالان ڈالا گیا تھا۔ آپ ﷺ کے نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک چادر تھی۔ اور میں آپ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ بنی حارث بن خزرج کے قبیلہ میں جا کر حضرت سعد بن عبادہ [کی عیادت کرنا چاہتے تھے۔ آپ ﷺ چلتے چلتے ایک مجلس سے گزرے، جس میں عبداللہ بن اُبی بھی موجود تھا، عبداللہ بن اُبی نے آپ ﷺ کی بارگاہ رسالت میں گستاخانہ الفاظ (تم سے بدبو آ رہی ہے، پرے ہو) کہے، جس کے ساتھ ہی اس مجلس میں موجود مشرک اور یہودی آپ ﷺ کی باہم مذمت کرنے لگے، قریب تھا کہ مسلمان کفار پر جھپٹ پڑتے، اور آپ ﷺ کی گستاخی کا بدلہ لیتے۔ اس واقعہ کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: صحیح بخاری: 211/5۔

ابو رافع یہودی

ابو رافع (سلام بن ابی الحقیق) خیبر کا ایک بہت بڑا مالدار یہودی تاجر تھا۔ اس کی ریاستیں خیبر کے قریب ہی تھیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا سخت ترین دشمن تھا، اور طرح طرح سے آپ ﷺ کو اذیتیں پہنچاتا تھا۔ اور یہ کعب بن اشرف کا دست و بازو تھا۔ اسی نے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا اور جنگ احزاب میں اُن کے ساتھ مالی تعاون بھی کیا۔ چنانچہ جب اس نے نبی مکرم ﷺ کی ہجو کی، تو آپ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت نے اسے قتل کرنے کی ٹھان لی، اور اسے واصلِ جہنم کر دیا۔ تفصیلی واقعہ کے لیے ملاحظہ ہو: صحیح بخاری: 1482/4، فتح الباری لابن حجر: 343/7، البدایة والنھایة لابن کثیر: 137/4۔

ابو سفیان بن حارث

ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب بھی اُن لوگوں میں سے تھا، جن کے خون کو آپ ﷺ نے مکہ کے روز مباح قرار دیا تھا، کیونکہ اس نے آپ ﷺ کی ہجو کی تھی۔ پھر تائب ہو کر نبی

www.Only1or3.com
www.OnlyOneOrThree.com

مکرم ﷺ کی جانب رجوع کیا۔ واقدی نے کتاب المغازی (806/2) میں لکھا ہے کہ ابو سفیان رسول اللہ ﷺ کا رضاعی بھائی تھا کیونکہ حضرت حلیمہ سعدیہ k نے بھی چند روز اسے دودھ پلایا تھا، یہ رسول اللہ ﷺ کا ہم عمر تھا، اور آپ ﷺ سے بہت محبت رکھتا تھا۔ جب آپ ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو آپ ﷺ سے اس قدر عداوت رکھنے لگا کہ کسی نے ایسی عداوت نہ کی تھی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ] کی ہجو کی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی، اور یہ اسلام لے آئے۔ ان کے اسلام قبول کرنے کا تفصیلی واقعہ ملاحظہ ہو: الصارم المسلول لابن تیمیہ: 135۔

کعب بن زہیر

جب رسول کریم ﷺ طائف سے لوٹ کر مدینہ آئے تو بجیر بن زہیر بن ابی سلمی نے اپنے بھائی کعب بن زہیر کو بتایا کہ مکہ میں جو لوگ رسول کریم ﷺ کی توہین کیا کرتے تھے، آپ نے انہیں قتل کر دیا ہے، اور قریش کے جو شاعر باقی تھے وہ اِدھر اُدھر بھاگ گئے ہیں۔ کعب بن زہیر فتح مکہ کے بعد مدینہ میں واپسی پر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آئے، اور آپ ﷺ کو آپ کی مدح میں ایک قصیدہ سنایا جس پر آپ ﷺ نے خوش ہو کر ان کو اپنی چادر ہدیہ میں دے دی۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: اسد الغابۃ لابن کثیر: 240/4، الاستیعاب لابن عبدالبر: 1215/3)

ہندہ بنت عتبہ

یہ بھی انہی عورتوں میں شامل تھی جو رسول اللہ ﷺ کی بہت ہجو کیا کرتی تھیں، جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ وہی ہندہ ابو سفیان کی بیوی ہے، جس نے معرکہ احد میں سید الشہداء حضرت حمزہ [کا حلیہ مسخ کیا، اور ان کا دل باہر نکال کر چبایا۔ مگر اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کی اور

www.onlyoneorthree.com

اسلام قبول کرلیا، اور گھر جا کر تمام بتوں کو پاش پاش کر ڈالا ، اور بتوں کو مخاطب ہو کر کہا: اللہ کی قسم! تمہاری ہی وجہ سے ہم دھوکہ میں تھے۔ (سیرت ابن ہشام لابو محمد عبدالملک بن ہشام: 96/3، الاصابہ فی تمییز الصحابہ لاحمد بن علی العسقلانی: 425/4)

خسرو پرویز

رسول اللہ ﷺ نے شاہ روم ہرقل (قیصر) اور خسرو پرویز (کسریٰ) کو بھی دعوتِ اسلام پر مشتمل خطوط بھیجے تھے۔ مگر ان دونوں نے اسلام قبول نہ کیا۔ قیصر نے آپ ﷺ کے خط کو احترام کی نگاہ سے دیکھا، اسی وجہ سے اُس کی سلطنت قائم رہی۔ اس کے برعکس بادشاہ فارس کسریٰ نے رسول کریم ﷺ کے خط مبارک کو چاک کر دیا، اور رسول کریم ﷺ کا مذاق اڑایا۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس کی سلطنت کو تباہ و برباد کر دیا۔ جمادی الأولی 70ھ، منگل کی رات کو یہ اپنے بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: الصارم المسلول علی شاتم الرسول لابن تیمیہ: 161۔

ابو عفک

ابو عفک بنو عمرو بن عوف قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ یہ 120 برس کا نہایت کمزور اور بوڑھا آدمی تھا۔ آپ ﷺ کو گالیاں دینا اور ہجو کرنا اس کا من پسند مشغلہ تھا۔ حتی کہ اس نے رسول مکرم ﷺ اور صحابہ کی مذمت میں ایک توہین آمیز قصیدہ لکھا تو آپ ﷺ کے ایک صحابی[نے اِسے واصل جہنم کرنے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ ایک دِن یہ اپنے گھر کے صحن میں سویا ہوا تھا کہ حضرت سالم بن عمیر[نے اس کے جگر پر نوکِ تلوار رکھ کر اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ (الصارم المسلول علی شاتم الرسول لابن تیمیہ: 104)

www.only1or3.com

ابن سینہ یہودی

ابن سینہ ایک بہت بڑا یہودی تاجر تھا، یہ رسول اللہ ﷺ کی مذمت اور تنقیص کرنے کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتا۔ ابن سینہ کا مدینہ میں موجود دو صحابیوں حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ سے اس کا دادورسد کا معاملہ رہتا تھا۔ جب سیدنا محیصہ کو معلوم ہو، کہ ابن سینہ نبی مکرم ﷺ کی ہجو کرتا ہے، تو انہوں نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ محیصہ کے بڑے بھائی حویصہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، کہنے لگے کہ تو نے اس کو کیوں قتل کیا ہے؟ تو انہوں نے جواباً کہا کہ وہ رحمت دو عالم ﷺ کی تنقیص کیا کرتا تھا، اور اُسے قتل کرنے کا حکم نبی مکرم ﷺ نے ہی دیا تھا۔ اگر وہ مجھے حکم دیں تو میں تمہیں بھی قتل کردونگا۔ چنانچہ حویصہ نے اُسی وقت کہا: "کہ یہی دین حق ہے" اور رسول مکرم ﷺ کے پاس جاکر مشرف با اسلام ہوگئے۔
(الاستیعاب لابن عبدالبر:4/463)

انس بن زنیم الدیلی

جب انس بن زنیم الدیلی نے نبی مکرم ﷺ کی ہجو کی تو قبیلہ بنوخزاعہ کے ایک کم سن لڑکے نے اسے سُن لیا۔ چنانچہ اُس بچے نے اُس گستاخ رسول پر یلغار کی، جس سے اُس کا سر پھٹ گیا۔ جب انس بن زنیم اپنے قبیلہ والوں کے پاس پہنچا تو معاملہ بڑھا چڑھا کر بیان کیا، جس کی وجہ سے معاملہ کافی بگڑ گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم ہوا، تو آپ ﷺ نے اِس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔ لیکن بعد میں انس بن زنیم نے آپ ﷺ سے معافی مانگ لی۔ (کتاب المغازی للواقدی:2/791)

عصماء بنت مروان

عصماء بنت مروان یزید بن حصن الخطمی کی بیوی تھی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کو ایذا

www.only1or3.com

دیتی تھی، دین اسلام کے نقائص نکالتی، اور لوگوں کو آپ ﷺ کے خلاف بھڑکاتی۔ چنانچہ جب عمیر بن عدی الخطمی کو اس کی باتوں اور سازشوں کا علم ہوا، تو انہوں نے اُسے قتل کرنے کی ٹھان لی، اور نذر مانی کہ نبی کریم ﷺ اگر جنگ بدر سے صحیح سلامت لوٹتے ہیں، تو میں اس عورت کو قتل کرڈالونگا۔ چنانچہ آپ ﷺ کے واپس آنے پر حضرت عمیر نے اُس عورت کو رات کے وقت قتل کر دیا، اور صبح کو نبی مکرم ﷺ کے استفسار پر سارا واقعہ کہہ سنایا۔ جس پر آپ ﷺ نے عمیر بن عدی کی تعریف کی۔ (الطبقات الکبریٰ لمحمد بن سعد: 2/227-228، الصارم المسلول علی شاتم الرسول لابن تیمیہ: 94)

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

ابوعزہ عمرو جمحی

جنگ بدر کے بعض قیدیوں کو نبی مکرم ﷺ نے بغیر فدیہ کے چھوڑ دیا۔ انہی میں ابوعزہ شاعر بھی تھا، یہ اپنے اشعار سے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب] کو تکلیف دیا کرتا تھا۔ چنانچہ، جب اس نے نبی مکرم ﷺ کی منت سماجت کی، تو آپ ﷺ نے اِسے اس شرط پر آزاد کردیا کہ وہ آئندہ مسلمانوں کی دل آزاری نہیں کرے گا۔ جب اس نے عہد کیا تو آپ ﷺ نے ازراہِ کرم اسے آزاد کردیا۔ جب یہ مکہ پہنچا تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں نے اپنے اشعار کی بدولت نبی مکرم ﷺ پر جادو کر دیا ہے۔ اور حسبِ سابق اپنے اشعار سے آپ ﷺ کو قلبی اذیت پہنچانے لگا۔ جب جنگ احد ہوئی تو یہ اپنے اشعار سے کفار کو مسلمانوں کے قتل پر ابھارنے لگا۔ چنانچہ جنگ احد میں یہ گرفتار ہو کر نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا، تو آپ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ یہ پھر منت سماجت کرنے لگا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا، چنانچہ اس کی گردن تن سے جدا کردی گئی۔ (السیرۃ النبویہ لابن کثیر: 3/102)

ابن الزبعری

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ابن الزبعری کا گناہ یہ تھا کہ وہ رسول کریم ﷺ کے

ساتھ حد درجہ عداوت رکھتا تھا، اور زبان سے اس کا اظہار بھی کرتا تھا۔ یہ بہت بڑا شاعر تھا۔ اس لیے شعرائے اسلام کی ہجو کیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دیا تھا۔ ابن الزبعری فتح مکہ کے موقع پر نجران کی طرف بھاگ گیا تھا، اور پھر اسلام قبول کر کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے توبہ اور معذرت خواہی کے طور پر عمدہ اشعار کہے۔ (اسد الغابہ لابن کثیر: 250/5)

ایک عورت کا رسول اللہ ﷺ کو گالی دینا

حضرت علی [سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی مکرم ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ اُس نے آپ ﷺ کو گالی دی، تو آپ ﷺ کے ایک نابینا صحابی نے اُسے قتل کر ڈالا۔ (ابوداؤد لسلیمان بن اشعث: 252/2، السنن الکبری للبیھقی: 60/7، معرفة السنن للبیھقی: 11/15)

لونڈی کی گستاخی

حضرت عبداللہ بن عباس [فرماتے ہیں: ایک صحابی کی لونڈی رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی، وہ صحابی اُسے منع کرتے، مگر وہ باز نہ آتی۔ چنانچہ ایک رات اُس نے نبی مکرم ﷺ کو گالیاں دینی شروع ہی کیں تھیں کہ، صحابی اُٹھے، ایک بھالہ لیا، اور اُس کے شکم میں پیوست کر دیا، جس سے اُس کی موت واقع ہو گئی۔ صبح کو جب یہ خبر پھیلی تو نبی مکرم ﷺ نے تمام لوگوں کو فرمایا: ”تم میں سے وہ کون شخص ہے، جس نے یہ کام کیا ہے؟“ چنانچہ یہ نابینا شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھا، اور سارا ماجرہ عرض کیا، تو آپ ﷺ نے اُس کا خون رائیگاں قرار دیا۔ (ابوداؤد لسلیمان بن اشعث: 4361، سنن نسائی: 107/7، دار قطنی لابو الحسن علی بن عمر: 103، مستدرک للحاکم 354/4)

یہودیہ عورت

امام احمد روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص ایک یہودی عورت کا غلام تھا۔ وہ اُسے کھلاتی پلاتی، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ نبی رحمت ﷺ کو گالیاں بھی دیا کرتی تھی۔ ایک رات اُس نابینا شخص نے اُس عورت کا گلہ گھونٹ کر اُسے ہلاک کر دیا۔ (اس روایت کو امام الخلال نے احکام اہل الملل: 104 میں اور امام بیہقی نے سنن الکبری 60/7 میں اور امام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء 363/1 میں ذکر کیا ہے۔

فرتنی اور قریبہ

یہ دونوں ابن خطل ملعون کی لونڈیاں تھیں۔ شب و روز آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار گایا کرتی تھیں۔ مشرکین مکہ کسی مجلس میں اکھٹے ہوتے تو شراب و کباب کا دور چلتا، اور یہ دونوں آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار پڑھتیں اور گاتی بجاتیں تھیں۔ چنانچہ ان دونوں میں سے ایک کو قتل کر دیا گیا جبکہ دوسری روپوش ہو گئی۔ جب فتح مکہ کا موقعہ آیا تو اس لونڈی نے امان چاہی تو آپ ﷺ نے اسے امان دے دی۔ (زُرقانی لمحمد بن عبدالباقی: 315/2)

سارہ

سارہ بنوعبد المطلب کی لونڈی تھی۔ نبی مکرم ﷺ نے اس کا خون بھی مباح قرار دیا تھا۔ یہ مکہ کی بہت بڑی مغنیہ تھی، جو رسول مکرم ﷺ کی ہجو میں اشعار گایا کرتی تھی۔ ابن خطل اسے رسول اللہ ﷺ کی شان میں ہجو لکھ کر دیتا اور یہ گاتی تھی۔ بعد میں اس نے نبی مکرم ﷺ سے امان مانگی اور پکی مسلمان ہو گئیں، اور آپ حضرت ابوبکر کے زمانہ خلافت تک زندہ رہیں۔ (کتاب المغازی للواقدی: 860/2) بعض مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ وہی مغنیہ تھی جو حضرت حاطب بن ابی بلتعہ صحابی رسول [کا خط لے کر مکہ روانہ ہوئی تھی۔ تفصیل کے لیے

ملاحظہ ہو: جامع البیان للطبری: 313/23، تفسیر ابن کثیر لاسماعیل بن عمر بن اکثیر: 85/8۔

کفار کی گستاخی

جب نبی مکرم ﷺ نے اسلام کی علی الاعلان دعوت دی، اور بت پرستی کی کھلم کھلا مخالفت کی، تو یہ طرزِ عمل قریش کو ایک آنکھ نہ بھایا۔ چنانچہ کفار مکہ نے آپ ﷺ کے خلاف منصوبہ بنایا اور آپ ﷺ سے عداوت رکھنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس بات کا پختہ تہیہ کیا کہ نبی مکرم ﷺ کو اتنی تکلیف اور ایذا رسانی دی جائے کہ آپ ﷺ اسلام کی دعوت دینے سے باز آ جائیں۔

حضرت منیب غامدی[فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے: لوگوں لا الٰہ الا اللہ کہہ دو تو تم فلاح پا جاؤ گے۔ مگر بعض بدنصیب آپ ﷺ کو گالیاں دیتے تھے، اور آپ ﷺ پر تھوکتے اور بعض آپ ﷺ پر خاک ڈالتے۔ ایک دجال صفت آیا اور اُس نے آپ ﷺ پر غلاظت ڈال دی۔ چنانچہ ایک لڑکی پانی لے کر آئی، اور آپ ﷺ کے چہرہ انور اور دست مبارک کو دھویا۔ میں نے دریافت کیا یہ بچی کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ آپ ﷺ کی صاحبزادی (فاطمہ) ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی: 342/20) اس حدیث کو امام بخاریؒ نے مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ (صحیح بخاری: 14/4)۔

قبیلہ قریش کی جسارت

حضرت انس[کی صحیح روایت ہے کہ ایک دفعہ قریش نے آپ ﷺ کو اس قدر مارا کہ آپ ﷺ بیہوش ہو گئے۔ حضرت ابوبکر[حمایت کے لیے آئے تو آپ ﷺ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر[کو لپٹ گئے۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں: کہ حضرت ابوبکر[کو اس قدر مارا کہ سارا سر زخمی ہو گیا۔ حضرت ابوبکر[زخموں کی شدت کی وجہ سے سر کو ہاتھ نہ لگا سکتے تھے۔ (فتح الباری لاحمد بن علی العسقلانی: 129/7)

www.only1or3.com

گستاخ عیسائی کا عبرتناک انجام

حضرت انس[سے روایت ہے کہ ایک خواندہ عیسائی مسلمان ہوگیا۔اس کی تعلیم کی بدولت نبی مکرم ﷺ نے اسے وحی لکھنے پر مامور فرمایا،اس نے سورت بقرہ اور سورت آل عمران لکھی۔چنانچہ اس نے دوبارہ عیسائی مذہب اختیار کرلیا،اور لوگوں کو کہتا پھرتا کہ:''نبی مکرم ﷺ رسالت کے اہل نہیں ہیں،وہ تو وہی کچھ کہتے ہیں،جو میں انھیں بتلاتا ہوں،اس طرح کی بدزبانی اور رسالت مآب میں گستاخی کرتا رہتا۔اس کی موت کے بعد اس کی قبر نے اسے اپنے اندر سمانے سے انکار کردیا۔اس عبرتناک واقعہ کی تفصیل جاننے کے لیے ملاحظہ ہو:صحیح بخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام:1325/3،اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی الصارم المسلول علی شاتم الرسول:116۔

ایک جنگ میں گستاخ رسول پر صحابی رسول کا حملہ

نبی مکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا،جس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ[اور حضرت جابر[بھی موجود تھے۔جب مشرکین نے صف آرائی کی تو ان میں سے ایک آدمی سامنے آکر رسول کریم ﷺ کو گالیاں دینے لگا۔مسلمانوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ میں فلاں بن فلاں ہوں اور میری ماں فلاں عورت ہے،تم مجھے اور میری ماں کو گالیاں دے لو مگر رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے سے باز آجاؤ،صحابی نے یہی الفاظ تین مرتبہ دوہرائے، لیکن وہ آدمی گالیاں دیتا ہی گیا،تب ہی وہ صحابی مشرکین کے صفوں کو چیرتا ہوا،اُس مشرک تک جاپہنچا۔لیکن مشرکین نے اُس صحابی کو شہید کرڈالا۔اس پر نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمھیں اس آدمی پر حیرت نہیں ہوئی؟ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی مدد کی ہے۔

(السیرۃ النبویۃ:502/4)

منافق

ایک مرتبہ نبی مکرم ﷺ کے پاس مال غنیمت آیا، تو آپ ﷺ نے اپنے دائیں اور بائیں والوں کو کچھ مال دیا، لیکن جو لوگ آپ ﷺ کے پیچھے تھے آپ ﷺ نے انہیں کچھ نہ دیا۔ تو ان لوگوں میں سے ایک شخص چیخ اُٹھا، اے محمد (ﷺ) انصاف کیجئے۔ چنانچہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد کوئی ایسا شخص نہیں دیکھو گے، جو مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا ہو، یا مجھ سے زیادہ عادل ہو۔ اس واقعہ کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: صحیح بخاری: 501/3، صحیح مسلم: حدیث نمبر: 1064)

جنوں کی شرارت

ابن عباس [فرماتے ہیں کہ ایک جن نے جبل ابوقبیس پر چڑھ کر چند اشعار پڑھے جو کہ نبی مکرم ﷺ کی ذات اقدس کی مذمت پر مبنی تھے۔ چنانچہ ان اشعار کا مکہ میں بہت چرچا ہوا۔ تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہی شیطان ہے جس نے بتوں کی عظمت میں اشعار کہے ہیں۔ اس کا نام مسعر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے گا۔ ابھی تین دن ہی گزرے تھے کہ پہاڑ کے دامن میں ایک مسلمان جن یہ اشعار پڑھ رہا تھا:

ہم نے تین دنوں میں مسعر کو قتل کر دیا

اس نے حق کی تحقیر کی اور برائی کی طرح ڈالی تھی۔

(السیرۃ النبویۃ لابن کثیر: 370/1، البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر: 425/2)

یہود کا نبی مکرم ﷺ کو سلام کہنا

حضرت انس بن مالک [فرماتے ہیں: ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس ایک یہودی گزرا، اور اُس نے السّام علیکم (تجھے موت آئے) کہا، آپ ﷺ نے جواباً فرمایا وعلیکم

(تم پر آئے)۔اور صحابہ کو اس معاملہ سے آگاہ کیا کہ جب یہود تم سے سلام کہیں، تو تم وعلیکم کہو۔ (سنن نسائی لابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب :103/6، مصنف عبدالرزاق لابن ہمام: 11/6، صحیح ابن حبان لمحمد بن حبان :499/2، السنن الکبری لابوبکر احمد بن الحسین: 203/9)

گستاخی کے دو مختلف واقعات

1 مدینہ میں ایک شخص تھا، جس نے اپنے باپ کا قتل کر دیا۔ جب نبی مکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، تو کہنے لگا، اللہ کے رسول مَیں نے اپنے باپ کو مشرکوں جیسی حرکت کرتے ہوئے پایا، کہ اُس نے آپ ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات کہے۔ جب میں نے وہ کلمات سُنے تو میں تب تک چین سے نہیں بیٹھ سکا جب تک میں نے اُس کے پیٹ میں نیزہ نہیں مارا۔ (السیرۃ النبویۃ للاسحاق الفزاری:201/5)

2 ایک اور صحابی حاضر خدمت ہوا، اور عرض کیا: میں نے اپنے والد کو قتل کر دیا ہے۔ کیوں کہ وہ آپ ﷺ کو نازیبا کلمات سے بلاتا اور آپ ﷺ کی توہین کرتا اور لوگوں کو آپ ﷺ کے خلاف ابھارتا تھا۔ (السیرۃ النبویۃ للاسحاق الفزاری:202/5)

گستاخی رسول ﷺ کے چند اور مرتکبین

امام عبدالرزاق بن الہمام الیمانی کے مقام و مرتبہ سے اہل علم واقف ہیں، آپ امام بخاریؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے جلیل القدر استاذ اور تبع تابعی ہیں، آپ نے اپنی کتاب ''المصنف'' میں توہین رسالت پر ایک مستقل باب باندھا ہے، جس کی چند احادیث ملاحظہ ہوں:

1 ابن عباس[سے روایت ہے، ایک شخص نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کیا کرتا تھا، تو اس کا قلع قمع کرنے لیے آپ ﷺ نے حضرت زبیر کو بھیجا۔ (307/5)

2 ایک نصرانی رسالت مآب پر زبان درازی کیا کرتا تھا، چنانچہ اُسے بھی قتل کر دیا گیا۔(207/5)

3 ایک بدبخت عورت آپ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی، اُسے حضرت خالد بن ولید[نے جہنم رسید کیا۔(307/5)

4 حضرت سعید بن جبیر[سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی تکذیب و تنقیص کی، اور آپ ﷺ کو برا بھلا کہا، تو آپ ﷺ نے حضرت علی[سے فرمایا کہ جاؤ اُس کا کام تمام کر دو چنانچہ حضرت علی[نے اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ اس کا تیہ پانچا کر ڈالا۔(308/5)

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com
WWW.Only1Or3.com
WWW.OnlyOneOrThree.com

خلفائے راشدین کے زمانے میں توہین رسالت

11ھ تا 40ھ بمطابق 632ء تا 662ء

گلوکار لونڈیاں

خلیفہ اول حضرت ابوبکر[کے دور خلافت میں علاقہ یمامہ کی عدالت میں دو ایسی لونڈیوں کا کیس پیش کیا گیا، جن میں سے ایک تو نبی مکرم ﷺ کی مذمت میں اشعار گایا کرتی تھی، جبکہ دوسری مسلمانوں کی ہجو کرتی تھی۔ چنانچہ عدالت نے حکم صادر فرمایا کہ ان دونوں لونڈیوں کے سامنے والے دو دانت اور ان کا ایک ایک ہاتھ توڑ دیا جائے۔ جب یہ خبر حضرت ابوبکر[کو پہنچی تو آپ[نے فرمایا: ’’کہ اب تو تم نے انہیں سزا دے دی ہے، اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا تو میں اُسے قتل کرنے کا حکم دیتا جو نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کرتی تھی، کیونکہ انبیاء کرام کی توہین کرنے والے کی یہی سزا ہے‘‘۔ (الردۃ والفتوح:251/2)

ایک اور گستاخ رسول

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق[کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا، جس نے رسول کریم ﷺ کو گالیاں دی تھیں۔ حضرت عمر[نے اُسے قتل کر دیا، پھر فرمایا: ’’جو شخص اللہ یا اُس کے کسی نبی کو گالی دے گا، تو اُسے قتل کر دیا جائے گا‘‘۔ (مسائل حرب للکرمانی:89/2)

ابن نواحہ

بنو حنیفہ کی مسجد کے کچھ ایسے آدمی گرفتار کر کے لائے گئے، جو مسیلمہ کذاب پر ایمان رکھتے تھے، اور اُس کی مدح اور نبی مکرم ﷺ کی مذمت کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود[نے ابن نواحہ کے علاوہ سب کو چھوڑ دیا، اور اسے قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا، اور فرمایا کہ: ’’یہ لعنتی شخص نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کیا کرتا ہے۔ لہٰذا اس شخص کو قتل کر دیا جائے

گا، جو آپ ﷺ کی بارگاہ رسالت میں گستاخی کا مرتکب ہوگا''۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ ابن نواحہ ایک مرتبہ نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں بطور ایلچی آیا تھا، لیکن نبی مکرم ﷺ نے اسے صرف اس لیے کچھ نہ کہا تھا کہ یہ سفیر بن کر آیا ہے، اور اسلام ایلچیوں کو تحفظ دیتا ہے۔ لیکن آج یہ ایلچی بن کر نہیں آیا، بلکہ ہم نے اسے گرفتار کیا ہے، اور اس کا جرم دنیا جہاں کے تمام جرائم سے بڑا اور بدتر ہے۔ لہذا اس کا مرنا مقدر ہے۔ (ابوداود: 176/2)

عورت کا نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کرنا

امام احمد فرماتے ہیں: ایک عورت جو کہ مجھول الاسم ہے، وہ نبی مکرم ﷺ کو اپنے اشعار میں مخاطب کرتی، اور آپ ﷺ کی مذمت میں اشعار گاتی۔ چنانچہ اس کا علم حضرت خالد بن ولید [کو ہوا، تو انھوں نے نذر مانی کہ اسے میں جہنم رسید کر کے ہی رہوں گا۔ چنانچہ ایک دن یہ عورت بازار میں کچھ خرید وفروخت کے لیے آئی، تو حضرت خالد بن ولید [نے اسے وہی جہنم رسید کر دیا۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ: 563)

ایک گستاخ نصرانی کا واقعہ

ابن مبارک m فرماتے ہیں: ''غرفہ نے ایک نصرانی کو دیکھا جو نبی مکرم ﷺ کو گالی دے رہا تھا، تو غرفہ نے اُسے خوب مارا یہاں تک کہ اُس کی ناک توڑ دی۔ چنانچہ معاملہ عدالت میں پیش کیا گیا۔ قاضی نے کہا کہ ہمارا ان سے معاہدہ ہے، اس لیے تمہیں اس کا ہرجانہ ادا کرنا ہوگا۔ اس پر غرفہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے ان سے عہد اس لیے نہیں کیا کہ یہ لوگ ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دیتے پھریں۔ ہم نے تو اِن سے ان کی سر عام عبادت کرنے اور ان پر دشمن کے حملہ پر معاہدہ کیا ہے''۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ: 275)

www.OnlyOneOrThree.com

منافق کا معمول

سورت عبس کی ابتدائی آیات میں رسول اللہ ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک تنبیہ کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ایک منافق کا معمول تھا کہ وہ ہر نماز میں یہی سورت پڑھتا، اور جب اپنی قوم کی امامت کراتا تو بھی اسی سورت کی قرأت کرتا۔ گویا کہ وہ اپنے دل میں یہ کیفیت مراد لیتا کہ یہ وہی سورت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ڈانٹ پلائی ہے۔ یہ بات حضرت عمر فاروق [کو پہنچی، تو انہوں نے اس شخص کے اس معمول کو، جو کہ وہ قصداً کیا کرتا تھا۔ رسالت مآب ﷺ کی شان میں سخت گستاخی قرار دیتے ہوئے فوراً اس کا سر قلم کروا دیا۔ (روح البیان لمحمود الالوسی: 331/10)

گستاخ رسول

حضرت مجاہد m فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی مکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی، جسے حضرت عمر [کی عدالت کے کٹہرے میں لایا گیا، تو انہوں نے اس کی گردن اڑانے کا حکم دیا اور ساتھ ہی فرمایا: کہ جو بھی رسول کریم ﷺ یا کسی دوسرے نبی کو گالی دے گا، اُسے قتل کر دیا جائے گا۔ (البدایہ والنہایہ لابن کثیر: 492/3)

گستاخی کا نیا انداز اور اس کا تدارک

حضرت سعد بن معاذ [فرماتے ہیں کہ یہود نے رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے کے لیے نئے نئے حربے استعمال کیئے۔ اُن حربوں میں سے اِن کا یہ ایک حربہ یہ بھی تھا کہ وہ نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کے لیے ذو معنی الفاظ استعمال کرتے تھے۔ آپ [نے انہیں متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم ایسے الفاظ کہو گے جو نبی مکرم ﷺ کی گستاخی پر مبنی ہونگے تو میں تمہارا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ (البدایہ والنہایہ لابن کثیر: 60/4)

www.OnlyOneOrThree.com

بنو عباس کے دورِ حکومت میں توہینِ رسالت

132ھ تا 923ء المطابق 752ء تا 1517ء

خلفائے راشدین اور بنو امیہ کا دور ختم ہوتے ہی بہت سارے فتنوں نے جنم لیا۔ اور ان فتنوں میں سب سے زیادہ اہم اور افسوس ناک پہلو یہ تھا کہ لوگوں نے آپ ﷺ کی گستاخی میں اپنا رویہ مزید سخت کر لیا، اور نت نئے طریقوں سے آپ ﷺ کی رسالت میں گستاخی کرنے لگے۔ چنانچہ اس دور کے مسلم سلاطین نے ہر ممکن کوشش کی کہ ایسے لوگوں کو انجام بد تک پہنچایا جائے، اسی تناظر میں بہت سے لوگوں کو جہنم رسید بھی کیا گیا۔ درج ذیل کچھ دامن خروش واقعات ذکر کیئے جا رہے ہیں۔

"ایذ دو" نامی گستاخ رسول

خلیفہ ہارون رشید کے دور میں ایک عیسائی پادری ایذ دو نبی مکرم ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات بکتا تھا، چنانچہ خلیفہ وقت نے امام مالک سے اس اس مسئلہ کے بارے میں استفسار کیا؟ تو امام مالک نے فرمایا: جو رسول اللہ ﷺ کو گالی دے، اُسے قتل کیا جائے اور جو آپ ﷺ کے صحابہ کو گالی دے، اُسے کوڑے مارے جائیں۔ (الشفاء للقاضی عیاض: 454/3)

اندلس میں گستاخی

یورپ میں جب مسلمانوں کی حکومت اندلس (سپین) میں قائم ہوئی تو وہاں کے عام شہریوں کو کلیسا اور پادریوں کے خود ساختہ نام نہاد مذہبی قوانین کی سخت گری سے نجات ملی، اور اس کے بجائے اسلام کے عادلانہ اور فلاحی نظام کی بدولت انہیں خوشحالی، تعلیم وتمدن اور امن وسلامتی نصیب ہوئی، لیکن اہل کلیسا کے ہاتھوں سے چونکہ اقتدار جاتا رہا، اس لیے ان

کے دلوں میں اسلام اور مسلم حکمرانوں کے خلاف آتشِ انتقام بھڑک اٹھی۔ جس نے انہیں پاگل کردیا۔ اگروہ مسلمانوں کی حکومت یا اُن کے نظامِ حکومت پر تنقید کرتے یا اُن کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے تو حکومت اسے نظر انداز کردیتی۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کا ناپاک منصوبہ بنایا، اور یہ منصوبہ ایک منظم سازش کے تحت ایک نہایت متعصب پادری وراہب یولوجیس اور اس کے حواریوں نے شروع کیا۔ (ابن بشکوال لابن بشکوال الاندلسی: 390، المعارف لابن تیمیہ: 582، The Mosess in Spain By Lakase:463) اس تحریک کے بڑے کارکنان کا انجام آئندہ آئیگا۔

تحریک شاتمت رسول

یہ تحریک امیر عبدالرحمٰن (234ھ/850ء) کے عہد حکومت کے آخری ایام میں شروع ہوئی۔ اور اس کے فرزند امیر محمد بن عبدالرحمٰن کے عہد میں اپنے انجام کو پہنچی۔ (The Spainish Islam By Britary: 574) اس دوران بہت سے شاتمانِ رسول ﷺ کو واصل جہنم کیا گیا۔ لائن پول (Laine Poole) کے بقول 851ء کے موسم گرما کے دو مہینے سے کم عرصہ میں گیارہ گستاخین کو موت کی نیند سلایا گیا۔ (The Mosess in Spain By Lakase: 464)

یولوجیس کے ناپاک عزائم

یہ شخص ایک ایسی تحریک کا بانی تھا، جو آپ ﷺ کی گستاخی کرتی تھی۔ اس کا تعلق قرطبی خاندان سے تھا۔ جو عیسائی مذہب سے شغف رکھتا تھا۔ یولوجیس اسلام سے عداوت رکھنے میں مشہور تھا، اس کا دادا اذان کے وقت اسلام دشمنی کے اظہار کے لیے مختلف گستاخانہ کلمات بکتا۔ (Gayanyes By Mahmood Ahmad: 50/1) اس نے ایک حسین راہبہ کو بھی اپنے ساتھ شامل کیا اور اُسے اپنی محبت کا اسیر کرنے کے بعد مزید لوگوں کو

www.OnlyOneOrThree.com

شامل کر کے یہ تحریک شروع کی، یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے خلاف نازیبا باتیں گھڑتا، اور عیسائیوں کو نبی مکرم ﷺ کی توہین وتضحیک پر اُکساتا تھا۔ اِسے امیر عبدالرحمٰن الاوسط کے زمانہ میں اس کے ساتھیوں سمیت جیل میں ڈالا گیا، عبدالرحمٰن کی وفات سے ایک سال قبل اسے رہا کیا گیا، لیکن یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا، اور یہ محمد بن عبدالرحمٰن کے ہاتھوں کیفر کردار کو پہنچا۔ اس کے قتل کے بعد اس کی چلائی ہوئی تحریک خود بخود ختم ہوگئی۔ (The Spainsh People By Bell: 1/205) ایک قول کے مطابق اس کا سر 859ء میں قلم کیا گیا۔ (Falcan of Spain By Orieetalia: 2/55)۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

قرطبہ کی راہبہ

یہ قرطبہ کی ایک خوبصورت راہبہ تھی۔ جس نے شاتمِ رسول میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کا باپ مسلمان اور ماں عیسائی تھی۔ باپ گزرنے کے بعد ماں نے انتہائی متعصبانہ انداز سے اس کی مذہبی تربیت کی۔ یہ جوان ہوکر اپنے بھائی کے گھر سے بھاگ نکلی، اور عیسائیوں کے گرجا میں مقیم ہوگئی۔ اس کے مسلمان بھائی نے اسے واپس لینے کے لیے عدالت کا سہارا لیا۔ لیکن وہاں بھی اس نے علی الاعلان عیسائی ہونے کا دعوی کیا۔ (Maicalle By Joseph: 401)۔ اس کے بعد اس کی ملاقات یولوجیس سے ہوئی، جس نے اس کے تعصب کو مزید پروان چڑھایا۔ ایک دن اس نے ایک منصوبہ کے تحت ایک اور گستاخ رسول ﷺ راہبہ میری (Mairy) کو ساتھ لیا، اور قاضی کی عدالت میں پہنچ کر آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں انتہائی گستاخانہ کلمات کہے۔ قاضی نے اسے باز رہنے کی تلقین کی، مگر یہ باز نہ آئے۔ اس بنا پر انہیں گرفتار کر کے جیل بھجوا دیا گیا، اور پھر مقدمہ چلانے کے بعد جرم ثابت ہونے پر اِسے 24 نومبر 851ء کو قتل کر دیا گیا۔ (Marphy By Machieo: 279)

رومی گستاخ رسول

جب مسلمانوں نے شامی ساحل کے بہت سے قلعوں اور شہروں پر حملہ کر کے رومیوں کا محاصرہ کرلیا، تو اس وقت کے مسلمانوں کا بیان ہے کہ ہم کسی قلعہ یا شہر کا ایک مہینہ یا اس سے زیادہ عرصہ تک محاصرہ جاری رکھتے، مگر قلعہ فتح نہ ہوتا، اور ہم مایوس ہو جاتے۔ اچانک قلعہ والے رسول کریم ﷺ کو گالیاں دینا اور آپ ﷺ کی توہین کرنے کا آغاز کر دیتے تو قلعے کا فتح کرنا ہمارے لیے آسان ہو جاتا، اور ہم ایک دو دِن میں اسے فتح کر لیتے۔ پھر اس علاقے کو لشکر کشی کر کے فتح کر لیتے، اور وہاں گھمسان کی جنگ ہوتی۔ ہماری حالت یہ تھی کہ جب ہم سنتے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی توہین کا آغاز کر دیا ہے تو ہم آپس میں ایک دوسرے کو فتح کی بشارت دیتے۔ کیونکہ اُن کا رسول کریم ﷺ کو گالیاں دینے کی وجہ سے ہمارے دل غصہ سے بھر جاتے تھے۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ: 172)

عیسائی نوجوان (اسحاق)

اسحاق راہب یہ نوجوان عیسائی امیر عبدالرحمٰن الاوسط کے دربار میں کاتب تھا، لیکن 24 برس کی عمر میں دنیا سے کنارہ کش ہو کر جدانوس کی مسیحی خانقاہ میں گوشہ نشین ہو گیا۔ جہاں یہ متعصب پادریوں کے خیالات سے متاثر ہو گیا، اور اس کے دل میں بھی جوش پیدا ہوا کہ وہ اپنی جان دے کر بزرگی حاصل کرے۔ چنانچہ ایک دن یہ اپنی خانقاہ سے نکل کر قرطبہ کے قاضی کے پاس پہنچا اور کہا کہ میں آپ کا دین قبول کرنا چاہتا ہوں۔ قاضی نے خوش ہو کر اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرنا شروع کیا تو اس نے نبی کریم ﷺ پر سب وشتم کرنا شروع کر دیا۔ قاضی نے اسے جیل بھجوا دیا۔ امیر عبدالرحمٰن نے اس گستاخ رسول ﷺ کی بابت حکم جاری کیا کہ اسے سزائے موت دی جائے۔ چنانچہ جون 851ء میں اس حکم کی تعمیل ہوئی۔ (Code:By Foster 670,Wkis

(Law By Bernhased: 322

سانکو

اس کا نام سانچو(Sell: By Johw 685 ,)اور سینکو(Watls
By Bernhasd: 375,Falcon of Spain By
Orieutalia: 272) بھی لکھا گیا ہے۔ یہ امیر عبدالرحمٰن کی محافظ فوج کا ایک سپاہی
تھا، جو کہ یولوجیس کے گروہ میں شامل ہو گیا تھا۔ اسحاق کے قتل کے دو دِن بعد اس نے
حضرت محمد ﷺ کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ لہذا اسے بھی سزائے موت دے دی گئی۔(
Boushe By Shomas: 402,Mealin By Adaw:
(288

جرمیاس اور اس کے دیگر راہب ساتھی

جرمیاس، اسحاق راہب کا چچا تھا۔ اس کا ایک ساتھی راہب جانتوس جو کہ اپنے
حجرے میں گوشہ نشینی کی زندگی گزارتا تھا۔ یہ بھی یولوجیس کے گروہ کا رکن تھا۔ سانچو کے قتل
کے بعد اتوار، 7 جون 851ء کو یہ بھی قاضی کی عدالت میں آیا، اور حضور اکرم ﷺ کی
شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا۔ (Power By George: 480)۔ ایک
روایت کے مطابق یہ کل چھ راہب تھے۔ جنہوں نے نبی مکرم ﷺ کی گستاخی اسی انداز میں
کی۔(The Mosess By Lakase: 503,Power By
George: 481) لین پول نے ان کے نام لیئے بغیر ان کا ذکر کیا ہے۔(The
Mosess in Spain By Lakase: 464)۔ یہ چھ کے چھ اسی جرم
کی پاداش میں قتل کر دیئے گئے۔

سیسی نند

سینٹ ایکس کلوس کے گرجا کا پادری سیسی نند بھی نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا مرتکب ہوا، اور اسے بھی سزائے موت دی گئی۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: The Moorish Empire By Dudgett: 285۔

پولوس

یہ سیسی نند کا ساتھی تھا، اور سیسی نے اسے بھی رسالت اقدس ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کی نصیحت کی تھی۔ جب یہ اس عملِ قبیح کا مرتکب ہوا، تو اسے بھی موت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: The Conquest of Garnada By Mawkly: 302۔

منافق کی گستاخانہ حرکت

قاضی عیاضؒ نے فتوی دیا کہ نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کرنے والے کو قتل کر دیا جائے۔ یہ فتوی قاضی عیاض نے تب صادر فرمایا جب ایک مجلس میں نبی مکرم ﷺ کی صفات بیان ہو رہی تھیں، اور آپ ﷺ کی مدح میں اشعار کہے جا رہے تھے۔ اچانک ایک بدصورت آدمی وہاں سے گزرا۔ اُسی مجلس میں موجود ایک منافق نے کہا کہ کیا تم لوگ نہیں جاننا چاہو گے کہ نبی مکرم (ﷺ) کا حلیہ کیسا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، کیوں نہیں۔ اُس منافق نے گزرنے والے بدشکل آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: کہ محمد (ﷺ) کا حلیہ ایسا تھا۔ اس کی اسی گستاخی پر اس کو قتل کر دیا گیا۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ: 748)

ایک اور گستاخی

اسی طرح کا ایک اور واقعہ بھی ملتا ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ نبی مکرم ﷺ کی صورت

www.Only1Or3.com

ایسی ویسی تھی۔ یعنی آپ ﷺ کی تحقیر کرنے لگا۔ لوگوں نے اُسے منع کیا مگر وہ ٹس سے مَس نہ ہوا، اور کہنے لگا کہ میں چاہتا ہوں کہ محمد (ﷺ) کو بچھو ڈس لے۔ (نعوذ باللہ من ذلک) چنانچہ تمام لوگ اُس پر ٹوٹ پڑے، اور اُسے کیفرِ کردار تک پہنچا دیا، کیونکہ ایسے الفاظ رسوائی اور گستاخی کا باعث بنتے ہیں۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ: 748)

شفقہ

یہ بہت بڑا مناظر تھا۔ یہ مسلمانوں سے مناظرے کرتا، اور دین اسلام کی توہین کرنے کے ساتھ ساتھ محمد رسول ﷺ کی گستاخی بھی کیا کرتا۔ جب مناظرہ کرتا تو آپ ﷺ کو یتیم، ختنِ حیدرہ کے ناموں سے موسوم کرتا اور آپ ﷺ کی مذمت میں زبان درازی بھی کرتا۔ جب قاضی عبداللہ بن احمدؒ کو معلوم ہوا تو انہوں نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اُسی وقت اِسے قتل کر دیا گیا۔ (تفسیر ابن جریر للطبری: 125/5)

ایک یہودی گستاخ رسول

ابوعبداللہ احمد بن حنبل m فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے پاس ایک ایسے یہودی کا معاملہ پیش کیا گیا، جو ایک ایسے مسلمان کے پاس سے گزرا جو اذان دے رہا تھا۔ جب موذن اشھد ان محمدا پر پہنچا تو اُس یہودی نے کہا تم جھوٹ بول رہے ہو۔ وہ اللہ کا رسول نہیں ہو سکتا۔ اس نے اور بھی زبان درازی کی۔ چنانچہ اس یہودی کو نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کرنے کی وجہ سے سزائے موت سنائی گئی۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ: 757)

ایک اور گستاخی

ابومصعبؒ ایک ایسے عیسائی کے بارے میں فرماتے ہیں، جو آپ ﷺ کی توہین کرتا اور آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ اُس نے آپ ﷺ کی رسالت

میں نازیبا کلمات کہے، توابو مصعب نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اِسے قتل کر دیا جائے، کیونکہ اس نے ایسی شخصیت کی بے ادبی کی تھی، جو دنیا کے تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ: 757-793)

Www.only1or3.com
Www.onlyoneorthree.com

مرین پادری

ایوب بن یحیٰ جو عبدالملک کے دورِ حکومت میں حاکمِ عدن مقرر ہوئے تھے، اُن کے سامنے ایک ایسا نامراد اور مردود پادری کو لایا گیا، جو نبی مکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا۔ چنانچہ جب اس کا یہ جرم ثابت ہو گیا، تو ایوب بن یحیٰ نے اس کے جرم کی پاداش میں اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس آدمی کی مزید گستاخیاں جاننے کے لیے ملاحظہ ہو: المحلی لعلی بن احمد الظاہری: 286/3۔

تھیورومیر

یہ قرمونہ شہر کا راہب تھا، اس کو بھی توہین رسالت کے جرم میں قتل کر دیا گیا۔
مزید تفصیل کے لیے رجوع کیجئے: Conquest of Garnada By Mawkly: 260۔

آئیزک

اس نے بھی قاضی کی عدالت میں جا کر اسلام قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ جب قاضی نے دینی عقائد بیان کیے تو اس نے نبی مکرم ﷺ پر سب و شتم شروع کر دیا۔ لہذا اس پر مقدمہ چلایا گیا، اور اسے اس عمل کی سزا میں قتل کر دیا گیا۔ (Spanish Islam By Britary: 401 , Gay Anyoos By Mahmood Ahmad: 1/510)۔ اکثر مصنفین نے اس کا نام مذکورہ بالا چھ راہبوں سے علیحدہ رکھا ہے، لیکن

Prof Rein Lart Dwzy نے اسے مذکورہ بالا چھ راہبوں میں شمار کیا ہے۔

(Spanish Islame By Britary: 401)۔

میری

یہ آئیزک کی بہن تھی، اور قرطبہ کی ایک مسیحی خانقاہ کی راہبہ تھی۔ اس کی ملاقات فلورا سے ہوئی۔ جس نے اُسے اِس گناہ کی طرف مائل کیا۔ اس نے بھی قاضی کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی، اور اسے بھی فلورا کے ساتھ 24 نومبر 851ء کو قتل کر دیا گیا۔ (Watls By Cliffe: 280)

نوٹ:

اول تو مسلم مؤرخین نے ان واقعات کا ذکر کرنا ہی مناسب نہیں سمجھا، اس لیے ان گستاخین کے متعلق کچھ خاص اہتمام سے بھی نہیں لکھا، اگر کچھ لکھا بھی ہے تو انتہائی مختصر۔ تاہم مسیحی مؤرخین نے خوب بڑھا چڑھا کر اپنی ہر کتاب میں ان کے واقعات اور کردار کو سراہا ہے۔ اس لیے مسیحی مؤرخین کی مستند کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تاکہ توہینِ رسالت کے واقعات میں تسلسل برقرار رہے۔

www.Only1Or3.com

سلطنت عثمانیہ میں توہین رسالت

923ھ تا 1344ھ بمطابق 1517ء تا 1926ء

رینالڈ

یہ کرک کا امیر تھا، اور صلیبی جنگوں میں مسلمانوں کا سخت دشمن ثابت ہوا۔ اس نے پہلے تو مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کے روضہ اقدس اور مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کو مسمار کرنے کا ارادہ ظاہر کیا، اور اس غرض سے اس نے سمندر کے راستے سے لشکر کشی بھی شروع کر دی، مگر مجاہدین نے کرک پر حملہ کر دیا، اور حجاز مقدس کی حفاظت کے لیے بھی مجاہدین کی فوج بھجوائی، جس سے یہ باز آ گیا۔ (Hitli By Bouqies: 647)۔ اس کے بعد بھی یہ اپنی گستاخانہ حرکتوں سے باز نہ آیا، اور اکثر نبی کریم ﷺ میں توہین کرتا۔ چنانچہ اس نے ایک مرتبہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا قافلہ لوٹا، اور اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا اور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں سخت گستاخی کی۔ جب وقت کے سلطان کو معلوم ہوا تو اُس نے قسم کھائی کہ میں اُسے اپنے ہاتھوں سے قتل کرونگا۔ چنانچہ چند سال بعد رینالڈ پر فوج کشی کی، اور اُسے اپنے ہاتھوں سے قتل کر ڈالا۔ (الفتح القسی: 270)

نصرانیوں کی سازش

مدینہ کے باہر دو نصرانیوں نے عبادت گزار درویشوں کا روپ دھار کر ایک سازش میں مگن تھے۔ اُن کی سازش یہ تھی کہ مدینہ کے باہر سے لے کر حضور ﷺ کے روضہ مبارک تک ایک زیرِ زمین سرنگ کھودی جائے، تا کہ آپ ﷺ کی قبر مبارک سے آپ ﷺ کا جسم اطہر نکال لیا جائے۔ جس سے مسلمانوں کو ذلیل وخوار کیا جائے۔ نبی کریم نے کئی بار خواب میں دو نیلی آنکھوں والے آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے سلطان کو اشارتاً کہا کہ ان

www.only1or3.com

سے میری حفاظت کرو۔ چنانچہ سلطان نے مدینہ آکر تمام اہل مدینہ کی دعوت کی، اور بالآخر اُن افراد کو پہچان لیا جو اس گستاخی کے مرتکب ٹھہرتے تھے۔ جب سلطان نے ان کی جھونپڑی کی تلاشی لی، تو ان کی چٹائی کے نیچے سرنگ نکلی، جو کہ روضہ انور ﷺ تک پہنچ چکی تھی۔ سلطان نے ان دونوں کو صبح کے وقت خاکستر کر دیا۔ (وفا الوفاء للسمھودی: 19/7، جذب القلوب لعبدالحق حقی: 127/29)

مغلیہ خاندان کا دورِ حکومت

برصغیر-جو کہ اب انڈیا، پاکستان، بنگلا دیش، افغانستان اور دیگر ممالک ہیں-میں مغلیہ خاندان نے تقریباً ایک ہزار سال تک حکومت کی۔ اس لیے یہ امر ناگزیر ہے کہ مغلیہ دور میں اُن گستاخوں کا مفصل ذکر کیا جائے، جنہوں نے نبی مکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر کیچڑ اچھال کر خود کو جہنمی ثابت کیا۔

سرکش مالدار برہمن

مغلیہ دور میں اکبر بادشاہ کا زمانہ لادین عناصر کے غلبہ کا زمانہ سمجھا جاتا ہے، اور اس دور کے جاہل اور ناخواندہ بادشاہ کو خوشامدی درباریوں نے اسلام سے بیگانہ کر رکھا تھا۔ اسی وجہ سے بادشاہ اکبر مکمل طور پر ہندو مہارانیوں کے زیرِ اثر تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس زمانہ میں بھی ایسے شخص کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ جو آپ ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کرتا۔

متھرا کے علاقے میں مسلمانوں نے ایک مسجد کی تعمیر کی خاطر کچھ سامان اکٹھا کیا۔ چنانچہ ایک سرکش مالدار برہمن نے مسلمانوں کا جمع شدہ عمارتی سامان اپنے قبضہ میں لے کر مندر کی تعمیر شروع کر دی۔ لوگ شکایت لے کر قاضی عبدالرحیمؒ کے پاس گئے، اور قاضی صاحب نے برہمن کے خلاف تادیبی کارروائی کا ارادہ کیا، تو برہمن نے عام مسلمانوں اور دیگر لوگوں کی موجودگی میں حضور اکرم ﷺ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا، اور مسلمانوں کی بھی

www.OnlyOneOrThree.com

سخت توہین کی۔ اس امر کے بعد سلطان کی اجازت سے اُس برہمن کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ (منتخب التواریخ از تقی الدین ابو اسحاق: 362)

حقیقت رائے

یہ سیالکوٹ کے کھتری خاندان کا پندرہ سالہ لڑکا تھا۔ جس کی شادی بٹالہ کشن سنگھ بھٹہ نامی سکھ کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ حقیقت رائے کو مسلمان بچوں کے ساتھ ہی سکول میں پڑھنے بھیجا گیا۔ ایک دن سکول میں مسلمان استاد نے بُت پرستی کو برا بھلا کہا۔ جس پر حقیقت رائے نے احتجاج کیا، اور انتقاماً رسول اللہ ﷺ اور حضرت فاطمہ کی شان میں نازیبا کلمات کہے، اس جرم میں حقیقت رائے کو گرفتار کر کے لاہور عدالتی کارروائی کے لیے بھیجا گیا۔ کچھ ہندو افسر گورنر لاہور (زکریا خان) کے پاس سفارش لے کر پہنچے۔ لیکن زکریا خان نے کوئی سفارش نہ مانی، اور عدالت کی عائد کردہ سزائے موت کے حکم پر نظر ثانی کرنے سے انکار کر دیا۔ حقیقت رائے کو پہلے ایک ستون کے ساتھ باندھ کر کوڑے لگائے گئے، اور پھر 1734ء میں اس کی گردن اڑا دی گئی۔ (Nijjar By Pujar: 278)

ہندو مؤرخ Dr. B.S (Nijjar) نے اپنی کتاب کے صفحہ نمبر: 279 پر یہ انکشاف بھی کیا ہے، کہ پنجاب میں بسنت کا تہوار ہندؤں نے اسی حقیقت رائے کی یاد میں شروع کیا تھا۔ جو کہ بدقسمتی کے ساتھ آج بھی پورے زور و شور سے پاکستان میں یہ موقعہ بطور تہوار منایا جاتا ہے۔

ارجن

گرو ارجن 1563ء کو راجستان کے علاقہ میں پیدا ہوا، اور اس کی موت 1606ء میں ہوئی۔ یہ سکھوں کا پانچواں مشہور گرو ہے۔ اس نے ابتدائی زندگی میں خدا کی

www.OnlyOneOrThree.com

تلاش کے لیے جنگل کا رخ کیا، اور عرصہ دس سال کے بعد اس نے دعوی کیا کہ میں خدا ہوں ۔لوگوں نے اس کی تردید کی، جس کی وجہ سے اس کو بہت صدمہ ہوا، کیونکہ مسلمانوں نے اس کی بہت تکذیب کی اور اِسے بہت سے مناظروں میں مات دی۔ ایک مناظرہ میں اس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی جس کی وجہ سے اِسے مغل بادشاہ جہانگیر نے قتل کروا ڈالا۔ (ستیارتھ گرنتھ 500,499)

تیغ بہادر

تیغ بہادر 1622ء کو پیدا ہوا، اور 1675ء میں مرا۔ یہ سکھوں کا نواں گرو تھا۔ اس نے بھی کئی مرتبہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی۔ اسے باز رہنے کا کہا تو اس نے مزید گستاخیاں کرنی شروع کردیں۔ چنانچہ اورنگ زیب نے اسے دلی بلایا اور اس جرم کی پاداش میں چاندی چوک میں سرعام پھانسی دی۔ (سکھ مسلم تاریخ، ادارہ ثقافت اسلامیہ: 8-12)

گوبند

گوبند سکھوں کا دسواں گروہ ہے۔ یہ بہت زیادہ تعصب اور کینہ رکھنے والا شخص تھا۔ اس کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کہیں تقریر کرتا وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نازیبا کلمات سے مخاطب کرتا۔ اس کے ساتھ اس کے دو نوجوان بیٹے بھی تھے، جو اپنے باپ سے بھی دو ہاتھ آگے تھے۔ اس کے بیٹوں نے بہت سے ایسے پمفلٹ بانٹے جو توہین رسالت پر مبنی تھے۔ چنانچہ اس کے دونوں بیٹوں کو قتل کردیا گیا، اور گوبند روپوش ہوگیا۔ (سکھ مسلم تاریخ، ادارہ ثقافت اسلامیہ: 14-16)

میکالف

میکالف ایک سیاسی رہنما تھا، اور مذہبی طور پر زیادہ تر ہندوؤں کی طرف مائل تھا۔

www.Only1Or3.com

جب کسی سیاسی اسٹیج پر جاتا تو دوسری پارٹی کی خوب آؤ بھگت کرتا۔ چنانچہ ایک مرتبہ سکھوں کے پلیٹ فارم پر کھڑا تقریر کر رہا تھا۔ وہ بخوبی جانتا تھا کہ سکھوں اور مسلمانوں کی آپس میں نہیں بن پاتی۔ کہنے لگا مسلمانوں نے تمہارے کئی گرو کو بغیر وجہ ہی مار دیا، اور ایسا انداز اپنایا، جس سے سکھوں کے جذبات برانگیختہ ہو گئے۔ چنانچہ اس کے بعد پورا مجمع نبی مکرم ﷺ کو گالیاں دینے لگا۔ کچھ عرصہ بعد میکالف کو اس کے گھر میں ہی ابدی نیند سلا دیا گیا۔ (دھم پد از بدھ مہاراج:35)

www.OnlyOneOrThree.com

برصغیر میں انگریزوں کے دورِ حکومت میں توہین رسالت

1857ء تا 1947ء

برصغیر میں مغلیہ حکومت تقریباً ایک ہزار سال تک جمی رہی، پھر 1601ء میں برطانوی انگریز تجارت کی غرض سے برصغیر میں آنا شروع ہو گئے۔ اور ساتھ ساتھ اپنی عسکری سرگرمیاں بھی شروع کر لیں۔ چنانچہ 1701ء میں کئی چھوٹے علاقوں پر قابض ہوئے۔ 1740ء میں چار بڑے صوبے ہتھیا لیئے۔ 1824ء میں پنجاب میں قبضہ جمایا اور 1857ء میں برطانوی انگریز برصغیر پر مکمل قابض ہو گئے۔

چنانچہ جب انگریز برصغیر پر چھا گئے تو مسلمانوں کو بہت سی طاقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ جیسے انگریز، ہندومت، سکھ مت، یہودی، عیسائی اور منافقین وغیرہ۔ یہ تمام قوتیں یکجا ہو کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں۔ لیکن مسلمان ان کو برداشت کرتے رہے۔ جب ان قوتوں نے دیکھا کہ ہماری ایسے دال نہیں گلے گی، تو انہوں نے سوچا کہ مسلمانوں کے رہبر اور رہنما کو ہدفِ تنقید بنایا جائے۔ چنانچہ برصغیر میں ایسے لوگوں کا سیلاب امڈ آیا جو زبان کے ساتھ ساتھ، قلم کے ساتھ بھی آپ ﷺ کی ذات اقدس پر کیچڑ اچھالتے۔ مسلمانوں سے جتنا بن پایا، اتنا ہی انہوں نے ایسے گستاخوں کو جہنم رسید کیا۔ ذیل میں چند واقعات حاضر خدمت ہیں۔

سوامی دیانند

1882ء میں جب آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرسوتی نے اپنی مشہور کتاب ''ستیارتھ پرکاش،، لکھی تو دیگر جتنے مذاہب تھے اُن پر اس نے سخت تنقید اور اعتراض کیا۔ اس کتاب کے گیارہویں باب میں جہاں بابا گرونانک اور سکھ مت پر تنقید کی ہے وہی نبی مکرم ﷺ پر بھی اپنے کینہ و بغض کا سخت اظہار کیا۔ آپ ﷺ کی متعلق لکھتا ہے کہ آپ ﷺ کا مدعا

www.OnlyOneOrThree.com

تو اچھا تھا، لیکن اس میں علمیت نامی کوئی چیز نہ تھی۔(ستیارتھ پرکاش از دیانند سرسوتی: 600-595) اس کتاب پر مسلمان مشتعل ہو گئے، اور جوابی طور پر اسے سخت تنقید کا نشانہ بنایا، نیز اسے قتل کی دھمکیاں دیں۔دیانند سرسوتی کو آخر عمر میں زہر دے کر ہلاک کیا گیا۔

تحریک شدھی

برصغیر پاک وہند میں خلافت اور عدم تعاون کی تحریکوں سے ہندو مسلم اتحاد کی جو فضا قائم ہوئی تھی۔سوامی شردہانند کی برپا کردہ ''تحریک شدھی'' نے اسے غارت کر دیا، اتحاد اور امن کی جگہ ملک بھر میں فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو گئے۔آریہ سماج اور ہندو مہا سبھا کی زیر نگرانی ہندو نوجوانوں کی ایک نیم فوجی تنظیم قائم کی۔جس کا نام ''مہابیرول'' رکھا گیا۔جو بعد میں ''راشٹریہ سیلوک سنگھ'' کی صورت اختیار کر گئی۔اس جماعت کا یہ کام تھا، کہ وہ فساد کے دنوں میں نہ صرف ہندو آبادی کی حفاظت کریں گے، بلکہ مسلمانوں کے محلوں پر منظم حملے بھی کریں گے۔اسی طرح ایک ایسا شعبہ قائم کیا گیا، جس کے ذمہ یہ کام تھا، کہ وہ اسلام، قرآن اور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس واطہر کے متعلق ایسی کتابیں شائع کریں، جو کہ انتہائی دل آزار اور توہین آمیز ہوں۔اس طرح سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش لکھ کر اس تحریک شماتت کا برصغیر میں آغاز کر دیا۔اس کتاب کا چودھواں باب اسلام کی مخالفت اور نبی مکرم ﷺ کی توہین پر مبنی ہے۔یہ کتاب 1923ء کو شائع کی گئی تھی۔(نگینہ، غازی علم الدین از محمد ابوالفتح:37)

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

کنھیالعل

یہ آدمی انتہائی کینہ ور تھا۔یہ بمبئی کے ماہوار رسالہ ''گجرات'' کا ایڈیٹر تھا۔اس نے نبی مکرم ﷺ کی زندگی پر بہت سے اعتراضات کیئے، اور ساتھ ہی آپ ﷺ کی تعدد ازواج پر بھی زبان درازی کی، اور خاص کر اس پہلو کو زیر بحث رکھا کہ ایک نبی ایسے فعل کا

ارتکاب نہیں کرسکتا، کہ 9یا10 سال کی بچی سے نکاح کرے، اور اُسے اپنے دل کی تسکین بنائے۔ مزید معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: نگینہ، غازی علم الدین از محمد ابوالفتح: 37۔

سوامی شردھانند کا چیلہ

سوامی شردھانند کے ایک چیلے نے اس کے ایما پر ایک کتاب ''جڑپٹ'' لکھی، جس میں اس نے انبیائے کرام اور حضور اکرم ﷺ کے متعلق نہایت غلیظ انداز میں سخت گستاخیاں کیں۔ قاضی عبدالرشیدؒ جو کہ دہلی کے ایک اخبار (ریاست) میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے 23 دسمبر 1926ء کو سوامی شردھانند کے اس چیلے کو پستول سے چھ فائر کر کے ہلاک کر دیا۔ قاضی صاحب کے دفتر کے ساتھ سردار علی صابری صاحب کا دفتر بھی تھا، اور یہ دونوں جگری دوست تھے۔ صابری صاحب کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا کتاب ہمارے دفتر میں برائے تبصرہ و جواب آئی تھی، اور قاضی صاحب نے بھی اس کو پڑھا تھا، اور یہی کتاب اس قتل کا محرک بنی۔ (صوت الاسلام، ماہنامہ فیصل آباد: 5 دسمبر 1885ء)

نینوں

پکا قلعہ حیدر آباد (سندھ) میں ہندو جن سنگھیوں کا بڑا اجتماع ہوا۔ جس میں تقریباً دس ہزار ہندو شریک تھے۔ اس میں ان کے ایک گرو نینوں نے نبی کریم ﷺ کی شان میں نہایت گستاخانہ تقریر کی، تو پچیس مسلمان نوجوانوں نے اس اجتماع پر دھاوا بول دیا، اُن میں سے ایک نوجوان (عبدالخالق) نے نینوں مہاراج کو قتل کر دیا۔ (لغت، لاہور، ادارہ فروغ لغت: 10 اپریل 1891ء)

پنڈت لیکھ رام

پنڈت لیکھ رام بہت ساری کتابوں کا مصنف تھا۔ اس کی اکثر کتب دوسرے مذاہب

پر کیچڑ اچھالتی ہوئی دیکھائی دیتی ہیں۔ یہ خاص کر اسلام دشمن تھا۔ اس نے اسلام اور نبی مکرم ﷺ کی گستاخی میں ایک کتاب ”کلیات آریہ مسافر“ لکھی، جسے آریہ سماج کے لوگ سربازار پڑھتے، اور تقریریں کرتے تھے۔ اس میں نبی مکرم ﷺ کی پیدائش اور آپ ﷺ کی متعدد شادیوں کے حوالے سے گستاخی کی گئی تھی، اسے بھی مسلمانوں نے قتل کر دیا۔ (لغت، لاہور، ادارہ فروغ لغت: 25 اپریل 1891ء)

بمبئی کا اخبار ”ورنیکلر“

ورنیکلر اخبار کے اداریہ میں نبی مکرم ﷺ کی گستاخی ایسے الفاظ میں کی کہ آپ ﷺ انتہائی جنس پرست تھے۔ (نعوذ باللہ من ذلک) اور آپ ﷺ نے اسی کام کے لیے متعدد شادیاں کی ہوئی تھیں، ساتھ ہی آپ ﷺ کا خیالی خاکہ بھی شائع کیا۔ چند دن بعد اس کے ایڈیٹر کو مسلمانوں نے جہنم رسید کر دیا۔ (قرب شالاق:32)

ویر بھان

بمبئی میں ہی ویر بھان نامی آریہ سماجی نے گستاخانہ تقاریر اور دل آزار تحریروں کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ایک دن اس نے حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس میں علی الاعلان گستاخانہ کلمات کہے تو شام کو ہی کسی مسلمان نے اسے جہنم رسید کر دیا۔ (لغت، لاہور، ادارہ فروغ لغت: 30 اپریل 1891ء)

ہیڈ مسٹریس

بھلوال کے ایک انگریز ہیڈ مسٹریس نے قرآنی اوراق قصداً ایک ہندو بھنگن سے کوڑے میں ڈلوادیئے۔ غازی محمد حنیف (جو کہ ایک قصاب تھے) نے لیس کو اس کام سے روکا۔ مگر اس نے الٹا اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں توہین و تحقیر کی۔ اس پر غازی

www.OnlyOneOrThree.com

محمد حنیف نے اسے موقع پر ہی قتل کر دیا۔ (صدف، لاہور، ادارہ بحوث علمیہ: 10 جنوری 1884ء)

راج پال

1923ء کو لاہور میں رنگیلے مصنف راج پال ہندو نے رسوائے زمانہ کتاب "رنگیلا رسول" لکھ کر شائع کی۔ جس میں رسول کریم ﷺ کی شان میں بڑی توہین کی گئی تھی۔ جب یہ کتاب چھپ کر بازار میں آئی تو مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ مسلمان زعما نے حکومت سے اس کتاب کی فوری ضبطی اور اس کے ناشر کو سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ جس پر ملعون راج پال کے خلاف فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کے جرم میں مقدمہ چلایا گیا۔ لاہور کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ملزم کو چھ ماہ کی سزا دی۔ اس وقت شادی لال جیسا متعصب چیف جسٹس تھا، اس کی ایما پر راج پال ملزم کو سزا سے بری کر دیا گیا، جس نے مسلمانوں کے آتشِ غضب کو اور بھڑکا دیا۔ اس جہنمی کو مارنے کے لیے تین نوجوانوں نے اپنے آپ کو اللہ کے حضور پیش کیا۔ اِن میں سے پہلے دو مجاہدوں میں سے ایک غازی خدا بخشؒ تھے، جنہوں نے 24 ستمبر 1927ء کو اس پر قاتلانہ حملہ کیا، لیکن راج پال بچ نکلا، اور دوسرے مجاہد غازی عبدالعزیزؒ تھے، جنہوں نے 19 اکتوبر 1927ء میں اس پر حملہ کیا۔ لیکن پھر بھی یہ مردار بچ نکلا۔ چنانچہ تیسرا دینِ اسلام کا شہزادہ غازی علم دین شہید تھا، جس نے اسے جہنم رسید کیا۔ (تاریخ برصغیر از امجد علی: 503)

نتھو رام

نتھو رام آریہ سماجی ہندو تھا۔ جس نے 1933ء میں ایک کتاب "ہسٹری آف اسلام" لکھی۔ جس میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات اقدس کو ہدفِ تنقید و ملامت بنایا، اور شانِ رسالت ﷺ میں گستاخانہ اور توہین آمیز الفاظ استعمال کیے۔ جس سے

www.only1or3.com

مسلمانوں میں ہیجان پیدا ہوا، اور سارے شہر میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ حکومت نے نقضِ امن کے اندیشہ میں ملزم کے خلاف فوج داری مقدمہ قائم کر کے اسے ایک سال قید اور جرمانہ کی سزا دی۔ مارچ 1934ء میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل پر کراچی کے جوڈیشنل کمشنر نے اس کی عبوری ضمانت منظور کر لی۔ چنانچہ یہ کیس کی سماعت لیے لیے سندھ کی عدالت میں آیا تو وہی ایک نوجوان (عبدالقیوم شہید) نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

(تاریخ برصغیر از امجد علی: 402)

پالا مل زرگر

یہ ایک دریدہ دہن گستاخ رسول ﷺ تھا۔ اس نے کئی ایک کتابچے چھپوائے جو نبی مکرم ﷺ اور اسلام کی توہین پر مبنی تھے۔ جب یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو ایک مسلمان نوجوان غازی محمد صدیق شہید۔ بیس برس کا نوجوان۔ نے اس کا کام تمام کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ یہ صبح کے وقت گھر سے کھیتوں کو نکلا، نوجوان نے وہیں اُسے موت کی نیند سُلا دیا۔

(تاریخ برصغیر از امجد علی: 205)

چلچل سنگھ

یہ 1943ء کا واقعہ ہے، ایک بدبخت سکھ چلچل شیخوپورہ کے گردونواح میں نبی اکرم ﷺ کے خلاف بدگوئی کر کے اپنے خبث باطن کا اظہار کرتا پھرتا تھا۔ قصور کے رہنے والے ایک جیالے (عبداللہ) کو سرکار رسالت مآب ﷺ نے خواب میں حکم دیا کہ وہ اس گستاخ کا منہ بند کرے۔ چنانچہ عبداللہ اس کی تلاش میں نکل پڑا۔ معلوم ہوا کہ وہ جنڈیالہ شیر خان کے قریب رہتا ہے۔ وہاں پہنچا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ اپنے کھیتوں میں ہے۔ وہی پر جا کر اس نوجوان نے اسے موت کی نیند سلا دیا۔ (ناموس رسالت از محمد بشیر بن احمد: 15)

مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہلواتا تھا، لیکن اس کے عقائد اور نظریات اسلام کے بالکل مخالف اور متضاد تھے۔ یہ مذہب قادیانی کا بانی ہے، اور اسی نے انگریزوں کی چاپلوسی کرتے ہوئے اُن کے مکروہ عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اس نے اپنی کتابوں میں بارہا اسلامی شعائر کی توہین کی ہے، اور یہ شخص قرآن مجید اور نبی مکرم ﷺ کی گستاخی کرنے میں ذرہ سی بھی سستی نہیں برتتا تھا۔ حتی کہ اس نے نبوت کا دعوی کیا تھا، اور خود کو آخری نبی کہتا تھا۔ مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو: ایک غلطی کا ازالہ: 4، روحانی خزائن: 207/18، خطبہ الہامیہ: 182، براہین احمدیہ: 63/5، تحفہ گولڑویہ، حاشیہ: 177، انوار خلافت: 59، اعجاز احمد: 503، ملفوظات: 504/3، دُرثمین: 105، مجموعہ اشتہارات: 111/3، اتذکرہ مجموعہ الہامات: 76، حقیقۃ الوحی: 220، حقیقۃ الرؤیا: 46، ست بچن: 21، قادیان کے آریہ اور ہم: 42، ذکر حبیب: 161، نور الحق: 118، الوصیت: 17، کلام محمود: 33۔ اس کو ایک عبرت ناک موت نے آلیا۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

کرسٹافر ماربوو

سولہویں صدی کے ڈرامہ نویس کرسٹافر مالوو (1664-1593) کا ڈرامہ ''ٹمرلین'' انگریزی ادب میں بڑا مقام رکھتا ہے، اور اسے شیکسپیئر کے بعد دوسرا بڑا ڈرامہ نگار سمجھا جاتا ہے۔ اس نے جو ڈرامہ ٹمرلین مرتب کیا، اور اُسے ریلیز کیا اُس میں حضور ﷺ کی شان میں انتہائی گستاخانہ کلمات کہے گئے ہیں۔ مسلمانوں نے اس سے انتقام لینے کی کوشش کی مگر یہ روپوش ہوگیا، اور اپنی طبعی موت مرا۔ (ہسٹری آف شوبز از مائکلے: 255)

ایڈاف وائمن

امریکی سپریم کورٹ میں جج کے چیمبرز میں دنیا کے مختلف معروف قانون دانوں کے تصویری خاکے آویزاں کیے گئے تھے، جس میں حضرت محمد ﷺ کا تصویری خاکہ بھی شامل تھا۔ واشنگٹن کی رپورٹ کے مطابق یہ خاکے 1920ء میں ایڈاف وائمن نامی ایک شخص نے بنائے تھے۔ چنانچہ مسلم تنظیموں کے احتجاج سے وہاں سے محمد ﷺ کا خاکہ ہٹا دیا گیا۔ (تاریخ ہند از محمد علی بن حسین علی: 105)

مہاتما گاندھی

جب رنگیلے مصنف نے رنگیلا رسول کتاب لکھی جس میں توہین امیز اور گستاخانہ انداز اپنایا گیا تھا جس پر مسلمانوں نے سخت احتجاج کیا۔ تو مہاتما گاندھی نے مصنف کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا: ''جو کتاب لکھی گئی، اس میں حضرت محمد (ﷺ) صاحب کی زندگی پر سرسری نظر ڈالی گئی ہے۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ اس کتاب (رنگیلا رسول) کا طرزِ تحریر ایسا شریفانہ اور معقول ہے کہ کسی بے تعصب شخص کو اس پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ اور جو کچھ مصنف نے محمد (ﷺ) کے بارے میں لکھا ہے وہ سچ ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا (پرتاپ: 26 جون 1924ء صفحہ نمبر: 2)

پنڈت کالی چرن

اس نے نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کی، اور اپنے رسالہ میں یہ پہلو اٹھایا کہ نبی مکرم ﷺ نے حضرت عائشہ جیسی چھوٹی بچی سے نکاح کیا۔ اسی وجہ سے اس نے ایک رسالہ ''دچترن جیون'' لکھا۔ جس کے صفحہ نمبر: 148 پر اِس نے مسلمانوں کو چیلنج کیا ہے کہ 9 سالہ لڑکی سے ترپین سالہ مرد کی صحبت کو طبی اصول پر صحیح کر دکھائیں! اس کے علاوہ اس

نے اپنے مذکورہ رسالے میں بہت سی ناقابل برداشت گستاخیاں کیں۔اسی وجہ سے مسلمانوں نے حکومتِ ہند سے مطالبہ کیا، کہ اسے سخت سے سخت سزا دی جائے۔مگر حکومتِ ہند نے اس کی پشت پناہی کی، اور اسے چندروز پابند سلاسل رکھنے کے بعد رہا کر دیا۔

www.OnlyOneOrThree.com

آزادیٔ پاکستان سے دورِ حاضر تک توہین رسالت

1947ء تا دسمبر 2008ء

1947ء میں جب پاکستان اسلام کی بنیاد پر وجود میں آیا، تو ابتدائی چند سالوں میں اسے اور یہاں کے باشندوں کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس صورت حال کا عیسائی مشنریوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا، اور مہاجرین کی امداد کے پردے میں پورے پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ کا ایک وسیع وعریض جال پھیلا دیا۔ جس کے باعث وہ بہت سارے مسلمانوں کو مرتد کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ قیام پاکستان کے بعد حکومت نے اقلیتوں کے ساتھ ہمیشہ فیضیانہ سلوک روا رکھا۔ لیکن عیسائیوں نے بہتر سلوک سے ہمیشہ ناجائز فائدہ اٹھایا، اور اپنے تبلیغی لٹریچر میں اسلام اور نبی مکرم ﷺ پر ایسی غلط بیانیاں اور جھوٹے الزامات تراشے کہ عام طور پر پست اخلاق کا انسان بھی ایسی باتوں سے گریز کرتا ہے۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

توہین رسالت پر مشتمل لٹریچرز

تقسیم ہند سے قبل مسیحی ادباء، شعراء، مؤرخین، ونامہ نگاروں اور پادریوں نے بہت ساری ایسی تصانیف اور تالیفات وضع کی تھیں، جن میں بالخصوص رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ یہ کتب زیادہ تر مشن پریس، الٰہ آباد۔ امریکن مشن پریس، لدھیانہ۔ کرسچین لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا، لودھیانہ اور پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے شائع ہوتی تھیں۔ قیام پاکستان کے بعد نبی کریم ﷺ کی تنقیص پر مبنی کتب کو پنجاب ریلجس بک سوسائٹی نے کثیر تعداد میں شائع کرنا شروع کر دیا۔ یہ سلسلہ تقریباً 43,42 سال جاری رہا۔ 1991ء میں جب ''توہین رسالت ایکٹ'' کا نفاذ ہوا، تو ان

کتب کی عام فروخت بند ہوگئی۔ مگر پھر بھی یہ کتب کسی نہ کسی مسیحی بک اسٹال سے مل جاتی ہیں۔

ان قدیم مسیحی اشاعتی اداروں نے بیسیوں اسلام مخالف اور توہین رسالت پر مبنی کتب شائع کیں۔ جن میں: نبی معصوم۔ آئینہ اسلام۔ آئینہ قرآن۔ دین حق کی تحقیق۔ دین اسلام اور اس کی تردید از روئے اسلام۔ جواب اہل کتاب۔ قرین کتاب از ڈپٹی آتھم۔ ردّ رائے اسلام از ایچ منسل۔ میزان الحق از پادری فانڈر۔ سیرت المسیح والمحمد از پادر جی ایل ٹھاکر داس۔ تحریف قرآن، عدم ضرورت قرآن از پادری جی ایل ٹھاکر داس وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

اس کے علاوہ: اقتباسات از پادری عماد الدین۔ خدائے اسلام از پادری گولڈ سیک۔ فضیلت مسیح از پادری بوٹامل۔ توضیح البیان از پادری برکت اللہ۔ دین فطرت اسلام یا مسیحیت از پادری برکت اور اسلام میں قرآن از پادری گولڈ سیک۔ احادیث اسلام۔ اختصار اسلام۔ اسلام کا نبی یا جہان کا منجی۔ اسلام میں مسیح۔ اہل مسجد۔ تحریف قرآن یا بائبل۔ تعلیم نجات از روئے قرآن۔ غلاف کعبہ۔ انجیل یا قرآن۔ دشت کربلا اور کوہ کلوری (فارسی) ردائے اسلام درباب معجزہ۔ خداوند کی دعا اور سورت فاتحہ۔ قبلہ ونماز۔ حجر اسود اور زمانوں کی چٹانیں۔ خاتم النبیین۔ محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کلام اللہ از روئے اسلام، وغیرہ کتابچوں کی صورت میں توہین آمیز مواد شائع کیا گیا۔ ان کتب و رسائل کے علاوہ چند پمفلٹ یہ ہیں: چند غلط فہمیاں۔ ردوبدل۔ ناسخ ومنسوخ۔ کتاب المیزان اور ان شاء اللہ۔

سیموئیل پادری

1941ء میں سیموئیل پادری نے مغل پورہ ورکشاپ میں بہت سارے لوگوں کے سامنے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا کلمات کہے۔ جس پر ایک شخص زاہد

حسین اور اس کے ساتھیوں نے سموئیل کو سختی سے منع کیا۔ لیکن وہ اپنی ہرزہ سرائی سے باز نہ آیا۔ اس پر زاہد حسین نے مشتعل ہو کر اس کا سر پھوڑ دیا۔ جس کے نتیجے میں وہ ہلاک ہو گیا ۔اس واقعہ کا بہت چرچا ہوا، اور زاہد حسین نے عدالت کے روبرو اس کا اعترافِ قتل کیا۔ عوام کی پیروی اور دلچسپی نیز وکلاء کی قانونی مہارت کو وجہ سے زاہد حسین کو صرف جرمانہ کی سزا سنائی گئی۔ اس کے خلاف ہائیکورٹ میں کیس دائر کیا۔ جو خارج کر دیا گیا، اور انھیں رہا کر دیا گیا۔ اس مقدمہ کی پیروی علامہ اقبال کے صاحبزادے ڈاکٹر جاوید اقبال نے کی، اور اِن کی معاونت میاں شیر عالم نے کی۔ (انسائیکلوپیڈیا آف پاکستان از زاہد حسین انجم: 523، ناموس رسالت از محمد بشیر بن احمد: 433، داغ ندامت از طاہر رائے حسین: 33)

بدنام زمانہ کتاب ''اثمار شیریں''

1964ء میں اسی زاہد حسین کو جب یہ معلوم ہوا کہ پنجاب ریلجس بک سوسائٹی، انار کلی لاہور میں دیگر دل آزار کتب کے ساتھ ایک نہایت رسوائے زمانہ کتاب ''اثمار شیریں'' فروخت ہو رہی ہے۔ (یہ کتاب ''الباکورۃ الشھیہ فی الروایات الدینیۃ'' عربی ناول کا ترجمہ ہے۔ اسے غالباً شام کے پروٹسٹنٹ نے تحریر کیا تھا۔ مگر اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ ولیم میور - سابق لیفٹیننٹ گورنر ممالک مغربی وشمالی - نے اس کتاب کا خلاصہ ''Sweet Firet Fruitr'' کے نام سے مرتب کیا، جو کہ لندن کی ریلجس ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوا، اور اس کے علاوہ فارسی، پشتو اور دیگر زبانوں میں اس کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے) اس ناول میں رسول کریم ﷺ کے بارے میں جگہ جگہ توہین آمیز مواد موجود ہے۔ چنانچہ زاہد حسین ایک بار پھر تڑپ اُٹھے اور اپنے ساتھی الطاف حسین شاہ سے مل کر پنجاب ریلجس بک سوسائٹی میں آگ لگا دی، اور اس کے مینجر ھیکو گوہر مسیح پر پستول سے فائر کیا۔ لیکن وہ بال بال بچ نکلا۔ دونوں نے عدالت میں اقبالِ جرم کیا، اور علاقہ کے مجسٹریٹ نے دونوں کو

www.onlyoneorthree.com

تین تین سال سزائے قید سنائی۔ پھر ایڈیشنل سیشن جج لاہور نے اس سزا کو بحال رکھا۔ اس فیصلے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں نگرانی دائر ہوئی۔ مقدمہ جسٹس شیخ شوکت علی کے سامنے پیش ہوا۔ انہوں نے بھی اس کتاب کو سخت قابلِ اعتراض قرار دیا، اور کہا کہ اس کو پڑھ کر ایک مسلمان کا خون کھول اٹھتا ہے۔ اور انہوں نے زاہد حسین کو بری کر دیا، اور کتاب پر پابندی لگانے کا حکم جاری کیا۔ (انسائیکلوپیڈیا آف پاکستان از زاہد حسین انجم: 599، ناموس رسالت از محمد بشیر بن احمد: 489، داغ ندامت از طاہر رائے حسین: 35)

برکت اے خان پادری

1970ء اور 1990ء کے دوران میں سیالکوٹ کے پادری برکت اے۔ خان نے وکٹر ہاؤس سیالکوٹ کینٹ سے کثیر تعداد میں کتب اور پمفلٹ کی اشاعت کی، جو کہ تعلیماتِ اسلام اور بالخصوص نبی کریم ﷺ کی سخت توہین پر مبنی تھے۔ یہ کتب اور پمفلٹ پاکستان میں موجود درجنوں بائیبل کارسپانڈنس سکولز کے مسلمان طلبہ کو ان کے گھروں پر بذریعہ ڈاک مفت بھجوائے جاتے ہیں۔ ان کتب اور کتابچوں کے نام مع سن طباعت یہ ہیں:
محبت اور قربانی: 1976ء۔ اصلی انجیل: 1976ء۔ مسلمانوں کے دوست: 1976ء۔ سیرت المسیح: 1979ء۔ وہ نبی: 1981ء۔ یحرفون الکلم: 1982ء۔ خدا روح ہے: 1985ء۔ کون نجات دے سکتا ہے: 1982ء۔ اوصاف مرسلین: 1982ء۔ اصول تنزیل الکتاب: 1984ء۔ فلسفہ وحدۃ الوجود: 1982ء۔ جنابِ عیسیٰ مصداق موسیٰ: 1988۔ آل ابرھام ابن تارح: 1987ء۔ قیامت اور زندگی: 1989ء۔ سن 1991ء میں یہ پادری توہین رسالت ایکٹ کے نفاذ کے بعد امریکہ فرار ہو گیا۔

امریکی اداکار انتھونی کوئین

1977ء کے اوائل میں امریکی یہودیوں نے ایک ویڈیو فلم ریلیز کی۔ جس کا نام

’’محمد پیغمبر خدا‘‘ (Muhammad Messanger of Gode) رکھا۔ امریکی اداکار انھونی کوئین نے اس ویڈیو فلم میں رسول اللہ ﷺ کا کردار ادا کیا۔ مسلمانوں کے سخت احتجاج کے باوجود بھی یہ فلم بند نہ ہوئی، تو ایک مسلمان حماس عبدالخالص نے واشنگٹن میں چند یہودیوں کو یرغمال بنا کر مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم کروایا۔ بعد میں اسے اس جرم کی نوعیت کے برعکس سزائے موت دی گئی، اوراس کی بے گناہ بیوی اور تین بچوں کو بھی قتل کر دیا گیا۔ (جنگ اخبار، کراچی: 13 مارچ 1977ء)

رسوائے زمانہ کتاب ’’آفاقی اشتمالیت‘‘

1983ء میں لاہور کے ایک اشتراکیت زدہ ایڈووکیٹ مشتاق راج نے ایک کتاب ’’آفاقی اشتمالیت‘‘ لکھی، جس کا انگریزی ترجمہ ’’Heavily Communism‘‘ کیا گیا۔ یہ کتاب لاہور بار ایسوسی ایشن اور دیگر تعلیم یافتہ افراد میں مفت تقسیم کی گئی۔ اس کتاب میں نہ صرف اللہ رب العزت کا تمسخر کیا گیا، بلکہ دیگر مذاہب پر سخت تنقید کے علاوہ بھی دینی پیشواؤں کو ’’مذہبی شیطان‘‘ کہا گیا۔ انبیائے کرام پر نہایت گھٹیا اور سوقیانہ حملے کیئے گئے، اور انتہا یہ کہ حضورِ رسالت مآب ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی گئی۔ یہ کتاب محمد اسماعیل قریشی صاحب (سینئیر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ) تک بھی پہنچی۔ انہوں نے ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس (پاکستان) کا ہنگامی اجلاس طلب کیا۔ جس میں پاکستان کے معروف ڈاکٹر ربیع المدخلی، اور سعید صالح (پروفیسر اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ) بھی موجود تھے۔ انہوں نے علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کے ہمراہ اس اجلاس میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں پاکستان کے دیگر علمائے نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس میں نہ صرف اس کتاب کی ضبطی کا مطالبہ کیا گیا۔ بلکہ یہ قرارداد بھی منظور کی گئی کہ مشتاق راج کی رکنیت بھی منسوخ کی جائے، اوراسے عبرتناک سزا دی جائے۔ (ناموس

www.OnlyOneOrThree.com

رسالت ﷺ از محمد بشیر بن احمد: 435-436)

آریہ سماجی ہندو

1984ء میں ایک آریہ سماجی - جو ضلع فیروز پور میں مقیم تھا - نے اپنی ایک ناپاک تحریک چلائی - جس کے تحت اس نے موگہ میں شرانگیزی پھیلانی شروع کی، اور حضور اقدس ﷺ کی ذات مبارک پر کیچڑ اچھالنا شروع کیا۔ تو غازی محمد منیر شہید نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ (صدف ماہنامہ، لاہور: 15 جنوری 1984ء صفحہ نمبر: 39)

عاصمہ جہانگیر ملعونہ

جولائی 1986ء میں ایڈووکیٹ عاصمہ جہانگیر نے اسلام آباد میں منعقدہ ایک سیمینار میں تقریر کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ناخواندہ اور تعلیم سے نابلد جیسے الفاظ استعمال کیے۔ جو سامعین اور تمام امتِ مسلمہ کے لیے دل آزاری کا باعث بنے۔ اسی سیمینار میں موجود بار ایسوسی ایشن، راولپنڈی کے اراکین میں سے عباد الرحمٰن لودھی اور ظہیر احمد قادری نے سخت احتجاج کیا، اور مطالبہ کیا کہ وہ اِن توہین آمیز الفاظ پر معافی مانگے ۔لیکن عاصمہ جہانگیر نے بڑی ڈھٹائی سے انکار کر دیا۔ جس پر سیمینار میں ہنگامہ برپا ہو گیا ۔اس معاملہ کی وجہ سے پورے ملک میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی، اور وکلاء و علماء کی انجمنوں نے اس کی سختی سے تردید و تنقید کی۔ مختلف قرار دادیں حکومت کو بھجوائی گئیں۔ جن میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ عاصمہ جہانگیر کو اس گستاخی پر سخت سزا دے۔ چنانچہ 12 اکتوبر 1986ء کو پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر اس بل کو منظور کر لیا۔ جب عاصمہ جہانگیر ملعونہ کو اس بل کی منظوری کا علم ہوا تو اس ملعونہ نے پاکستان کو خیر باد کہہ دیا اور یورپ بھاگ گئی۔ (جنگ اخبار، لاہور: 13 اکتوبر 1986ء)

سلمان رشدی ملعون

ستمبر 1988ء کو برطانیہ کے پینگوئن نامی ادارۂ کتب نے 547 صفحات اور 9 ابواب پر مشتمل ایک کتاب "Satanic Verses" (شیطانی آیات) شائع کی ۔جس کا مصنف سلمان رشدی تھا۔اس کتاب میں پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات گرامی پر ازراہِ خباثت نہایت گستاخانہ اور شرمناک طریقوں سے حملے کیئے گئے ۔جن کے تصور سے انسانی روح بھی کانپ اٹھتی ہے۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

"شر شیطان طردی" برطانیہ کا شہری ہے، یہ بمبئی کے ایک مسلم گھرانہ میں پیدا ہوا۔کیمرج یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ،اور مستشرقین کی کتب سے اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیا۔مذکورہ بالا کتاب کی اشاعت کے بعد مغربی ذرائع ابلاغ نے شیطان طردی کو ایک روشن خیال مسلم مصنف کے طور پر دنیا میں مشہور کیا،اور آزادیٔ رائے کے نام پر اس کا بھر پور دفاع کیا۔اس لیے اس نے اپنا مستقل مسکن یورپ کو بنا لیا۔

ریاض (سعودی عرب) میں 13 تا 16 مارچ 1989ء میں ہونے والی وزرائے خارجہ کی اٹھارھویں کانفرنس میں متفقہ طور پر اس کی کتاب کی مذمت کرتے ہوئے رشدی کو مرتد قرار دیا۔اور ایران کے مذہبی رہنما خمینی صاحب نے رشدی کے قتل کا فتوی جاری کیا، ایرانی حکومت نے شیطان خدشی کو قتل کرنے کے لیے انعام مقرر کیا۔انعام کے مطابق اگر اس کا قاتل ایران کا باشندہ ہو تو پچاس لاکھ ڈالر اور اگر کسی دوسرے ملک کا باشندہ ہو تو اسے دس لاکھ ڈالر ایران کی حکومت پیش کرے گی ۔اس فتوی کے باعث حکومتِ ایران کو بین الاقوامی سطح پر بہت سی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا۔لیکن اس نے اپنا مبنی بر حق فتوی واپس نہیں لیا۔(صدف ماہنامہ، لاہور: مئی 1989ء)

پنڈی بھٹیاں میں گستاخی

1991ء میں پنڈی بھٹیاں کے علاقہ ذخیرہ بیرانوالہ (سرگودھا روڈ) سے ملحقہ بستی کوکارہ میں بھی ہندوؤں کی سازش سے گستاخی اسلام اور رسول اللہ ﷺ کی توہین کا واقعہ پیش آیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: لغت، لاہور ادارہ فروغ لغت: 15 اپریل 1991ء۔

ہندو پالا مل

اسی طرح 1991ء میں ہی ایک زبان دراز ہندو پالا مل جس نے شماتت رسول ﷺ کا سلسلہ شروع کر رکھا تھا، اس خناس کو حافظ محمد صدیق نے قتل کر دیا۔ (لغت، لاہور، ادارہ فروغ لغت: 17 اپریل 1991ء)

بھولا ناتھ سین

بھولا ناتھ سین نے بنگالی زبان میں ایک کتاب ''پراچین کہانی'' کلکتہ سے شائع کی۔ جس میں حضور ﷺ کا فرضی خاکہ اور نہایت گستاخانہ عبارتیں شامل تھیں۔ اس گستاخ رسول کو غازی عبداللہ رحمہ اللہ اور امیر احمد رحمہ اللہ نے قتل کیا۔ (لغت، ادارہ فروغ لغت، لاہور: اپریل 1991ء)

سعودی عرب میں گستاخ رسول

1992ء میں سعودی حکومت نے ایک شاتم رسول ﷺ کا سر قلم کر دیا۔ وزارت داخلہ کے بیان کے مطابق اس ملاح پر اللہ تعالی، قرآن مجید اور رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کا جرم ثابت ہو گیا تھا۔ اس شخص نے کہا تھا کہ محمد (ﷺ) ایک جادوگر تھا۔ اور ان کے قبضے میں بدروحیں تھیں۔ اس شخص کو مشرقی صوبہ کے ریگستانی قصبہ میں قاطف کے قریب طوئی مسجد سے ملحقہ احاطے میں تلوار کے ایک ہی وار سے ختم کر دیا گیا۔ یہ خبر سعودی ٹی وی اور

www.OnlyOneOrThree.com

ریڈیو پر نمایاں انداز میں نشر کی گئی۔ (قومی آواز ہفت روزہ، دہلی: 5 ستمبر 1992ء)

سلامت مسیح اور منظور مسیح

یہ دونوں عیسائی نبی مکرم ﷺ کے بارے میں توہین آمیز باتیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ان کو کئی مرتبہ باز رہنے کی تنبیہ کی گئی۔ لیکن یہ اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرتے ہی رہے، اور انہوں نے کئی ایک ایسے کتابچے شائع کیئے، جو توہین رسالت ﷺ پر مبنی تھے۔ چنانچہ ان کے اس جرم کی وجہ سے عدالت نے انھیں سزائے موت سنوادی۔ لیکن بیرونی طاقتوں- جو کہ ایسے افراد کی پشت پناہی کرنے میں مگن رہتی ہیں- نے ایک کی سزا کو ختم کروا دی۔ (جنگ اخبار، کراچی: 11 فروری 1995ء۔ پبلک اخبار، کراچی، 12 فروری 1995ء، جنگ اخبار، لندن: 14 فروری: 1995ء، نوائے وقت، روزنامہ، کراچی: 14 فروری 1995ء۔ یاد رہے کہ موجودہ دور میں سزائے موت کو ختم کرنا بھی اسی سازش کی ایک کڑی ہے۔

سولی نامی گستاخ رسول

نومبر 1996ء میں مشرقی جاوا کے سیتوں بوندو کی ایک عدالت نے سولی نامی شخص کو 5 سال قید کی سزا سنائی۔ جس پر الزام تھا کہ اس نے گزشتہ ہونے والے ملکی ہنگاموں کا سبب پیغمبر اسلام ﷺ کو ٹھہرایا، اور آپ ﷺ کے بارے میں اہانت آمیز رویہ اختیار کیا۔ ملزم نے اسلام کے بارے میں بھی قابل اعتراض باتیں کیں۔ جس کے بعد اشتعال پھیل گیا۔ بعد ازاں ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ (جنگ اخبار، لاہور: 19 نومبر 1996ء)

آغا خانی فرقے کی فتنہ انگیزی

مجلہ تکبیر نے آغا خانی امامیہ، اسماعیلہ گروہ کے غیر اسلامی مذہبی عقائد و نظریات

www.OnlyOneOrThree.com

کے حوالے سے بھرپور اور مفصل رپورٹ شائع کی، جس میں اُن گستاخیوں کا ذکر کیا جو انہوں نے انٹرنیٹ پر شیئر کی تھیں۔ اُن میں نبی مکرم ﷺ کے خاکے کے علاوہ مسجد میں آپ ﷺ کا تبلیغ کرنا اور اس طرح کی کئی دوسری خیالی تصاویر دیکھائی گئی۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: مجلہ تکبیر ہفت روزہ: 15 مارچ 1988ء۔

کلمہ طیبہ کی بے حرمتی

چونکہ کلمہ طیبہ کے دوسرے حصہ میں آپ ﷺ کی رسالت کا ذکر اور اقرار ہے، اس لیے کلمہ کی گستاخی آپ ﷺ کی گستاخی ہی متصور ہوگی۔ ہالینڈ کی ایک عالمی شہرت یافتہ شراب کشید کمپنی نے اپنی تیار کردہ شراب کی بوتلوں کے ڈھکن پر کلمہ طیبہ پرنٹ کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ جس کی وجہ سے ہالینڈ اور دیگر قریبی یورپی ممالک میں بسنے والے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوگیا۔ یاد رہے کہ مذکورہ کمپنی کا مالک ایک یہودی ہے۔ مزید رپورٹ دیکھنے کے لیے ملاحظہ ہو: www.bbcurdu.com 22 اپریل 1990

کورین اور امریکن فرم کی گستاخی

1998ء میں کورین کمپنی ''سوئز پوسٹ'' کے تیار کردہ جوتوں کی جو کھیپ پاکستان پہنچی تھی۔ اس کے تلے پر لفظ اللہ اور محمد لکھا ہوا صاف پڑھا جا سکتا ہے۔ اس واقعہ کا سب سے افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ جوتے پہننے والے افراد جوتوں کو دانستگی یا نادانستگی میں بیت الخلاء میں لے جانے کے بھی مرتکب ہوتے ہیں، بلاشبہ یہ اللہ تعالی اور اُس کے رسول ﷺ کی بدترین توہین ہے۔ ماضی قریب میں خواتین کے ملبوسات پر قرآنی آیات کے پرنٹ، جوتوں پر لفظ اللہ لکھنے کی امریکی کمپنی (NIKE) کی ناپاک جسارت، توہین رسالت پر مبنی تصاویر، لٹریچر اور فلموں کے بعد یہودی لابی اور اس کے گماشتوں کی یہ تازہ ترین حرکت مسلمانانِ عالم کے منہ پر طمانچہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا

انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا جو کہ ایک اہم انسائیکلو پیڈیا ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ ہماری تقریباً تمام لائبریریز میں موجود ہے۔ لیکن اس میں ایک قابل مذمت پہلو یہ ہے، کہ جہاں جہاں نبی آخر الزماں ﷺ کا تذکرہ آیا ہے، وہاں وہاں آپ ﷺ کی فرضی تصویر کشی کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی ہے۔ مثلاً بلیک اسٹون (Black Stoone) کے زیر عنوان خانہ کعبہ میں حجر اسود کی تنصیب کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے، اس تصویر کشی میں آنحضرت ﷺ کی واضح تصویر بنائی گئی ہے۔ جو کہ قابلِ مذمت ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف ریلی جن

بریکن بکس پبلشرز والوں نے اس کتاب کو شائع کیا۔ اس کا مصنف جی ٹی بیٹی ہے، اس نے مذکورہ کتاب میں مقدس ہستیوں کی شان میں گستاخی کی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر :509 پر رسول کریم ﷺ کی خیالی تصاویر شائع کی ہے۔ اس کے علاوہ کتاب میں جگہ جگہ رسول کریم ﷺ اور صحابہ] کی شان میں گستاخی کی گئی ہے۔ (یاد رہے کہ اسلام آباد کی سپر مارکیٹ میں مسٹر بکس نامی بک ڈپو پر یہ کتاب سستے داموں سر عام فروخت ہو رہی ہے)

کمپیوٹر سافٹ ویر میں گستاخی

کرونیکل سوفٹ ویر کمپنی نے انسائیکلو پیڈیا آف ہسٹری کے نام سے ایک سافٹ ویر تیار کیا۔ جس میں تاریخ عالم کی اہم شخصیات کی بائیوں گرافی کی گئی۔ جس میں حضور اکرم ﷺ کے تعارف کے ساتھ ان کی تصویریں دکھانے کی جسارت کی گئی۔ (WWW.CROWNICAE.COM)

روسی ناول ''ایڈیٹ''

پاکستانی وفاقی حکومت نے سوویت یونین کے ایک مصنف دستووسکی کی تحریر کردہ ایڈیٹ نامی ناول کے اردو اور انگریزی ایڈیشن کو فوری ضبط کرنے کے احکامات جاری کیئے ہیں۔اس ناول کا اردو ترجمہ زویا انصاری نے کیا تھا، جسے سٹینڈر بک پبلشنگ کراچی سے شائع کیا گیا۔اس ناول کے صفحہ نمبر:349 پر رسول کریم ﷺ کے بارے میں انتہائی زہر آلود مواد موجود ہے۔اس لیے وفاقی حکومت نے ناول کے پرنٹر اور پبلشر کو گرفتار کرلیا ہے۔

انٹرنیٹ پر گستاخی

2000ء میں YouTube ویب سائٹ پر ایک تصویر شیئر کی گئی۔اس تصویر کا مقصد مسلمانوں کے رہنما و رہبر محمد ﷺ کی نماز کے بارے میں ایک غلط اور قبیح تصور دینا تھا، کہ پیغمبر اسلام ﷺ اور مسلمانوں کی عبادات خداوند کی طرف سے نہیں، ان کی اپنی تجویز کردہ ہیں۔ ساتھ ہی ایک ایسی تصویر شائع کی جس میں ایک حیا باختہ لڑکی کے سامنے مسلمان نمازیوں کو اس حالت میں سجدہ میں گرا ہوا دکھایا گیا، گویا کہ وہ اس کی عبادت کر رہے ہیں۔ جب You Tube والوں سے احتجاجاً اس تصویر کو ختم کرنے کا کہا گیا تو انہوں نے جواباً کہا کہ ہماری ویب سائٹ ایک شیئرنگ پوائنٹ ہے، ہر کسی کو آزادی ہے، جو کوئی چاہیے ہماری ویب پر اپنے خیالات کا اظہار (Up Load) کر سکتا ہے۔(ہفت روزہ وُجود، کراچی: جنوری 2000ء)

دی ریئل فیس آف اسلام

2001ء میں دی ریئل فیس آف اسلام نامی ویب سائٹ پر نبی مکرم ﷺ سے منسوب چھ تصاویر کے ساتھ انتہائی ہتک آمیز مضامین شائع کیے گئے۔جس میں اسلامی

روسی ناول ''ایڈیٹ''

پاکستانی وفاقی حکومت نے سوویت یونین کے ایک مصنف دستوو سکی کی تحریر کردہ ایڈیٹ نامی ناول کے اردو اور انگریزی ایڈیشن کو فوری ضبط کرنے کے احکامات جاری کیئے ہیں۔اس ناول کا اردو ترجمہ زویا انصاری نے کیا تھا، جسے سٹینڈر بک پبلشنگ کراچی سے شائع کیا گیا۔اس ناول کے صفحہ نمبر:349 پر رسول کریم ﷺ کے بارے میں انتہائی زہر آلود مواد موجود ہے۔اس لیے وفاقی حکومت نے ناول کے پرنٹر اور پبلشر کو گرفتار کرلیا ہے۔

انٹرنیٹ پر گستاخی

2000ء میں YouTube ویب سائٹ پر ایک تصویر شیئر کی گئی۔اس تصویر کا مقصد مسلمانوں کے رہنما ور ہبر محمد ﷺ کی نماز کے بارے میں ایک غلط اور قبیح تصور دینا تھا، کہ پیغمبر اسلام ﷺ اور مسلمانوں کی عبادات خداوند کی طرف سے نہیں، ان کی اپنی تجویز کردہ ہیں ۔ ساتھ ہی ایک ایسی تصویر شائع کی جس میں ایک حیا باختہ لڑکی کے سامنے مسلمان نمازیوں کو اس حالت میں سجدہ میں گرا ہوا دکھایا گیا، گویا کہ وہ اس کی عبادت کر رہے ہیں ۔ جب You Tube والوں سے احتجاجاً اس تصویر کو ختم کرنے کا کہا گیا تو انہوں نے جواباً کہا کہ ہماری ویب سائٹ ایک شیئرنگ پوائنٹ ہے، ہر کسی کو آزادی ہے، جو کوئی چاہیے ہماری ویب پر اپنے خیالات کا اظہار (Up Load) کرسکتا ہے۔(ہفت روزہ وُجود، کراچی: جنوری 2000ء)

دی ریئل فیس آف اسلام

2001ء میں دی ریئل فیس آف اسلام نامی ویب سائٹ پر نبی مکرم ﷺ سے منسوب چھ تصاویر کے ساتھ انتہائی ہتک آمیز مضامین شائع کیے گئے۔جس میں اسلامی

تعلیمات کو مسخ کر کے یہ تأثر دیا گیا کہ مسلمان اپنے سوا دیگر تمام انسانوں بالخصوص یہود ونصاریٰ کو واجب القتل سمجھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا، کہ آپ ﷺ دنیا میں قتل وغارت اور دہشت گردی کا سبب ہیں۔

فرانسیسی مصنف سٹیوویک

2002ء میں فرانس کا بدترین مصنف سٹیوویک نے ایک کتاب تحریر کی، جس کا نام ''اسلامک ری ایکٹر'' رکھا۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر :35-43 پر نبی مکرم ﷺ کی شخصیت کو مجروح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جب یہ کتاب شائع ہوئی تو فرانس کے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوگیا۔ جس کی وجہ سے فرانس میں مسلم کش فسادات شروع ہو گئے، اور سٹیوویک کو سرکاری تحویل میں لے لیا گیا۔ اب تک یہ ملعون زندہ ہے۔(WWW.NEWSWEEK.COM)

Www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

گوانٹانا موبے

2003ء میں گوانٹانا موبے میں امریکی فوجیوں نے قرآن مجید کی بے حرمتی کرتے ہوئے نبی مکرم ﷺ کی ذات اقدس پر کیچڑ اچھالا۔ جس پر مسلمان جنگی قیدیوں نے بھوک ہڑتال کا اعلان کیا۔ مگر امریکی فوجی تب بھی باز نہ آئے۔ بعد ازاں مسلمان جنگی قیدیوں کو اس بھوک ہڑتال کی بہت بڑی قیمت چکانا پڑی۔ (گوانٹانا موبے سے خطوط از کیپٹن راشد علی: 21)

عایان ہرشی علی بدترین گستاخ رسول

نومبر 2004ء میں ہالینڈ کے شہر ہیگ میں ''سب مشن'' (Sub Mission) نامی فلم میں اسلامی احکامات، قرآن مجید اور نبی مکرم ﷺ کا مذاق اڑایا گیا، اور یہ پیغام دیا گیا کہ ایسے دین سے کسی خیر کی توقع نہیں رکھنی چاہیے۔ یاد رہے کہ اس فلم کا

www.only1or3.com

سکرپٹ جس نے تیار کیا ہے وہ ہرشی علی مرتد سیاہ فام عورت ہے جو کہ نائجیریا کی رہنے والی ہے۔(WWW.WORLDNEWS.COM)

ڈینش اخبار جے لینڈ پوسٹن

یہ وہی اخبار ہے جس کے ایڈیٹر نے نبی مکرم ﷺ کے خاکے بنوانے کے لیے چالیس آدمیوں کو دعوت دی تھی۔ لیکن صرف 12 کارٹونسٹ اس پر راضی ہوئے، اور بالآخر ان کارٹونسٹ کی بنی ہوئی تصاویر کو 31 دسمبر 2005ء کو جے لینڈ پوسٹن نیوز پیپر میں شائع کر دیا گیا۔(WWW.BBCURDU.COM)

2005ء میں بہت سے ایسے واقعات رونما ہوئے، جن میں آپ ﷺ کی ذات اقدس کو میلا کرنے کی مذموم کوشش کی گئی۔ ذیل میں صرف وہ تاریخ لکھی جا رہی ہے، جس میں آپ ﷺ کی گستاخی کی گئی۔ 30 ستمبر 2005ء کو دوبارہ وہی خاکے شائع کیے گئے۔ 14 اکتوبر 2005ء کو ڈنمارک نے گستاخانہ قدم آگے بڑھائے۔ 17 اکتوبر 2005ء۔ 19 اکتوبر 2005ء۔ 28 اکتوبر 2005ء۔ 3 نومبر 2005ء۔ 7 نومبر 2005ء۔ 24 نومبر 2005ء۔ 5 دسمبر 2005ء۔ 7 دسمبر 2005ء۔ 17 دسمبر 2005ء۔ 19 دسمبر 2005ء۔ 29 دسمبر 2005ء۔ مزید معلومات کے لیے ملاحظہ ہو: خاکوں کی تشہیر اور مسلمانوں کا ردعمل از ایڈوکیٹ جمیل احسن: 215-293۔

سویڈش ایکسپریشن

7 جنوری 2006ء کو سویڈش ایکسپریشن، خواتین ایڈیشن، کوبل پوسٹن اور جی ٹی اخبار نے آپ ﷺ کے دو مزید خاکے شائع کیے۔ مسلمانوں نے اس پر بھرپور احتجاج کیا۔ لیکن اخباروں کے ایڈیٹروں نے اس پر معافی مانگنے سے انکار کر دیا۔(WWW.BBCURDU.COM)۔

اسی طرح 10 جنوری، 23 جنوری، 24 اور 29 جنوری کو بھی مذکورہ بالا اخباروں کا یہی معمول رہا کہ وہ آپ ﷺ کے ہتک آمیز کارٹون شائع کرتے رہے۔ اسی طرح 2 فروری 2006ء کو جرمن اخبار ڈائی اینٹ نے کارٹونز شائع کیئے۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم نے العربیہ ٹیلی ویژن سے گستاخانہ خطاب کیا۔ جارڈن کے اخبار الشہان نے مزید کارٹون شائع کیئے، جس پر اس کے مینجر کو گولی ماردی گئی۔ 2006ء میں مزید واقعات سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے یہ ویب سائٹ ملاحظہ ہوں: WWW.AL-JAZEERATV.COM, WWTVW.COM , WWW.GEOTV.COM, WWW.DAILYNEWS.COM, WWW.WORLDTV.COM , WWW.WELLDONENEWS.COM, ۔

کلیئر کالج آف کیمبرج

7 فروری 2007ء کو کیمبرج کے ایک مستند ذیلی کالج کلیئر کے ایک سٹوڈنٹ اخبار نے آپ ﷺ کے خاکوں میں سے ایک کی اشاعت کی۔ جس کی وجہ سے کیمرج کے مسلمانوں نے احتجاج کیا، اور اسی پر لندن میں شریک ایک ریلی میں علی اکبر کو گرفتار کرلیا گیا ، اور اسے چھ سال کی قید سنائی گئی۔ پھر 8 فروری 2007ء کو فرانس کے اخبار برلیش نے آپ ﷺ کے کارٹون شائع کردیے۔ 2007ء میں توہین رسالت کرنے والوں کے بارے میں مزید جاننے کے لیے ملاحظہ ہو: توہین رسالت مآب ﷺ از بشیر احمد: 5-33)

جے لینڈ پوسٹن کی دوبارہ توہین رسالت کی جسارت

12 فروری 2008 کو جب ڈنمارک کی پولیس نے بہت سے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی پگڑی والا کارٹون بنانے والے کارٹونسٹ کو قتل کرنے کے شبہ میں گرفتار کیا، تب

www.OnlyOneOrThree.com

ڈنمارک کے بہت سے اخبارات بشمول خاص جے لینڈ پوسٹن نے قابل اعتراض کارٹونز دوبارہ شائع کیئے۔ چنانچہ القاعدہ کے سربراہ اسامہ بن لادن صاحب نے ایک ویڈیو بیان میں اخبار EU کو دھمکی دی کہ آئندہ اس نے کارٹون شائع کیے تو نقصان کے ذمہ دار وہ خود ہونگے۔ (WWW.AL-JAZEERATV.COM)

20 اپریل 2008ء میں امریکہ میں ایک فلم نشر کی گئی، جس کا نام "فتنہ" رکھا گیا۔ جو کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس کو مذموم بنانے کی جدوجہد ہے، اور اس میں آپ ﷺ کا اور قرآن مجید کا مذاق اڑایا گیا۔

15 مئی 2008ء کو دی ریڈیکل آف اسلام کے نام سے ایک فلم منظر عام پر آئی، جس کی لاکھوں کی تعداد میں VCD اور DVD امریکہ میں فروخت ہوتی رہیں۔ اس فلم میں بھی آپ ﷺ کی گستاخی جیسا ناقابل معافی جرم کا ارتکاب کیا گیا۔

23 اگست 2008ء کو لندن کے ایک نامراد پروفیسر نے اپنے لیکچر کے دوران آپ ﷺ کی توہین کی، اور آپ ﷺ کو مذموم الفاظ سے ملقب کرتا رہا۔ جس پر مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوگیا۔ لیکن حکومت برطانیہ نے اسے روپوش کر دیا۔ (WWW.FR-NEWS.COM)

13 اکتوبر 2008ء کو جرمنی میں سیکن واڈس نے آپ ﷺ پر تبرا کیا اور ایک ویڈیو کلپ WWW.YOU TUBE.COM پر شیئر کی۔ جس میں آپ ﷺ کو (نعوذ باللہ من ذلک) جنسی پیغمبر کہا گیا، اور اس کلپ میں مزید جو کچھ بھی تھا نہ تو اُسے کسی شریف انسان کی آنکھ دیکھنا گوارہ کرتی ہے، اور نہ ہی باادب قلم اس کو تحریر کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

آکسفورڈ ڈکشنری میں مسلم کش تحریک

17 نومبر 2008ء کو آکسفورڈ یونیورسٹی نے ایک مسلم کش تحریک کی بنیاد رکھی، اور اسی کے پیش نظر آکسفورڈ یونیورسٹی نے اپنی جدید (Update) ڈکشنری جاری کی، جس میں دہشت گرد کا لفظ کھلم کھلا مسلمانوں اور اسلام کے لیے استعمال کیا گیا۔ (روزنامہ نوائے وقت اخبار 17 نومبر 2008)

یہودیوں کی نبی مکرم ﷺ سے اظہار دشمنی

22 نومبر 2008ء نوائے وقت کے صفحہ نمبر: 3 پر آن لائن کے حوالہ سے ایک خبر شائع ہوئی، کہ مغربی کنارہ میں قابض انتہا پسند یہودیوں کی طرف سے پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی۔ انتہا پسند یہودیوں نے مسجد میں سپرے کر کے حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ الفاظ تحریر کر دیئے۔ عینی شاہدین کا کہنا تھا کہ یہودی پولیس خاموش کھڑی یہ تماشہ دیکھتی رہی۔ (روزنامہ نوائے وقت اخبار 22 نومبر 2008ء)۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

عیدالاضحیٰ کے موقع پر گستاخی

12 دسمبر 2008ء کو نوائے وقت کے اداریہ میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا۔ کہ فرانس کے قصبہ آراس میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر غنڈہ اور شر پسند عناصر نے جنگ عظیم اول میں شہید ہونے والے 500 مسلمان فوجیوں کی قبروں کی بے حرمتی کی۔ ان پر نازیبا الفاظ تحریر کیئے۔ اسلام مخالف اور حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخانہ نعرے لگائے۔ جس پر اداریہ نوائے وقت نے فرانسیسی حکومت سے مطالبہ کیا کہ ایسے عناصر کو انصاف کے کٹہرے میں لائے اور پورا اہتمام کرے کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔

احسان جامی (مرتد)

13 دسمبر 2008ء کو نوائے وقت کے فرنٹ پیج پر ایک خبر شائع کی۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ احسان جامی (مرتد)۔ جو کہ ہالینڈ کا رہائشی اور سیاستدان ہے۔ نے ایک ویڈیو فلم بنائی۔ جس کا نام "محمد سے انٹرویو" رکھا۔ اس ویڈیو فلم کا دورانیہ 15 منٹ ہے، جس میں خواتین کے حقوق، غیر مسلموں سے نفرت کے متعلق خود ساختہ سوالات بنائے گئے ہیں۔ جب ہالینڈ کے وزیر اعظم جان پیٹر بالکندے سے اس کی سزا کا مطالبہ کیا گیا تو اس نے یہ کہہ کر مطالبہ رد کر دیا، کہ یہاں مذہبی آزادی ہے۔ لہذا اس کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا جا سکتا۔ تفصیل کے لیے 14 دسمبر 2008ء کے نوائے وقت کا اداریہ ملاحظہ ہو۔

"لیہ" میں توہین رسالت

پاکستانی پنجاب کے جنوبی شہر لیہ کی پولیس نے 29-01-2009 کو چار احمدیوں کو گرفتار کیا۔ جن پر توہین رسالت کا الزام تھا۔ مدعی لیاقت علی کا کہنا تھا کہ اس نے جماعت احمدیہ کے ان ارکان کو مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کیا تھا جس کی بنا پر ان لڑکوں نے مسجد گلزار مدینہ کی لیٹرین میں نبی مکرم ﷺ کے متعلق نازیبا کلمات لکھے تھے۔

انیس ملاح مسیح

انیس ملاح جو کہ سندھ کے ضلع سانگھڑ کا رہنے والا تھا، نبی مکرم ﷺ کی توہین کے سلسلہ میں گرفتار ہوا بعد ازاں اسے 04-04-02009 کو جیل میں ہی جہنم رسید کر دیا گیا۔

گستاخ فانیش مسیح

15-09-2009 فانیش مسیح قرآن پاک کی مبینہ بے حرمتی اور توہین رسالت کا

مرتکب تھا۔ جسے پولیس نے گرفتار کر کے ضلع سیالکوٹ کی جیل میں قید کر لیا۔ پانچ دن کے بعد مشتعل قیدیوں نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اسی قتل کے زمرے میں 17-09-2009 کو پنجاب گورنر سلمان تاثیر نے لاہور میں ایک تقریب میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ دو سو پچانوے سی (295C) یعنی توہین رسالت کا قانون ختم ہونا چاہیے۔

فیس بک کی توہین رسالت

19-05-2010 کو لاہور ہائی کورٹ نے پاکستانمیں سماجی رابطے کی ویب سائٹ ''فیس بک'' تک رسائی پر پابندی لگانے کا حکم دیا تھا۔ جسٹس اعجاز احمد چودھری نے یہ حکم ''اسلامک لائیرز موومنٹ'' کی اس درخواست پر دیا جس میں کہا گیا تھا کہ فیس بک پر پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں خاکے بنانے کا ایک مقابلہ ہو رہا ہے۔ اس لیے اس ویب سائٹ پر پابندی لگائی جائے۔ یاد رہے کہ بنگلہ دیش نے بھی مورخہ 30-05-2010 کو اپنے ملک میں فیس بک پر پابندی لگا دی تھی۔

فیس بک پر توہین امیز خاکوں کا اجراء

پنجاب پولیس نے فیس بک کے غیر ملکی مالکان پر پیغمبر اسلام ﷺ کے متنازع خاکے شائع کرنے والی امریکی خاتون کے خلاف توہین رسالت کے قانون کے تحت مقدمہ درج کیا۔ درخواست دہندہ محمد اظہر صدیق کا کہنا تھا کہ اس مقدمہ میں فیس بک کے تینوں مالکان مارک ایلیٹ، ڈیوسٹن ماسکوف اور زیخر برگ اور فیس بک پر پیغمبر اسلام ﷺ کے خاکے رکھنے والی خاتون امریکی شہری اینڈی کو نامزد کیا گیا ہے۔

فیصل آباد میں توہین رسالت

12-07-2010 کو پنجاب کے شہر فیصل آباد میں پولیس نے دو عیسائی بھائیوں کے خلاف توہین رسالت کے الزام میں مقدمہ درج کرنے کے بعد انہیں گرفتار کر لیا تھا۔ حراست میں لیے گئے دونوں بھائیوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے ہاتھ سے لکھے ہوئے ایسے پمفلٹ تقسیم کروائے تھے جن پر توہین آمیز عبارتیں درج تھیں۔ گرفتار ہونے والوں میں بتیس سالہ راشد ایمونل مسیح اور اس کا چوبیس سالہ چھوٹا بھائی ساجد المونل مسیح شامل ہے۔ فیصل آباد کے پولیس اسٹیشن سول لائن میں درج کیے گئے مقدمہ کے مدعی خرم کا کہنا تھا کہ فیصل آباد لاری اڈے پر ایسے پمفلٹ تقسیم کیے جا رہے تھے جن پر توہین آمیز عبارت لکھی ہوئی تھی۔ ان پمفلٹوں پر دو افراد کے نام اور ان کے موبائل نمبر بھی درج تھے۔ مدعی کے مطابق پمفلٹ پر لکھے نمبروں پر اس نے فون کیا اور ان سے کہا کہ وہ ان کو عطیات دینا چاہتا ہے جس پر وہ دونوں بھائی سرکلر روڈ پہنچ گئے۔ جہاں پر سادہ لباس میں ملبوس پولیس اہلکاروں نے انہیں حراست میں لے لیا۔ یاد رہے کہ 20-07-2010 کو پیر کے دن عدالت کے احاطے میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے انہیں جہنم رسید کر دیا تھا۔

غیر مسلمہ خاتون آسیہ گستاخ رسول

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع ننکانہ میں توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت پانے والی مسیحی خاتون نے اپنی سزا کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کیا کہ اس نے توہین رسالت نہیں کی تھی۔ جبکہ مدعی قاری محمد سالم نے مقدمہ میں یہ الزام لگایا تھا کہ آسیہ نے اپنے ہمراہ کھیتوں میں کام کرنے والی خواتین کے ساتھ بحث کے دوران پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف توہین آمیز کلمات کہے تھے۔ جبکہ آسیہ کے خلاف متعدد لوگوں کی گواہی پر مقامی عدالت نے توہین رسالت کے جرم میں اسے سزا سنائی تھی۔ یاد رہے کہ 18-11-2010

کو عیسائیوں کے مذہبی پیشوا پوپ بینیڈکٹ نے پاکستان پر زور دیا کہ وہ آسیہ کو رہا کرے۔
اور 20-11-2010 کو گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ آسیہ کی جانب سے معافی نامہ لے کر صدر پاکستان آصف علی زرداری کے پاس جائیں گے۔ اسی طرح 23-11-2010 کو ہیومن رائٹس واچ نے بھی حکومت پاکستان سے توہین رسالت اور دوسرے اسلامی قوانین کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

جب پاکستان کے مذہبی جماعتوں نے آسیہ کے ساتھ اندرونی اور بیرونی یکجہتی دیکھی تو پاکستان کی بائیس مذہبی تنظیموں نے توہین رسالت میں سزا یافتہ آسیہ مسیح کی ممکنہ رہائی کے خلاف مورخہ 25-11-2010 کو ملک گیر احتجاج کرنے کا اعلان کیا۔ جبکہ گورنر سلمان تاثیر کے اس بیان کی بھی بھرپور مذمت کی گئی جس میں گورنر پنجاب نے آسیہ مسیح کو بے گناہ قرار دیتے ہوئے توقع ظاہر کی تھی کہ صدر مملکت ان کی سزا معاف کر دیں گے۔

29-11-2010 کو لاہور ہائیکورٹ نے صدر پاکستان کو مبینہ توہین رسالت پر سزائے موت پانے والی مسیحی خاتون آسیہ کی رحم کی اپیل پر کارروائی سے روک دیا تھا۔

15-12-2010 کو ملک کی بیشتر مذہبی جماعتوں نے بیان دیا کہ اگر توہین رسالت ایکٹ میں ترمیم کی گئی تو اس کی شدید مزاحمت کی جائے گی۔

20-12-2010 کو پاکستان میں مسیحی برادری نے اعلان کیا کہ آسیہ کو سزائے موت سنائے جانے کے خلاف رواں سال کرسمس کو بطور یوم احتجاج منایا جائے گا۔

25-12-2010 کو لاہور میں مسیحی برادری نے کرسمس کے تہوار پر آسیہ کی رہائی کا مطالبہ کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں توہین رسالت قانون ختم کرنے پر زور دیا۔

21-12-2010 کو پاکستان کے بڑے شہروں میں ناموس رسالت کے

www.onlyoneorthree.com

قانون میں ترمیم کی مبینہ کوششوں کے خلاف مذہبی جماعتوں کی اپیل پر ہڑتال کی گئی۔

18-01-2011 کو پاکستان کے وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی نے اعلان کیا کہ ان کی حکومت ناموس رسالت کے قانون میں کسی قسم کی کوئی ترمیم نہیں کرے گے۔

ڈاکٹر نوشاد ولیانی گستاخ رسول

11-12-2011 کو پاکستان کے شہر حیدر آباد میں ایک شخص کی درخواست پر پولیس نے شہر کے معروف معالج ڈاکٹر نوشاد ولیانی کے خلاف توہین رسالت کے الزام میں مقدمہ درج کیا۔ مدعی محمد فیضان کا کہنا تھا کہ ڈاکٹر نوشاد ولیانی نے ان کا وزٹینگ کارڈ ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا اور حضور ﷺ کی شان میں گستاخانہ الفاظ بھی کہے۔

گورنر پنجاب سلمان تاثیر

گورنر پنجاب سلمان تاثیر 04-01-2011 کو اپنے ہی محافظ کے ہاتھوں قتل کر دیا گیا۔ جبکہ محافظ کا کہنا تھا کہ اس نے گورنر سلمان تاثیر پر اس لیے حملہ کیا تھا کہ اس نے ناموس رسالت قانون کو ''کالا قانون'' کہا تھا جو کہ ایک طرح سے نبی مکرم ﷺ کی رسالت میں گستاخی ہے۔ جبکہ گستاخ کی سزا موت ہے۔

گستاخ ملک رفیق

01-02-2011 کو پاکستان کے صوبہ پنجاب کے جنوبی ضلع بہاولپور کی ایک عدالت نے توہین رسالت پر ایک شخص کو موت اور جرمانے کی سزا سنائی تھی۔ ملتان کی تحصیل جلال پور پیر والا سے تعلق رکھنے والے ملک رفیق پر الزام تھا کہ وہ بہاولپور کی تحصیل احمد پور شرقیہ کے بازار میں گستاخانہ کلمات گلے میں لٹکا کر گھوم رہا تھا۔ عدالت نے جرم ثابت ہونے پر ملزم کی ضمانت کی درخواست خارج کرتے ہوئے اسے دفعہ دو سو پچانوے سی کے

www.OnlyOneOrThree.com

تحت سزائے موت اور دولاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔

اللہ تعالیٰ اُن تمام لوگوں کو غارت کرے، جنہوں نے انبیائے کرام کی توہین وتنقیص میں کوئی کسر نہ چھوڑی، اور ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایسے لوگوں کو عبرت ناک موت ملے گی۔ ایسے لوگ دنیا وآخرت میں اور دونوں جہانوں کی مخلوق کی لعنت اور پھٹکار کے مستحق ہوتے ہیں۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

آقائے دو جہاں رحمت دو عالم سید الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی گستاخی اور آپ ﷺ کی توہین ایک جرمِ مسلسل ہے۔ جس کا ارتکاب غیر مسلم ایک تسلسل سے کررہے ہیں، اور جسے مَردُود کافر حکومتیں مسلسل تحفظ عطا کرتی آئی ہیں۔ اس جرم کے مرتکبین ان کی آنکھ کا تارا اور اُن کی عنایتوں کا مرکز ومحور ٹھہرتے ہیں۔ ایسے حالات میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ اس کا تجزیہ ہم ذیل میں کرتے ہیں۔

توہین رسالت اور ہماری ذمہ داری

ذمہ داری کا معنیٰ ومفہوم

ذمہ داری کے معنیٰ ومفہوم کو اُس وقت تک نہیں سمجھا جاسکتا، جب تک اس پر انفرادی روشنی نہ ڈالی جائے۔اس لیے یہ امر ناگزیر ہے کہ ذمہ داری پر انفرادی بحث کی جائے۔

ذمہ کا لغوی معنیٰ: ذمہ کا لغوی معنیٰ: ضامنی، کفالت، پیمان، وعدہ، سپردگی، حوالگی، تحویل، تفویض، امانت، جواب دہی، مواخذہ، فرض، کارِ منصبی، کارِ مفوضہ اور وَفا وغیرہ ہوتا ہے۔(قاموس مترادفات از وارث سرہندی: 641) فیروز اللغات (فارسی) از الحاج مولوی فیروز الدین میں (ص:490) ذمہ کا معنیٰ عہد وضمانت بھی کیا گیا ہے۔اسی لیے ذمی ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کو بادشاہِ اسلام نے پناہ دی ہو، اور اُن سے عہد لیا ہو۔(لغات سعیدی از حاجی محمد سعید: 344)۔

ذمہ داری کا معنیٰ: یہ اسم کیفیت ہے۔(علمی اُردو لغت از وَارث سرہندی: 793) اور اس کا معنیٰ: معاہد، وعدہ کنندہ، پیمان گر، تحویل دار، حوالہ دار، سپردار، جواب دہ، فرض شناس، معتبر، قابل اعتبار وَغیرہ ہوتا ہے۔(قاموس مترادفات از وَارث سرہندی: 641) اسی لیے الذّمام ایسے عہد کو کہتے ہیں جس کا ضائع کرنا باعث مذمت ہو۔جیسے ایک شاعر کا قول ہے: "لی مذمة فلا تهتکها" کہ میں نے عہد کیا ہے اسے مت توڑو۔(الأدب الكتاب للصولی: 256/4) اسی لیے کسی عہد کو ضائع کردینے پر یہ جملہ بولا جاتا ہے: "أذمة بكذا"۔مزید شرح وبسیط کے لیے ملاحظہ ہو: مفردات القرآن للاصفہانی: 328۔

ماوَرآء بحث ومباحثہ کی روشنی میں ذمہ داری کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ:

کوئی ایسی چیز جو عدم سے وُجود میں آئے، اور اس کے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے چند ایسے طریقوں کو مرتب کیا جائے، جن سے اُس چیز کو باقی رکھا جا سکے۔ ایسے طریقوں پر گامزن ہونا ذمہ داری کہلاتا ہے۔

مضمون کے پیش نظر ذمہ داری سے مراد یہ ہے کہ ہر اُس قول وفعل سے لوگوں کو روکا جائے، جس سے آپ ﷺ کی گستاخی ہوتی ہو یا آپ ﷺ کی حرمت پامال ہوتی ہو۔ ذمہ داری کی مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

ذمہ داری کے حاملین

توہین رسالت کا مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے۔ اس کی نزاکت اس جرم کی سزا سے معلوم ہوتی ہے، کہ جس کسی نے پیغمبر اسلام ﷺ کی ہتک کی اور توہین آمیز الفاظ کہے، اُسے اس جرم کی پاداش میں قتل کر دیا گیا، (صحیح بخاری: 3114) اور بعض مواقع پر اُن گستاخوں کو توبہ کی بھی مہلت نہیں دی گئی۔ (الصارم المسلول لابن تیمیہ: 586) لہٰذا ناموسِ رسالت کی حفاظت ہر مسلمان خاص وعام کا فریضہ ہے، خواہ وہ علما ہوں، یا طلبا، سیاسی طبقہ ہو یا حکومتی، ان پڑھ ہوں یا پڑھے لکھے۔ بالغرض ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں پر فرض ہے، کہ وہ نبی مکرم ﷺ کی ناموس کی حفاظت کے لیے اپنی جان اپنا مال اور اپنی اولادیں قربان کر دیں۔ کیونکہ نبی مکرم ﷺ کا فرمان گرامی ہے: ''پکا مسلمان وہی ہے جس نے دنیا میں موجود تمام چیزوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت کی''۔ (ترمذی لمحمد بن عیسی الترمذی: 522/2، ابن ماجہ لابو عبداللہ محمد بن یزید: 201/3)۔

ذمہ داری کے تقاضے

یقیناً کسی کام پر اُتنی ہی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، جتنا وہ پیچیدہ اور مشکل ہوتا ہے۔ یعنی جو کام جتنی خصوصیت کا حامل ہوگا، اُسی اہتمام اور منظم طریقہ سے اسے نبھانے کی ذمہ داری لوگوں پر عائید ہوگی۔ کیونکہ جب کسی گروہ یا مذہب کے رہبر و رہنما کی

www.OnlyOneOrThree.com

حرمتی کی جائے تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ اس کے تمام متبعین قابل مذمت ونفرت ہیں۔ اس لیے ہر وہ ذمہ داری جس کے حاملین ساری قوم ہو۔ اسے انتہائی محنت ومشقت اور جدوجہد کے ساتھ نبھانا چاہیے اور ایسی سازشوں اور پروپیگنڈوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔ ذیل میں ہم ذمہ داری کے مختلف تقاضوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔

1 اتحاد واتفاق

مسلمانوں کی وحدت کے لیے اتحاد کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ اسلام میں اتحاد کا تصور خلافت کے قیام کی شکل میں موجود ہے۔ لہذا تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں خلافت قائم رہی، اسلام مخالف قوتیں مسلمانوں سے لرزہ براندام رہیں۔ جو توہین رسالت جیسے حساس اقدام پر ہزار ہا بار غور کرتی تھیں، لیکن جب مسلمانوں سے خلافت چھن گئی، تو مسلمان تتر بتر ہو گئے، اور اِن کی وحدت کا شیرازہ بکھر گیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کفار کے غلیظ ہاتھ دامنِ رسالت ﷺ تک پہنچ گئے۔ لہذا قیامِ خلافت کی طرف سفر جاری رہنا چاہیے، اور اسلامی ممالک کو اس کے لیے راہ ہموار کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

2 تصنیف وتالیف

اس وقت علمائے اسلام کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں حکمران طبقہ اور عوام الناس کو ناموسِ رسالت ﷺ کے مسئلہ پر آگاہ کریں، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ امت مسلمہ کی فکری قیادت انہی لوگوں کے پاس ہے۔ لہذا انہیں عزیمت کا راستہ اختیار کرتے ہوئے مسلمان حکمرانوں کو اپنے فتویٰ سے مجبور کر دینا چاہیے۔ کہ وہ ناموسِ رسالت ﷺ کے لیے جرأت مندانہ موقف اختیار کریں۔

3 الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا

آج کے اس جدید ترین ٹیکنالوجی کے دور میں الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈ
کی اہمیت مسلم ہے۔ یہ واحد ایسا ذریعہ ہے، جس پر تقریباً تمام لوگ انحصار کرتے ہیں، اور
اس کی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ دنیا بھر کی خبروں کو چند منٹوں میں نشر کرنے ک
اہلیت رکھتا ہے۔ اس لیے ہمیں الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کو استعمال میں لانا چاہیے۔ ا
ہمیں اپنا ایک اسلامی سیٹلائٹ نظام تیار کرنا چاہیے، جس میں مسلمانوں پر ہونے وا
مظالم کو نمایاں کرنے کے ساتھ ساتھ ایسے واقعات کی سخت مذمت اور تردید کی جانی چاہیے
جس میں آپ ﷺ کی توہین کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

4 مسلم ممالک کی ذمہ داری

گزشتہ کئی سالوں سے پاکستان میں سزائے موت ختم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ یاد رہے کہ یہ بھی سازش گستاخ رسول کی سزا ختم کرنے کی ایک کڑی ہے۔ لہذا تمام مسلم ممالک ایک ایسی یونین بنائیں جو کہ مسلمانوں کے حقوق کی ترجمان ہو اور مسلمانوں کے جذبات کی تلافی کرنے کی اہل ہو، اور یہ یونین ہر اس آدمی کو گرفتار کرنے کا حق رکھتی ہو جس نے آنحضرت محمد ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی ہو۔ تاکہ گستاخ رسول ﷺ کو شریعت کے مطابق سزا دی جاسکے۔ اسی سے مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے ہونگے، اور آنکھیں روشن ہونگی۔

5 ثابت قدمی اور جہاد فی سبیل اللہ

صدیوں کے تجربات سے کفر کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے، کہ اسلام کی چوٹی یعنی جہاد سے سرشار مجاہدین سے مڈبھیڑ نہ کی جائے۔ بلکہ وہ مسلمانوں کو عسکری محاذوں کے بجائے

تہذیبی و تعلیمی راستوں سے شکست دینے کی کوشش میں رہتا ہے، تاکہ اسلامی تعلیمات کو مشکوک اور مسلمانوں کے ہر فرد کو اس قدر بدعمل بنادیا جائے کہ وہ لڑنے کے قابل ہی نہ رہیں۔

لہٰذا اسلامی ممالک کو" واعدوا لهم ما ستطعتم من قوة ومن رباط الخيل "(سورت انفال: 60) کے تناظر میں اپنی تیاری مکمل رکھنی چاہیے، اور اس معاملہ میں مجاہدین کی ایک علیحدہ سے فورس ترتیب دینی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان عسکری محاذوں پر تیاری نہ ہونے کی وجہ سے بری طرح پٹ رہے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا دشمن اپنی تمام تر خباثتوں کے ساتھ شعائرِ اسلام پر حملہ آور ہے۔

6 توہین رسالت ﷺ کرنے والوں سے قطع تعلق

مسلمان اگر دیکھیں یا سنیں کہ قرآن کریم کا مذاق اڑایا جارہا ہو یا نبی مکرم ﷺ کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہو، تو ان پر لازم ہے کہ وہ ایسی حرکتوں کے خلاف اپنا بھرپور ردعمل (اقتصادی و سفارتی) ظاہر کریں، اور ایسے لوگوں سے ہر قسم کا تعلق منقطع کرلیں۔ کیونکہ دین اسلام ہمیں یہی سبق دیتا ہے۔ دیکھئے: النساء: 140، التوبۃ: 63، المجادلۃ: 20-22۔ اِن احکامات کے پیش نظر حالات یہ تھے، کہ صحابہ کرام] نے ان رشتہ داروں کو قتل کردیا تھا، یا قتل کرنے کی قسم اٹھا رکھی تھی، جو نبی مکرم ﷺ کو گالیاں دیتے یا بیہودہ مذاق کرتے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ [نے اپنے باپ الجراح کو اور حضرت مصعب بن عمیر [نے اپنے بھائی کو جو نبی مکرم ﷺ کو گالیاں دیتا تھا، ڈھونڈھ کر معرکہ بدر میں قتل کیا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق [نے اپنے حقیقی بیٹے کو قتل کرنے کی قسم اٹھا رکھی تھی۔ (تفسیر ابن کثیر لابن کثیر: 14/3) گستاخین نبوی ﷺ سے قطع تعلق پر مزید آیات ملاحظہ ہوں: آل عمران: 118، النساء: 144، المائدہ: 51,55-57، المجادلہ: 22، ممتحنہ: 1,13۔

دین اسلام نے یہ حربہ اس لیے بتلایا ہے کہ کفار کو سب سے محبوب اُس کی اچھی

اقتصادی حالت ہوتی ہے۔ اگر مسلمان ان سے اقتصادی بائیکاٹ کریں گے تو ہر وہ گستاخ جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کرتا ہے، ہزار مرتبہ سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھائے گا۔ یہی وجہ تھی کہ جب حضرت ثمامہ [ ] نے مشرکین مکہ کو غلہ دینے سے انکار کر دیا، اور تجارتی معاملات منقطع کر دیئے، تب ہی مشرکینِ مکہ چیخ اٹھے۔ اسی طرح جب سعودی عرب نے ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا، تو اِن کی کمپنیوں کو روزانہ ملین ڈالرز کا خسارہ اٹھانا پڑا، اور وہ اس نقصان پر بلبلا اٹھے۔ لہٰذا ہمیں اِن سے اقتصادی وسفارتی میل جول ختم کرنا چاہیے، اور اس کے تناظر میں اپنی تجارتی منڈیاں قائم کرنی چاہیں، تاکہ کفر کی برسوں کی باج گزاری سے چھٹکارا حاصل کیا سکے۔

7 خلوص نیت کے ساتھ اصلاح

ہر وہ کام جسے خلوصِ نیت کے ساتھ انجام دیا جائے، اُس میں اللہ رب العزت کی طرف سے برکت ونصرت شامل ہوتی ہے۔ اس لیے سب سے پہلے ہم اپنے آپ کو بدلیں۔ کیونکہ امت محمدیہ میں پیدا ہونے والے بگاڑ کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ اُمت آج اُسی ڈگر کو اپنائے۔ جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اُنہیں دے کر گئے تھے۔ اسی لیے امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ”لا يصلح آخر هذه الأمة إلا بما صلح به أولها “(الأجوبة النافعة از محمد ناصر الدین البانی: 33/1)۔ ”اِس امت کے بعد والوں کی اصلاح اسی طریقہ پر ہو سکتی ہے، جس کے ذریعے سے اس سے پہلوں کی اصلاح ہوئی“۔ اسی لیے امت مسلمہ کو اپنی اصلاح کے لیے اسلاف کو نمونہ بنانا ہوگا، اور یہی ایک راہ ہے جس کے ذریعے سے امت مسلمہ ذلت ومسکنت سے چھٹکارا حاصل کر سکتی ہے۔ مذکورہ بالا درج شدہ اقدامات پر عمل کرنے سے ہی ہم اس سطح پر آ سکتے ہیں کہ اسلامی شعائر کی حفاظت کما حقہ کر سکیں۔

المراجع والمصادر

1-القرآن الکریم
2-ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید، موقع الاسلام، بیروت۔
3-السیرۃ النبویۃ، ابومحمد عبدالملک بن ہشام، مکتبہ الاسلام، بیروت۔
4-ابوداود، سلیمان بن الاشعث، مکتبہ اسلام، بیروت۔
5-اتحاف السائل بمافي الطحاویۃ من مسائل، ابوجعفر احمد بن محمد، مکتبہ ریان، بیروت۔
6-اثمار شیریں، لاہور، پنجاب ریلجس بک سوسائٹی 1959ء۔
7-احکام الردۃ والمرتدین، محمود الفضیلت، دار عربیہ، دمشق۔
8-احکام اہل الذمۃ، ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر، 751، دار العلم، بیروت۔
9-اخبار القضاۃ، محمد بن خلف بن حبان، 306، مطبعۃ الاستقامۃ، القاہرہ۔
10-اردو دائرۃ معارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ پنجاب 1980ء۔
11-ازالہ اوہام، غلام احمد قادیانی، ضیاء الاسلام، قادیان۔
12-اسد الغابۃ، ابن کثیر، مکتبہ ریان، بیروت۔
13-اعجاز احمد، غلام احمد قادیانی، ضیاء الاسلام، قادیان۔
14-الاجماع، محمد بن ابراھیم بن منذر، دار المسلم للنشر والتوزیع، بیروت۔
15-الاجوبۃ النافعۃ، محمد ناصر الدین البانی، مکتبہ اسلامیہ، مدینہ منورہ۔
16-الاصابۃ، احمد بن علی العسقلانی، دار الجیل، بیروت۔
17-البدایۃ النھایۃ، لابن کثیر، موقع یعسوب، بیروت۔
18-التعریفات، علی بن محمد بن علی الجرجانی، دار لکتاب العربی، بیروت۔
19-السنن الکبری، ابوبکر احمد بن الحسین بن علی، المکنز الاسلامی، بیروت۔
20-السیرۃ النبویۃ لابن ہشام عبدالمالک بن ہشام۔ قاہرہ۔ 1995ء۔
21-السیرۃ النبویۃ، الفرازی، محمد بن اسحاق، مکتبہ الورقۃ، بیروت۔
22-الشفاء، علامہ ابوالفضل قاضی عیاض، موقع یعسوب، بیروت۔
23-الصارم المسلول علی شاتم الرسول، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، 728، مترجم۔

24-الصحیح البخاری، محمد بن اسماعیل البخاری، 256۔دارِ ریان القاہرہ۔

25-الصحیح المسلم، مسلم بن الحجاج النیسابوری، 261۔داراحیاء الکتب العربیہ، بیروت۔

26-الطبقات الکبریٰ، محمد بن سعد بن منیع، مکتبہ العلوم والحکم، مدینہ منورہ۔

27-المحلی، علی بن احمد بن سعید بن حزم الظاہری ابومحمد، 456، دارالآفاق، بیروت۔

28-المسند للحمیدی، عبداللہ بن الزبیر ابوبکر الحمیدی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

29-المعارف، ابن قتیبۃ الدینوری، الورقہ، بیروت۔

30-المعجم للطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، مکتب اسلامی، بیروت۔

31-الوصیت، غلام احمد قادیانی، لہداد میگزین پریس قادیان۔

32-الآداب الکتاب للصولی، محمد بن علی الصولی، موقع الورقہ، بیروت۔

33-الإجماع، ابوبکر محمد بن ابراہیم، تحقیق ابوحماد صغیر، دارطیبۃ۔

34-الإصابہ فی تمییز الصحابہ، ابن حجر العسقلانی، 852، تحقیق الشیخ علی محمد الجاروی، دارالجیل، بیروت۔

35-انجام آتھم، غلام احمد قادیانی، ضیاء الاسلام، قادیان۔

36-انسانی حقوق کا عالمگیر اعلامیہ، اسلام آباد، مرکز اطلاعات اقوام متحدہ 1986ء۔

37-انسائیکلوپیڈیا آف پاکستان، زاہد حسین انجم، شیخ غلام علی سنز، کراچی۔

38-انوار خلافت، بشیر الدین محمود ابن غلام احمد قادیانی، مرتب منشی غلام نبی، روزبازار، سٹیم پریس، امرتسر۔

39-ایک غلطی کا ازالہ، غلام احمد قادیانی، ناظر تالیف وتصنیف، ربوہ، ضلع جھنگ۔

40-بحر العلم لابی لیث، ابواللیث نصر بن محمد السمر قندی، مکتبہ تفسیر، بیروت۔

41-براہین احمدیہ، غلام احمد قادیانی، ضیاء الاسلام، قادیان۔

42-پاکستان میں مسیحیت، نادر رضا صدیقی، لاہور مسلم اکیڈمی 1979ء۔

43-تاریخ برصغیر، امجد علی، مکتبہ علوم اسلامیہ، کراچی۔

44-تاریخ ہند، محمد علی بن حسین علی، مکتبہ تاریخ، دھلی۔

45-تحفۂ گولڑویہ، غلام احمد قادیانی مطبع ضیاء، قادیان۔

46-تذکرہ مجموعہ الہامات، غلام احمد قادیانی، ضیاء الاسلام، قادیان۔

47- تفسیر ابن کثیر، اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی ابو الفداء، 774، دار عمار، بیروت۔
48- تفسیر حقی، محمد بن علی الحقی، مکتبہ التفسیر، بیروت۔
49- تفسیر خازن، علاء الدین علی بن محمد، دار الفکر، بیروت۔
50- توہین ایکٹ، عبدالمجید ڈوگر، مکتبہ علمی وادبی، کراچی
51- ثبوت حاضر ہیں! محمد متین خالد، مکتبہ علم وعرفان، ملتان۔
52- جامع علمی اردو لغت، وارث سرہندی، علمی کتاب خانہ، لاہور۔
53- جذب القلوب الی دیار المحبوب، عبدالحق حقی، دہلی۔
54- حقیقۃ الرؤیا، مرزا بشیر الدین قادیانی، ضیاء الاسلامی قادیان۔
55- حقیقۃ الوحی غلام احمد قادیانی، مطبع میگزین قادیان۔
56- خطبہ الہامیہ، غلام احمد قادیانی، ضیاء الاسلام، قادیان۔
57- دار قطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد، دار طیبۃ، ریاض۔
58- داغ ندامت (مقدمہ توہین رسالت وپس منظر) طاہر رائے حسین، لاہور قلم کارواں 1995ء۔
59- دھم پد، بدھ مہاراج مہاتما، اردو ترجمہ پنڈت مانک راؤ، الہ آباد 1911ء۔
60- ذکر حبیب، مفتی محمد صادق قادیانی، مینجر بک ڈپو تالیف واشاعت، قادیان ضلع گرداس پور۔
61- روح البیان، اسماعیل حقی بن مصطفیٰ الاستانبولی، احیاء التراث العربی۔
62- روح المعانی، محمود الآلوسی، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔
63- روحانی خزائن، غلام احمد قادیانی، الشرکۃ الاسلامیۃ، ربوہ۔
64- زرقانی، محمد بن عبدالباقی بن یوسف، الناشر دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔
65- ست بچن، غلام احمد قادیانی، ضیاء الاسلام، قادیان۔
67- سکھ مسلم تاریخ، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، 1952۔
68- سنن الترمذی، محمد بن عیسی الترمذی، 279، تحقیق الشیخ احمد الشاکر، دار احیاء التراث، بیروت۔
69- سنن النسائی، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب، مکتبہ ریان، بیروت۔
70- سیتارتھ پرکاش، دیانند سرسوتی سوامی، لاہور، راجپال اینڈ سنز 1930ء۔
71- سیر اعلام النبلاء، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، شعیب الأرنووط، موسسۃ الرسالۃ۔
72- شتم رسول کا مسئلہ قرآن وحدیث اور فقہ وتاریخ کی روشنی میں، عبدالوحید خان، لاہور 1997ء۔

73- شرح العقیدة الطحاویة، لابن ابی العز الحنفی، مکتبہ اسلامیہ، بیروت
74- شرح العقیدة الواسطیة، محمد خلیل هراس، الرئاسة العامة، البحوث العلمیة والافتاء، بیروت
75- صحیح ابن حبان، محمد بن حبان ابوحاتم، 354، تحقیق الشیخ شعیب الأرنؤط، موسسة الرسالة، بیروت۔
76- ضرب شالاق، بمل جوزف اقبال، کراچی، ادارہ امن وانصاف 1995ء۔
77- عصر حاضر کے قوانین، جمیل احمد، مکتبہ قانونیہ، بنگلا دیش۔
78- عیسائی ذہنیت اور گستاخ رسول ایکٹ، محمد اسلم رانا، لاہور، اسلامی مشن 1995ء۔
79- غازی علم الدین، محمد ابوالفتح، ہالور مکتبہ میری لائبریری 1972ء۔
80- فتح الباری بشرح الصحیح البخاری، الإمام ابن حجر عسقلانی، المطبعة السلفیة، قاہرہ۔
81- فیروز اللغات، (فارسی) الحاج مولوی فیروز الدین، فیروز سنز، لاہور۔
82- قادیان کے آریہ اور ہم، غلام احمد قادیانی، میگزین پریس، قادیان۔
83- قاموس الکتاب لغات بائبل، صفی اللہ خیر اللہ، لاہور، مسیحی اشاعت خانہ 1993ء۔
84- قاموس مترادفات، وارث سرہندی، اردو سائنس بورڈ، لاہور۔
85- قصہ مسیحی رہنماؤں پر مقدمات بننے کا، وہی مصنف، لاہور، اسلامی مشن 1995ء
86- کتاب الصلة فی اخبار ائمة الاندلس، ابن بشکوال۔
87- کتاب المغازی للواقدی، واقدی، مکتبہ الورقہ، بیروت۔
88- کلام محمود، بشیر الدین قادیانی، مصطفائی پریس، لاہور۔
89- لسان المیزان، احمد بن علی بن حجر العسقلانی، دار الفکر، بیروت۔
90- لغات سعیدی، حاجی محمد سعید، مطبع مجیدی، کانپور، بھارت۔
91- مجموعہ اشتہارات، غلام احمد قادیانی، الشرکة الاسلامیہ لمیٹڈ، ربوہ۔
92- مجموعہ رسائل، وہی مصنف، سہیل اکیڈمی، لاہور۔
93- مستدرک حاکم، محمد بن عبد اللہ الحاکم، دار الکتب العلمیة، بیروت۔
94- مسند ابی یعلی، احمد بن علی المثنی ابو یعلی، 307، تحقیق حسین سلیم، دار المأمون، دمشق۔
95- مسیحی ممالک میں مسیحیوں کی حالت زار، لاہور، اسلامی مشن 1995ء۔
96- مصنف عبد الرزاق، ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام، مکتبہ اسلامی، بیروت۔
97- مفردات القرآن، امام راغب اصفہانی، مترجم: عبد الفلاح، مکتبہ قاسمیہ، لاہور۔

98- مقدس رسول، ثناء اللہ امرتسری، لاہور عبداللہ اکیڈمی 1995ء۔

99- ملفوظات، غلام احمد قادیانی، جلد ۳، الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ، ربوہ۔

100- موسوعۃ الدفاع عن الرسول، علی بن نایف الشحود، مکتبہ شاملۃ، اسلام پورٹ۔

101- ناپاک سازش، سیف الاعظم، لاہور، انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف تحفظ ختم نبوت 1996ء۔

102- ناموس رسالت، محمد بشیر بن احمد، مکتبہ سیف الاسلام، دہلی۔

103- نورالحق، غلام احمد قادیانی، مصطفائی پریس، لاہور۔

104- نیل الاوطار، محمد بن علی بن محمد الشوکانی، ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ۔

105- ارشادالفحول، محمد بن علی الشوکانی، 1255، مطبعۃ السعادۃ، مصر۔

رسائل وجرائد

106- المذاہب، ماہنامہ، لاہور، مرکز تحقیق یہودیت ومسیحیت۔

107- امن، روزنامہ، کراچی، دفتر روزنامہ امن۔

108- پاکستان، روزنامہ، لاہور، دفتر روزنامہ پاکستان۔

109- پبلک، روزنامہ، کراچی، دفتر روزنامہ پبلک۔

110- جسارت، روزنامہ، کراچی، دفتر روزنامہ جسارت۔

111- جنگ، روزنامہ، لاہور، کراچی، راولپنڈی، لندن پبلشرز۔

112- صدف، ماہنامہ، ادارہ بحوث علمیہ، کراچی۔

113- صوت الاسلام، ماہنامہ، فیصل آباد۔

114- عالم اسلام اور عیسائیت، ماہنامہ، اسلام آباد، دفتر پاکستان۔

115- قومی ڈائجسٹ، ماہنامہ، لاہور، قومی پبلشرز۔

116- قومی آواز، ہفت روزہ، مین دفتر کراچی۔

117- تکبیر، ہفت روزہ، کراچی، ادارہ تکبیر۔

118- کلام حق، مسیحی ماہنامہ، گوجرانوالہ، فیتھ تھیولاجیکل سیمنری۔

119- لغت، ماہنامہ، لاہور، ادارہ فروغ لغت۔

120- نجات، مسیحی ماہنامہ، اولڈہام (برطانیہ) ادارہ نجات۔

121-نوائے وقت، روزنامہ، لاہور، کراچی، ملتان، راولپنڈی پبلشرز۔

122-وجود، ہفت روزہ، مکتبہ پاکستان، کراچی۔

EnglishBook,s

123-Boushe, Dr, Shomas, London , Colliese Type Press, 1811.

124-Code History of the Domination of the Arels in Spain, Translated by Mr, Jathew Foster , London , 1854.

125- De, Falcan of Spain Dr, Orieutalia J.G.E.F 1930.

126-Gay Angees, Dr, Mainkal , London, 1955.

127-Gayanaye, Mahmoode Ahmad , Islamabad , Under Printing.

128-Hitle, Mr, Bouqies Law , Eurup Center, London 1959.

129-Hitle, Translated By Dr, Jaime Sun, London, 1944.

130-Maicalle , Dr, Joseph , London, Georg Bell Center, 1935.

131-Marphy, Dr,Mackieo,Translated By Dr,Schowled, London,1950

132-Mealin , Dr, adaw & Dr,Charles , Real Book Center , London, 1946.

133-Nijjar: B.S, Dr, Pujar, Delhi, Bhatia Book, 1945.

134-Power, Dr George, London, Macuillar & co , 1815.

135-Sell , Islam in Spain ,Dr, Johw Mussy , London, 1929.

136-The Conquest of Garnada ,Dr, Mawkly Spaine ,Second Priented , 1945.

136-The Falcon Of Spaine, Orieetalia , J,G,E , 1930.

138-The Moosish Empire ,Dr, Meabiw budgett , London , 1899.

139-The Mosess in the Spain,Dr, Lakase,Ilamie Book

140-Center,London , 1953

141-The Spanish Islame , Dr, Britary, London, 1939.

142-The Spanish People, Dr, Bell , France , 1977.

143-Watls, H.E , Englewood Cliffo ,Spain 1920.

144-Whis Kaw , Dr Bernhasd , London , Adaw & Cap ,1940.

WebSite,s

145- www.Al-JazeeraTv.com

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

146- www.Bbcurdu.com
147- www.Crownicae.com
148- www.Dailynews.com
149- www.FR-News.com
150- www.GeoTv.com.pk
151- www.Jang.com
152- www.Nawaywaqat.com.pk
153- www.Newsweek.com
154- www.Nike.com
155- www.Welldonenews.com
156- www.Wikenpedia.com
157- www.WorldTv.com
158- www.Worldnews.com
169- www.Youtube.com
160- wwiTv.com
(***Search Engine***) www.Google.com, www.Msn.com www.Opera.com, www.Mozilla.com www.Yahoo.com

www.Only1Or3.com
www.OnlyOneOrThree.com

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com

یاد رہے!

جو آدمی خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر،

حربی ہو یا ذمّی، سید الاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ پر

ہنسی اڑاتا ہے، یا ان کی سیرت و زندگی کے کسی گوشے کے بارے میں

استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہے۔ یا اُن کی توہین و تنقیص کرتا ہے، یا اُن کی شان

میں گستاخی کرتا ہے، یا اُن کو نازیبا کلمات سے پکارتا ہے، یا اُن کی طرف

بُری باتوں کو منسوب کرتا ہے، تو ایسا آدمی قرآن و حدیث،

اجماع صحابہ اور علمائے امت کے نزدیک

سر تا سر کافر، مرتد، زندیق، ملحد ہے۔

www.only1or3.com
www.onlyoneorthree.com